ناتن

لیسنگ کے ناٹک "ناتن در وائزے" کا اصل
جرمن سے اُردو ترجمہ

از

منشي فاضل محمد نعیم الرحمٰن، ایم اے،
ایم آر اے ایس

لیکچرر عربي و فارسي الہ آباد یونیورسٹي

الہ آباد

ہندوستانی ایکاڈیمي، یو - پي -

۱۹۳۰

Published by
The Hindustani Academy, U. P.,
Allahabad.
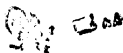
1952

First Edition.
Price, Rs. 2. 8 As.

Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.

اطلاع

—+*+—

هندوستاني ایکیڈیمي نے منجملہ دوسري علمي اور ادبي خدمات کے یہ ارادہ کیا ہے کہ صوبہ کے اہل قلم کي اعانت اس طریقہ پر کرے کہ ان کے علمي اور ادبي کارناموں کو جو کسي وجہ سے شائع نہیں ہو سکے ہیں لیکن ان کے شائع ہونے سے علم اور ادب کي ترقي کي اُمید ہے ' اپنے صرفے سے طبع کرائے -

چنانچہ اس غرض سے سال گذشتہ سنہ ۱۹۲۷-۲۸ع میں ایک رقم اس مد کے لئے علیحدہ کي گئي اور اخباروں کے ذریعہ سے اہل قلم کو دعوت دي گئي کہ اپني تصانیف دفتر میں بھیجیں -

اس اعلان کے بعد جو نسخے دفتر میں موصول ہوئے اور ان میں سے جو کتابیں

طبع اور اشاعت کے لئے منظور کي گئیں ان
میں "ناتن" بھي شامل ھے -

اصل کتاب جرمن زبان کے مشہور ڈرامہ نگار
لیسنگ کي تصنیف ھے - اس کا ترجمہ مولوي
نعیم‌الرحمن صاحب ایم اے لکچرار عربي و فارسي
یونیورسٹي الہ‌آباد نے براہ راست جرمن زبان سے
اُردو میں کیا ھے -

اُمید ھے کہ ایکیڈیمي کي یہ کارروائي اہل
ملک پسند کرینگے -

فروري سنہ ۱۹۳۰ع

تارا چند
جنرل سکریٹري

مضامین

—+*+—

باسمہ الرحمان

دیباچہ

آج کل ہمارے ملک میں جو فتنہ برپا ہے اُس کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب یہ ہے کہ آپس میں لڑنے والے ایک دوسرے کے مذہبی عقیدوں سے ناواقف ہیں ، اور ہر فریق سخت تعصب اور تنگ نظری سے کام لے رہا ہے . بدنصیبی سے لٹریچر بھی ایسا نکل رہا ہے جو ایک کو دوسرے سے دست و گریباں رکھنے میں مدد دے رہا ہے . اگر دونوں طرف معقولیت ہوتی اور رواداری سے کام لیا جاتا ، تو معلوم ہو جاتا کہ حق سب جگہ اور سب کے پاس ہے . ہمارے ملک کی یہ حالت کوئی انوکھی نہیں ہے . یورپ میں بھی عیسائی اور مسلمان ایک دوسرے کے دشمن تھے . لیکن جب ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ پر غور کیا ، تو دونوں نے اپنی تنگ نظری کا اعتراف کیا . یہ نہیں ہو سکا ، اور نہ ہو سکتا ہے ، کہ بحث کا دروازہ بند ہو جائے . مگر یورپ نے معقولیت اختیار کر لی . اس

معاملے میں "ناتن" جیسے ناٹکوں نے ابتدا کی۔ میں بھی اسی سے شروع کر رہا ہوں۔ نیک نیتی کا اجر خدا کے ہاتھ ہے۔ مجھے امید ہے کہ جو کچھ "ناتن" نے یورپ میں کیا، وہی ہندوستان میں بھی کریگا۔

مجھے جو کچھ بھی کہنا ہے وہ "ناتن" کے عنوان میں کہہ چکا ہوں۔ صرف اتنا کہنا اور باقی رہ گیا ہے کہ میں نے اس ناٹک کو براہ راست جرمن سے ترجمہ کیا ہے۔ یورپ کی زبانوں میں اس کے ترجمے ہو چکے ہیں۔ انگریزی میں بھی ہوا۔ مگر میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ میرا ترجمہ انگریزی ترجمہ سے ضرور بہتر ہے۔ زیادہ وضاحت کے لئے میں نے اس کے آخر میں نوٹ بڑھا دیئے ہیں، جو اس کے سمجھنے میں بہت زیادہ مددگار ہونگے۔

کاش میرے اہل وطن اس سے وہی فائدہ اُٹھائیں جو یورپ نے اُٹھایا ہے!

محمد نعیم الرحمٰن

بیلی روڈ - الہ آباد
اگست سنہ ۱۹۲۸ ع

ليسنگ

ملک جرمني کے صوبہ سيکسني کے شہر کامنتس * کو يہ قابل رشک شرف حاصل هے کہ اُس نے ۲۲ جنوري سنہ ۱۷۲۹ عيسوي کو ليسنگ سا نامور شخص پيدا کيا . اُس کا پورا نام گوتِ هولڈ افرايم ليسنگ † هے . کليمنس ليسنگ ‡ ' و جسکا نام برّ اعظم يورپ کي نہفت مذهبی ميں خاص وقعت اور اهميت رکھتا هے ' اُس کے اجداد ميں سے تھا .

لائف

ليسنگ کي پيدائش کے وقت اُس کا باپ يوهان گوتِ فريڈ § ' کامنتس کے موقر اور ذی اثر پادريوں ميں سے تھا . اپنی عالی همتی ' ادائے فرائض ميں جانفشاني اور غريبوں مسکينوں پر کمال شفقت کی

* Kamenz
† Gotthold Ephraim Lessing
‡ Clemens Lessing
§ Johann Gottfried

وجہ سے اُس نے اپنے شہر کے باشندوں کے دلوں میں گھر کر لیا تھا۔ وِتّن برگ * کی یونیورسٹی میں اُس نے مذہبیات کا مطالعہ کیا، اور اپنی حیات ہی میں ایک صحیح الفکر مصنف ہونے کی شہرت حاصل کر لی تھی۔

گوٹ فریڈ کے بارہ بچے ہوئے۔ اُن میں سے صرف دو ایسے تھے جو شیرخوارگی سے صحیح سلامت نکل کر پروان چڑھے۔ ان ہی خوش نصیبوں میں ایک افرائم لیسنگ بھی تھا۔ لیسنگ بچپن ہی سے نہایت خوش باش، تندرست اور ہشاش بشاش تھا، اور اسی سن سے اُس میں پڑھنے لکھنے کا نمایاں شوق پایا جاتا تھا۔ اُس کی تعلیم کامنتس کے لاطینی مدرسے میں شروع ہوئی۔ بعد میں سنہ ۱۷۴۱ میں اُسے مائسّن † کے مدرسے سینٹ آفرا ‡ میں بھیجا، کیونکہ یہاں اُسے مفت تعلیم دینے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس مدرسے میں رہنے کے دوران میں اُس نے علوم قدیمہ اور ریاضی

Wittenberg *
Meissen †
St. Afra ‡

میں اس قدر نمایاں ترقی کی کہ اُس کا نام تمام
مدرسے میں ضرب المثل ہو گیا . چھہ سال کے بعد
سنہ ۱۷۴۶ میں لائپتسیگ * یونیورسٹی میں
دینیات کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے داخل
ہوا . مگر اس مضمون میں اُس کا جی نہ لگا '
اور وہ صرف علوم قدیمہ اور فلسفہ کے مطالعہ میں
منہمک ہو گیا . چند ہی دنوں میں اپنی لڑکپن
کی جھینپ کو خیر باد کہ کر اپنے ہم سبق دوستوں
سے ارتباط بڑھانے اور ایک آزاد منش اور شایستہ
دنیادار بننے کی کوشش کرنے لگا . اُس کے خاص
خاص دوستوں میں وائسے † اور میلیوس ‡ قابل
ذکر ہیں ' جنھوں نے بعد میں علم و حکمت کی دنیا
میں نام پیدا کیا . اُسی زمانہ میں نائبر § نامی ایک
مشہور اور پختہ کار ایکٹریس لائپتسیگ میں رہتی
تھی ' جس کی رفاقت اور حلقۂ اثر میں شہر کے چند
معزز افراد بھی شامل تھے . لیسنگ اور وائسے اس کے

Leipzig *
Weisse †
Mylius ‡
Neuber §

تماشوں میں اکثر شریک ہوتے تھے۔ لیسنگ نے سینٹ آفرا ہی میں "نوجوان عالم" * کے نام سے ایک بزمیہ ناٹک لکھنا شروع کیا تھا، وہ اب پورا کیا؛ اور نہ صرف یہ کہ نائبر نے اُسے نہایت خوشی سے لیا، بلکہ بہت جلد مقبول عام ناٹکوں کی فہرست میں شامل ہو گیا۔

جیسا کہ اہل دنیا کا قاعدہ ہے، لوگوں نے لیسنگ کے اس طرز عمل کو آوارگی اور بدخیالی پر محمول کیا، اور آہستہ آہستہ رائی کا پہاڑ بننے لگا۔ باپ نے خبر سنی تو پریشان ہو کے بیٹے کو کامنتس واپس طلب کر لیا۔ گھر کے چند ہی ماہ کے قیام سے والدین پر اُس کی پاکبازی اور نیک چلنی ثابت ہو گئی، اور اُسے اِس شرط پر دوبارہ لائپتسیگ جانے کی اجازت ملی کہ وہ وہاں پہنچ کر علم طب کا مطالعہ شروع کرے۔ چنانچہ لائپتسیگ واپس آکر وہ کچھ عرصہ تک طب کے درس میں شریک رہا۔ مگر کیسا علم طب: اُسے یہ دھن تھی کہ میں ناٹک لکھنے

* Der Junge Gelehrte

والوں میں نام پیدا کروں . نتیجہ یہ ہوا کہ جب
تک نائبر کا تھیٹر زندہ رہا اُس کا تقریباً تمام
وقت ناٹک اور تماشے ہي میں صرف ہوتا رہا .
آخر جب سنہ ۱۷۴۸ میں ناٹک کي کمپني کے ٹوٹ
جانے سے لائپتسیگ میں لیسنگ کي دلچسپي کا
سامان بھي ختم ہو گیا ' تو وہ وہاں سے وٹن برگ
گیا ؛ اور وہاں سے برلن پہنچا . یہاں اُس کے دوست
میلیوس نے اُسے اخبار نویسي میں لگا دیا . چنانچہ
وہ اپنے اِسي علمي ذریعۂ معاش کے بل پر تین سال
تک وہاں مقیم رہا . وہیں رہ کر اُس نے رولنِ *
کي تاریخ کا ترجمہ کیا ' چند ناٹک لکھے (جو
اُس کے شروع شروع کے ناٹکوں میں سے بہترین
شمار کئے جاتے ہیں) ' اور میلیوس کي شرکت
میں ایک رسالہ شائع کرنا شروع کیا جس میں
ناٹک اور اُس کے متعلقات سے بحث ہوتي تھي
مگر یہ رسالہ جلد ہي بند ہو گیا . سنہ ۱۷۵۱
میں اُسے فوس گزٹ † میں نقاد کا عہدہ ملا . اس
حیثیت میں اُسے چند اعلي درجے کي جرمن

---

* Rollin *

Voss Gazette †

اور فرانسیسی علمي کتب کے دیکھنے کا اتفاق ھوا .
اسي زمانے میں اور اِن ھي اسباب کي بدولت
اُسے وُلتر * اور اُس کے خیالات سے واقف ھونے کا
بھی موقع ملا . مگر اُس کا باپ اُس کي اِس طرز
زندگي سے خوش نہ تھا ؛ اور ابھي ایک سال بھي پورا
نہ ھوا تھا کہ لیسنگ کو وِتن برگ جاکر تعلیم کي
تکمیل کا حکم ھو گیا . چنانچہ وہ با دل ناخواستہ
سال کے آخري حصے میں دوبارہ وِتن برگ کو روانہ
ھوا . اس مرتبہ وہ وھاں ایک سال کے قریب رھا
اور ایم اے کي ڈگري حاصل کرنے کے بعد برلن کو
واپس ھوا . اِس کے بعد کے تین سال اُس کي
زندگي کا نہایت مصروف زمانہ ھے . پہلے اُس نے
کتب فروشوں کے لئے بہت سي کتابوں کے ترجمے
کئے . پھر کچھہ عرصہ تک ناٹک کے متعلق ایک
رسالہ نکالتا رھا ؛ اور غالباً اسي دوران میں اپنے
جرمن اور لاطیني اشعار کا ایک مجموعہ شایع کیا .
ان اشعار کے تخیل کي بلندی اس کے ادب کے
حسن اور موسیقیت کے سحر نے نقادان فن کو

Voltaire *

اپنا مسخر کر لیا . جرمن طالب‌علم تو ان هي اشعار کي وجه سے آج تک لیسنگ کے گرویدہ هیں . دنیاے ادب میں اتنی شهرت حاصل کرکے وہ ایک مرتبه پهر فوس گزٹ میں نقاد کے عهدے پر مامور هوا ؛ اور اس مرتبه اس نے چند نهایت جید علمي مضامین لکهے . اُن کي ضخامت کا اندازہ اس سے هوسکتا هے کہ اُس نے ان میں سے چیدہ چیدہ مضامین اور اشعار کو چهه جلدوں میں شایع کیا ' اور علماء وقت کے گروہ میں ایک بلند رتبه اور قابل فخر مقام حاصل کر لیا . اسی مجموعے میں اُس کے خطوط کا ایک سلسله بهي هے . جرمن ادبیات میں اس طرز و انداز اور اس آزادانه صراحت کے ساتهه علمي مضامین پر بحث کي گئي . ان دنوں کي تصانیف میں ایک اور اهم چیز اُس کے وہ مضامین هیں جن کا مجموعي نام "نجات" * هے ' اور جن کا مقصد یه تها کہ هوریس † شاعر کو اُس کے بدزبان نقادوں کے

Rettungen *

Horace †

اِس بیجا اعتراض اور ایراد سے بچایا جاے کہ وہ شہوت پرست اور بزدل تھا . اس کے علاوہ ایک اور مجموعے میں عیسائي مذهب کے متعلق مضامین هیں . ایک دلچسپ بات یہ هے کہ اِن هی میں سے ایک پرزور مضمون میں لیسنگ حضرت رسول عربي (صلعم) پر اعتقاد و ایسان کا اظہار اور اسلام کي حمایت کرتا هے . اسي میں تین تازہ ناٹک "آزاد خیال" * — "یہود" † اور "عورتوں کا دشمن" ‡ بھي شامل تھے ' جو اُس وقت کے بزمیہ ناٹکوں میں بہترین سمجھے گئے هیں . اُن ناٹکوں کے مطالعہ کرنے سے معلوم هوتا هے کہ مصنف پر فرانسیسي بزمیہ کا رنگ غالب هے . سنہ ۱۷۵۵ میں ایک اور ناٹک "مس سارہ سمپسن" § شایع هوا · گو اُس میں سقم هے ؛ لیکن اس ناٹک نے سب سے بڑا کام یہ کیا کہ اُس زمانے کے جرمن مصنفوں پر یہ ثابت کر دیا کہ ایک اَلمیہ ناٹک کے لئے صرف "بڑے

Der Friedenker *

Die Juden †

Der Misogyn ‡

Miss Sara Simpson §

بڑے آدمیوں ” کي حیات هي سے نہیں ، بلکہ معمولي هستیوں کے واقعات زندگي سے بھي بڑے بڑے وقائع اور حوادث اخذ کئے جا سکتے هیں . سنہ ۱۷۵۵ کے آخري زمانے میں ایک مرتبہ پھر اُس نے برلن کو خیرباد کہہ کر لائپتسیگ کا راستہ لیا ، اور وهاں پہنچ کر اس نے اپنے دوست موس منڈل سون * کی شرکت میں ” پوپ ما بعدالطبیعیات کے عالم کي حیثیت میں “ † کے عنوان سے ایک رسالہ لکھا ، جس میں یہ ثابت کیا کہ ایک شاعر اور ایک فلسفي میں صحیح طور پر مقابلہ اور موازنہ نہیں هو سکتا .

سنہ ۱۷۵٦ کے موسم سرما میں وہ برلن کے ایک سوداگر کے همراہ انگلستان کي سیاحت کے لئے روانہ هوا . لیکن ” جنگ هفت سالہ “ نے اُسے امسٹرڈام سے آگے نہ بڑھنے دیا . ناچار اُسے لائپتسیگ کو واپس هونا پڑا . ان ایام میں اُس نے چند انگریزي کتابوں کا ترجمہ کیا . کچھ عرصے

* Moss Mendelssohn

† Pope ein Metaphysiker

کے بعد حالات کچھہ ایسے بدلے کہ لیسنگ کو پھر برلن واپس جانا پڑا .

برلن کی اس تیسری اقامت کے دوران میں اُس نے اپنے تنقیدی " خطوط علمی " * شایع کرکے علمی دنیا میں اور زیادہ شہرت حاصل کی . اِن " خطوط " کا زور بیان ' صحت خیال اور جدت آفرینی آج بھی ویسی ہی تازہ ہے جیسی کہ اُس زمانے میں تھی . سنہ ۱۷۵۹ میں اُس کا ایک المیہ ناٹک فلوتس † ' چند اور قصے اور حکایات شایع ہوئے . ان ہی کے ساتھہ ساتھہ اُس نے حکایات ' رزم اور ناٹک پر نہایت پر زور بحث اور تنقید کی ہے . تنقید کی حیثیت سے یہ قصے اُس کی بہترین تحریروں میں شمار ہوتے ہیں ؛ اور اخلاقی نتائج پیدا کرنے میں وہ جرمن زبان سے تمام اخلاقی قصوں پر فائق ہیں . اصل یہ ہے کہ یہ فوقیت محض مصنف کے پر زور الفاظ اور برجستہ طرز ادا نے پیدا کی ہے .

---

* Literaturbriefe

† Philotus

سنه ۱۷۶۰ میں اپنے مسلسل علمي شغل سے گھبرا کر محض تبدیل افکار کے خیال سے وہ برسلاؤ * گیا ، جہاں اُسے جرنیل تاؤاِنتسائن † (پرشیا کي افواج کے سپہ سالار اور گورنر) کي معتمدي کا عہدہ مل گیا . تقریباً پانچ سال کے بعد ، سنه ۱۷۶۵ میں وہ اس عہدہ سے مستعفي ہوا ، اور کامنتس میں اپنے مفلوک الحال والدین سے ملتا اور لائپتسیگ ہوتا ہوا پھر برلن پہنچا . سنه ۱۷۶۶ میں اُس کي زبردست کتاب "لاؤکُون" ‡ اور سنه ۱۷۶۷ میں مشہور ناٹک "منا فون بارن‌ہلم" § شائع ہوئے . اسي سال (۱۷۶۷) میں وہ ھامبورگ ‖ پہنچا ، اور اپنے ایک دوست ، بودے ¶ کي شرکت میں ایک تھئیٹر اور ایک مطبع قائم کیا ، جن سے اُس کي آئندہ زندگي کي بہت سي امیدیں وابستہ تھیں . مگر نہ تھئیٹر نے

Breslau *
Tauenzein †
Laocoon ‡
Minna von Barnhelm §
Hamburg ‖
Bode ¶

اس سے وفا کي ' نہ مطبع نے ساتھ دیا : دونوں هي اُس کے سر پر قرض کا بار عظیم ڈال کے ختم هو گئے . هامبورگ کے قیام میں بھي اُس کا قلم بند نہیں رها . چنانچہ اُس کي کتاب "ناتک کے اُصول" * ان هی دنوں کي تصنیف هے . اس کتاب میں هامبورگ کے تھئیٹر کے پیش کئے هوئے ناتکوں کی تنقید هے . اس نے سب سے بڑا کام یہ کیا کہ جرمني کے ناتک لکھنے والوں کو همیشہ کے لئے فرانسیسي المیہ ناتکوں کي غلامي سے آزاد کر کے یونان اور انگلستان — بالخصوص شیکسپیر — کے حقیقي مُعجزنما المیہ طرز کي طرف پھیر دیا .

سنہ ۱۷۷۰ میں لیسنگ نے وُلفن بوٹّل † کے کتب خانے میں ناظم کا عہدہ حاصل کیا ' اور زندگي کا باقي حصہ اسي حال میں بسر کر دینے کا تہیہ کر لیا . مگر هامبورگ کے زمانے کے قرض ' احباب کے فراق اور صحت کے ضعف سے وہ روز

Hamburgische Dramaturgie *

Wolfenbüttel †

بروز زیادہ مضمحل ' پریشان اور بددل رهنے لگا .
آخر کار ان تکلیفوں سے تنگ آ کر وہ سنہ ۱۷۷۵
میں تفریح طبع کے خیال سے گھر سے نکلا اور
کامل نو مہینے تک اٹلي میں سیر و سیاحت کرتا
رہا . سنہ ۱۷۷۶ میں اُس نے هامبورگ کے ایک
سوداگر کي بیوہ ایوا کینیگ * سے نکاح کیا . مگر
اُس نے دو هي سال کے بعد اُسے همیشہ کے لئے
داغ مفارقت دیا

اِن مصیبتوں کے زمانے میں بھي اُس نے دنیا
کو اپنے علمي جواهر باري سے مالامال کئے رکھا ؛
خصوصاً دینیات کے متعلق چند نہایت پر زور
مضامین شایع کئے . سنہ ۱۷۷۲ میں اُس کا
" ایمیلیا گالوتي " † نامي المیہ ناتک نکلا ' جو
اپني سلاست ' رواني اور زور کے سبب سے بہت مشہور
هے . مزید برآں اُس نے وُلفن بوٹتل کے کتب خانے سے
کما حقہ فائدہ اُٹھایا ' اور سنہ ۱۷۷۳ میں اُس

Eva König *

Emilia Galotti †

کي تحريروں کا ايک مجموعہ "تاريخ و ادبيات" * کے نام سے شايع ہونا شروع ہوا ' اور سنہ ۱۷۷۸ تک جاري رہا ۔ اس کے بعد متعدد مضامين اور خطوط نکلے ' جن کا خاص موضوع عيسائي دينيات کي تشريح اور تنقيد تھا ۔ سنہ ۱۷۷۸ اور ۱۷۷۹ کا سب سے بڑا کارنامہ "دانشمند ناتن" † ہے ' جس کا ترجمہ في الحال ہمارا مقصد ہے ۔ اس کے بعد سنہ ۱۷۸۰ ميں "تربيت انسان" ‡ شايع ہوئي ' جس کا پہلا حصہ ہامبورگ کے مجموعے ميں سنہ ۱۷۷۷ ہي ميں نکل چکا تھا ۔ مبصرين کي رے ہے کہ يہ ليسنگ کي آخري بہترين تصنيف تھي ۔ اس کا خلاصہ اِن اصول کي صورت ميں بيان کيا جا سکتا ہے کہ (۱) ہر ايک بڑے دين نے انسان کي روحانيت کي بلندي اور ارتقاء ميں برابر کا حصہ ليا ہے ؛ (۲) تاريخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ترقي کے خاص خاص قانون ہيں ' جن کے مطابق وہ رونما ہوتي ہے ' اور يہ ضروري ہے کہ دنيا اپنے مقصد کے

---

* Zur Geschichte und Literatur

† Nathander Weise

‡ Die Erziehung des Menschengeschlechts

حاصل کرنے کے دوران میں کبھی کبھی تنزل بھی
کیا کرے!

لیسنگ کے آخری دنوں کی ایک اور قابل قدر
تصنیف "آرنست اور فالک" * (سنه ۱۷۷۷ تا ۱۷۸۰)
گو بظاہر تحریک فری میسن کے متعلق ھے، مگر
حقیقت میں مذھبی تعصب اور تنگ نظری کے
لئے ایک سخت تازیانه ھے. سنه ۱۷۸۰ میں دماغی
مشغلوں کی کثرت اور طرح طرح کے فکروں نے اُس
کی صحت کو کچھ ایسا بگاڑا کہ رفته رفته تھوڑی
سی علالت کے بعد اُس نے سنه ۱۷۸۱ عیسوی میں
۲۲ جنوری کو برونزوک † میں انتقال کیا. کان الله له.

لیسنگ میانه قد، مضبوط و توانا، بظاہر ترش
مگر حقیقت میں حلیم، مبصر، نقاد، فلسفی،
ڈراما نویس اور عالم دینیات شخص تھا. وہ اپنی
بے باکی، بے خوفی، پاک نفسی، آزاد منشی اور
صدق نیت میں لوتھر سے کچھ کم نه تھا. ایک

---

* Ernst und Falk

† Brunswick

ایسے زمانے میں ، کہ جب ہر اہل قلم نے اپنی اپنی الگ جماعت قائم کر رکھی تھی ، یہ شخص بےخوف و خطر اپنے خیالات کی اشاعت میں مصروف تھا . نہ اُسے اپنے خلاف سازش کی پروا تھی ، نہ قبولیت عام کا خبط . اُس کی کامیابی کی ایک واضح اور روشن دلیل یہ ہے کہ اُس کی زندگی ہی میں اُس کے ملک (جرمنی) کے نوجوان مصنف اور اہل علم نے اُس کی پیروی شروع کر دی تھی . مشہور جرمن مصنف یعقوبی * اُس کے بارے میں کہا کرتا تھا کہ "وہ اہل دماغ کا بادشاہ ہے" . اُس کی موت پر خود گوئٹے † نے یہ لکھا تھا کہ "اُس کی موت سے ہم کو جس قدر بےحد و نہایت نقصان پہنچا ہے ، ہم اُس کا کسی طرح صحیح اندازہ نہیں کر سکتے" . وہ جرمنی کے اُن آئندہ اہل قلم اور اہل دماغ کا پیش رو اور اُن کے خیالات کا حقیقی بانی تھا ، جن کے دم سے جرمنی نے علم و فضل میں افضلیت کا

Jacobi *
Goethe †

درجہ حاصل کر لیا . نقد و فکر اُس کا خاص فن تھا ؛
اور گو اُس نے کبھي اپنے آپ کو کسي خاص فلسفي
کے پیرووں میں شمار نہیں کیا ، تاہم جس خوبي اور
کمال سے اُس نے فن تنقید کو نباہا ، علم و حکمت
میں اُس کے اصول قائم کئے ، اور فنون لطیفہ ،
شعر ، ناٹک ، اور مذہب پر جس انداز سے اُس
نے بحث کي ، سچ یہ ہے کہ وہ اُسي کا حصہ
ہیں . گو آج اُن خیالات اور حالات کي عمومیت
کے لحاظ سے ، وہ جدت نہ رکھتے ہوں ؛ لیکن اُس
کي حیات میں وہ یقیناً سب پر فائق اور افضل
ثابت ہو چکے ہیں . بے تعصب نگاہ سے دیکھا
جائے تو آج بھي اُن کي لطافت اور تازگي اُسي
طرح باقي ہے جیسے اُس زمانہ میں تھي .

طرز تحریر

طرز تحریر کے لحاظ سے لیسنگ ہر اعظم یورپ
کے بہترین اور بر ترین مصنفوں میں شمار
ہوتا ہے . اس کے فقروں کي ساخت
سلیس ، صاف اور واضح ، دقیقہ‌رس اور راسخ
ہوتي ہے . اپنے بیانات میں وہ دلسچپ (گو بعض
وقت دور از کار) تلمیحوں اور فطري تصویروں کے

حسن سے ، پڑھنے والوں کے دماغ کو تر و تازہ اور
اُن کی توجہ کو جذب کئے رکھتا ہے . چھوٹے
چھوٹے چٹکلوں سے تحریر میں لطافت اور نزاکت
پیدا کر دیتا ہے . بعض موقعوں پر اس طرح طلسم
بندی کرتا ہے کہ پڑھنے والے کو شبہہ ہونے لگتا ہے
کہ مصنف اصلی مضمون اور مقصد سے بھٹک گیا
ہے ، حالانکہ چند ہی لمحوں کے بعد معلوم
ہو جاتا ہے کہ معاملہ اس کے بر عکس ہے .
انگلستان کے زبردست ادیب اور مبصر کارلائل *
کی لیسنگ کے متعلق یہ رائے تھی کہ " ایک
شاعر ، نقاد ، فلسفی اور مقرر کی حیثیت سے
سلیھر کی تحریر کا انداز انگریزوں کے حال
اور مزاج کے لئے نہایت مناسب ہے . وہ مُوجز
بیان ، جادونگار ، فصیح‌گو ہے ؛ بالکل خاموشی
سے گفتگو کرتا ہے . اُس کے فقروں میں نہ کسی
طرح کا اشتعال ہے . نہ اختلاف ہے : اُن میں
محاورہ پورے کمال کے ساتھ نگینہ کی طرح جڑا
ہوتا ہے ، بےجا مُوشگافی کا نام تک نہیں ہوتا .

Carlyle *

اُس کي تحرير پرزور ، آئينے کي طرح صاف شفاف
اور معنيخيز هوتی هے ." مختصر يه کہ ليسنگ
ايک جادو رقم ، نازک خيال اور سرور آفرين
مصنف هے ۔

جرمن ڈراما اور ليسنگ

علوم و فنون کي مستقل اور پايندہ ترقی کے
لئے منجملہ اور اسباب و ذرائع کے
سب سے بڑا معاون سبب اور ذريعہ
ملک کي حکومت اور ارباب حکومت کے
وجود ميں مُنصر هوتا هے . اُس زمانے تک خود
شاهاں جرمني کا يہ حال تها کہ اُن کو بجائے اس
کے کہ اپني مُلکي ناٹکوں سے لگاؤ هوتا ، وہ اٹلي کے
ناٹکوں اور تماشوں پر جان ديتے تهے . اِس لئے وہ
عموماً اُن هي کي سرپرستي کرتے اور وهيں
کے ايکٹروں کو سرفراز کرتے تهے . ملک کے باشندوں
کے حال اور مذاق کا اندازہ اسي سے هو سکتا هے کہ
وہ اٹلي کے کس قدر دلدادہ نہ هونگے ! حالانکہ
خود اٹلي کے بڑے بڑے مشتاق ايکٹر ايک بهانڈ يا
نقال سے زيادہ حيثيت نہ رکهتے تهے ' مگر اپنے خود
ساختہ ، بهونڈے اور بهدے تماشوں سے کسي نہ کسی

طرح اپنے تماشائیوں کو خوش کرنے اور خوش رکھنے میں کامیاب هو جاتے تھے . اُن سب میں بہترین شخص ولتن * سمجھا جاتا هے ' جس نے اپنے معمولي ناٹکوں میں فرانس کے زبردست ڈراما نویس مولیر † کے ناٹکوں کے بعض حصے نہایت خوبی سے شامل کر رکھے تھے . ممکن هے کہ یہي شخص جرمني میں فرانس کے ناٹکوں کي مقبولیت کا سبب هوا هو ؛ کیونکہ بہت عرصے تک جرمن ناٹک پر فرانس کا رنگ خصوصیت کے ساتھ غالب رها هے . چنانچہ سترهویں صدي تک جرمن ناٹک میں خود جرمني کے ادبیات کي خصوصي اور شخصي کیفیت کا شائبہ تک نہ تھا : اور شاید یہي وجہ تھی کہ اُس زمانے کے کلیسائی اُسے اس قدر حقیر اور ناکارہ سمجھتے تھے کہ اُنھوں نے اُسے ممنوع اور حرام تک قرار دے رکھا تھا .

ولتن کے بعد وي‌لاند ‡ اور کلوپ‌شتوک § سے

Velthen *
Moliere †
Wieland ‡
Klostock §

جرمن ناٹک کے صحیح زمانے کا آغاز ہوتا ہے .
گو لیسنگ اِن ہي کے فوراً بعد کا شخص ہے ' لیکن
اِن دونوں میں بھي قدامت کا جو رنگ پایا جاتا
ہے اُس سے وہ بہت دور ہے . حق یہ ہے کہ گوئٹے سے
قبل کے مشاہیر میں صرف یہي ایک شخص ہے
جس کي تحریریں اہل جرمني آج بھي اپنے
خیالات سے قریب اور اپني ضروریات کے لئے مناسب
پاتے ہیں .

لیسنگ کے تخیل کي کارفرمائي کا بہترین
اندازہ اُس کے ناٹکوں سے ہي ہوتا ہے . اِن میں
اُس کے ناٹک "منا فون برن‌ہلم" * "ایمیلیا گالوتي" †
اور "ناتان در وائزے" ‡ خاص طور پر ذکر کے قابل
ہیں . اُس کے ناٹکوں کے افراد کي صاف اور واضح
تصویریں ' کیفیتوں کا باقاعدہ اور فطري سلسلہ '
اور تقریروں کي وضاحت ' تازگي ' رواني اور دلکش
تسلسل ایسے امور ہیں کہ اُن کي بدولت اُسے اگر

Minne von Bernhelm *

Emilia Galotti †

Nathan der Weise ‡

تمام دنیا کے نہیں تو کم از کم جرمني کے بہترین
ناٹک لکھنے والوں کي اول صف میں ضرور جگہ
دینی چاھئے ۔ ایک طرف تو اُس کي سخت
مگر بجا ، معقول اور پرزور تنقیدیں ، دوسري طرف
اُس کے یہ ناٹک — ان سب نے مل کر لوگوں کے
دماغوں کو ایک صحیح اصول کي طرف پھیر دیا ،
اور ڈراما نویسوں کو اٹلي اور فرانس کي تخیلي
غلامي سے آزاد کر دیا ۔

ناتن

لیسنگ کا ناٹک "دانشمند ناتن" جسے ہم
اوراق ما بعد میں "ناتن" کے نام سے ہدیۂ
ناظرین کر رہے ہیں، سنہ ۱۷۷۹ کے اوائل میں
شائع ہوا تھا۔ گو اپنے وقت اشاعت سے بہت
پہلے اس کا خاکہ مصنف کے ذہن میں موجود
تھا، اور سنہ ۱۷۷۶ میں وہ اس کے خاکے اور
مضمون پر اپنے چند احباب سے بحث اور مشورہ
بھی کر چکا تھا؛ مگر چند امور ایسے پیش آئے کہ
یہ سنہ ۱۷۷۹ سے پہلے شائع نہ ہو سکا۔

اس کتاب کی اشاعت سے کم و بیش دس
سال پیشتر سے لیسنگ مذہبی مباحث میں نہایت
سرگرمی سے حصہ لے رہا تھا۔ ان مباحث
میں اُس نے متعدد پرزور رسائل لکھے، جو
Wolfenbüttel Fragments کے نام شائع ہوئے۔
یہ رسائل اُس کی مکمل ترین اور بہترین تصانیف
میں سے چند ہیں، اور اہل مغرب کے مذہبی

خیالات اور عقائد کے ارتقاء میں اُنھوں نے بہت کچھہ مدد دي هے . ان رسالوں میں اُس نے عیسائي مذهب کے خصوصي مسئلوں سے شروع کر کے رفتہ رفتہ مذهب پر ایک عمومي نظر ڈالي هے ' اور نہایت وسعت نظر سے مذهبوں کا مقابلہ اور موازنہ کر کے زوردار دلائل اور اقوال سے نہایت راسخ طور پر یہ امور ثابت اور قایم کئے هیں کہ :

(۱) روحاني زندگي میں قوت حاسہ سے زیادہ کام لینا چاهئے ' آدمي کو کسي طرح یہ ضرور محسوس کرنا چاهئے کہ روح کا وجود هے . انسانوں کے باهمی روحاني تعلقات کي کیفیتوں کو اسي حس کے ذریعے سے سمجھنا چاهئے . ظاهري حالات ' واقعات یا اقوال کي بناء پر اس کا اندازہ کرنا صحیح نہیں هے . جب تک ایسا نہ کیا جائیگا ' تب تک نہ تو " دل را بہ دل رهي است " کا مفہوم سمجھ میں آ سکیگا ' اور نہ اس کي صداقت کا یقین هو سکیگا .

(۲) یہ ممکن هے کہ کوئي مذهب بالکل ' کامل طور پر ' یا هر ایک زمانے کے لئے سچا

اور مناسب ثابت نہ ہو سکے ؛ لیکن یہ بہت ممکن ہے کہ وہی مذہب کم از کم ایک خاص زمانے اور مدت کے لئے کسی قوم اور ملک کی ضروریات کے واسطے صحیح ، کافی اور مناسب ثابت ہو ۔ لہذا یہ بالکل غلط اور نامناسب امر ہے کہ اُس مذہب کو سرے ہی سے غلط اور بیکار سمجھ لیا جائے ۔ ایسی رائے قائم کرنے سے پہلے ، جس قوم نے اُس مذہب کو اختیار کیا ہو اُس کے ملک اور وطن (اور خصوصاً اُس مذہب کے شیوع اور عروج کے زمانے) کے حالات کا غور سے مطالعہ کرنا اور ان کو اچھی طرح سمجھنا چاہئے ۔

(۳) اس میں شک نہیں کہ دنیا کی عام تاریخ اور تاریخ مذہب میں ہم کو ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن میں ایک (مذہبی) عمل کے رد عمل سے بہت کچھ فتنہ و فساد برپا ہوا ہے ۔ لیکن تاریخ ہی کے مطالعہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسان آہستہ آہستہ ایک ایسی عالمگیر تحریک کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے جس میں عام اخلاقی اور ذہنی ترقی پوشیدہ ہے ؛ اور وہ

اُسے ایک دن حاصل کرکے رهتا هے . اس لئے ایک دوسرے کی عیب گیری کرنے کی جگه بهتر یه هے کہ هم اس تحریک کی ترقی میں ایک دوسرے کی ایسی مدد کریں کہ وہ خوش آئند اور مبارک وقت جلدی هی آ جائے کہ جب صرف ایک ملک هی نہیں بلکہ کل روے زمین کے انسان ایک زبردست برادری کے افراد بن جائینگے !

(۴) خوش خلقی ، شرافت ، بزرگی کسی خاص قوم یا کسی خاص مذهب والوں کا حصه نہیں هے ، بلکہ هر دین ، هر مذهب ، هر عقیدے کے لوگوں میں یه خوبیاں موجود هو سکتی هیں ، اور حقیقت میں هوتی بھی هیں . ظاهر هے کہ ایسی صورت میں کسی خاص مذهب یا عقیدے کے پیرو کو هرگز یه حق حاصل نہیں هے کہ وہ دوسرے مذهب یا عقیدے کے پیرو کو ان خوبیوں سے خالی سمجھ کر اُس پر بے جا سختی کرے یا اُس سے نفرت روا رکھے . بلکہ هر فرد اور هر قوم کو چاهئے کہ هر دوسرے فرد اور هر دوسری قوم کے عقیدے اور مذهب کے لوگوں کے ساتھ رواداری برتے اور اُسے صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش کرے ، تاکہ

آپس کي غلط فہمي دور ہو جاے ، اختلاف کي جڑ کٹ جاے اور سب کے دل مل کے ایک ہو جائیں .

منجملہ اِن چاروں امور کے یہي آخري اِمر "دانشمند ناتن" میں سب سے زیادہ اور اس درجہ نمایاں ھے کہ اکثر اہل راے ناظرین اُس کي صرف اِسی ایک صداقت سے ایسے مسحور ہو گئے ھیں کہ وہ تمام خوبیاں اور لطافتیں ، جو لیسنگ نے اس ناٹک میں پیدا کي ھیں اُن کي نگاہ سے اوجھل ہو گئیں ، اور اگر کوئی اثر باقی رہ گیا تو اِن ھی مذکورہ بالا یا اُن میں سے آخري امر کي صداقت کا . اسي بناء پر مجھے یقین ھے کہ میرے ملک کے ناظرین پر بھي یہي کیفیت طاری ہوگی اور اُن کے دلوں میں بھي یہي آخری تصویر پوري طرح جاگزین ہو جائیگي . میں نے اسي خیال ، بلکہ یقین ، کو مد نظر رکھ کر اس ترجمہ کی زحمت اُٹھائي ھے . اگر میرے اہل وطن پر اس ناٹک کا یہي اثر نہ ہوا ، تو مجھے حسرت رھیگي کہ میري محنت رائگاں گئی .

میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ بعض لوگ

"دانشمند ناتن" کو لیسنگ جیسے مصنف کا شاہ کار نہیں کہینگے . مگر انصاف کو نہیں چھوڑا جا سکتا . میں ، اور میں کیا ہر صاحب نظر ، اس کو محسوس کریگا کہ ممکن ہے کہ اس میں کچھ کمزوریاں ہوں ، اور غالباً اس کو اسٹیج پر پیش کرنے میں دقتیں پیش آئیں ؛ باوجود اِس کے اِس میں ہرگز مبالغہ نہیں ہے کہ یہ ناٹک جس مقصد سے لکھا گیا ہے اُس میں مصنف کو نہایت خوبی سے قابل رشک کامیابی ہوئی ہے . اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ یہ ناٹک یورپ کے اٹھارویں صدی کے بہترین اور کامیاب ترین ناٹکوں میں سے ہے . صرف ایک ناتن یہودی ہی کی شخصیت پر غور کرکے دیکھئے کہ مصنف نے کس خوبی اور لطف کے ساتھ اِس بدنام قوم کے ایک فرد کو فطرت کے عظیم الشان اصول کا نمونہ بناکر دکھایا ہے ، اور بتایا ہے کہ انسان کو محض چند مذہبی مسائل کی زنجیروں میں نہ جکڑ جانا چاہئے ، بلکہ ایک بے غرض ، بے لوث ، بے لگاؤ ، آزاد انسانیت کی خصوصیتوں کو اپنے آپ میں پیدا کرنا چاہئے ؛ کیونکہ آزادی کے

ساتھ پاک نفسی ، بے باک صداقت ، بے لوث محبت
ہی نہ صرف انسان کو حیوان سے ممتاز کرتی ہے ،
بلکہ یہی خوبیاں انسانیت کی جان ، انسانیت کا
جوہر ہیں اور اِن ہی سے انسان کی برادری کی
اصلی شان نکل اور نکھر کر فطرت کی وحدت کا
مقصد پورا کرتی ہے ۔ اس ناٹک کے ہر فرد کی
کیفیت بیان کی جاے تو بہت طول ہو جائیگا ؛
مختصر یہ کہ اگر دوسرے افراد کو بھی دیکھئے
تو معلوم ہوگا کہ مصنف کے سحر طراز قلم نے ان
میں کیا کیا جوہر پیدا کئے ہیں ۔ ایک دفعہ
نہیں ؛ بار بار ایسی عبارتیں اور تقریریں آپ کی
نظر سے گزرتی ہیں ، جو آپ کے دماغ اور ذہن پر
قابض اور حاوی ہو جاتی ہیں ، اور آپ کو تسلیم
کرنا پڑتا ہے کہ اُن میں سے ہر ایک میں ایک
گہرائی اور فطری پہنائی موجود ہے ۔ جو شخص
خود فطرت سلیم نہ رکھتا ہو وہ صحیح فطرت انسانی
کو نہیں سمجھ سکتا ، اور جو اس کو نہ سمجھے
وہ اچھا ناٹک لکھنے والا نہیں ہو سکتا ؛ اور جو
شخص واقعی جادو نگار نہ ہو اُس سے یہ سحرکاری
نہیں ہو سکتی ۔ کسی معمولی صاحب قلم کے

بس کا تو یہ روگ ہرگز نہیں ہے !

یہ بھی صحیح ہے کہ جو شہرت اور قبولیت اس ناٹک کو بعد میں حاصل ہوئی وہ اِس کے شایع ہونے اور اسٹیج پر پیش کئے جانے کے وقت نہیں ہوئی . اس کے دو سبب بتائے جاتے ہیں . ایک سبب یہ تھا کہ اس کے شایع ہونے سے پہلے لیسنگ عیسائیت کی تنگ نظری کے خلاف خصوصاً اور مذہبی رواداری کی حمایت میں عموماً کئی پرزور مضامین لکھ چکا تھا ' جن کی وجہ سے اُس وقت کے اکثر عیسائی عالم (اور اُن کے اثر سے عام لوگ) اُس کے خلاف ہو گئے تھے . لیسنگ کی تنقید اور جرح سے لوگوں کو اُس سے نفرت ہوگئی تھی ' اور اُس سے ڈرتے بھی تھے . لیکن یہ شہر مرد ' جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ خود لوتھر بھی بےباکی اور آزادی میں اس کے سامنے گرد تھا ' اُسی طرح اپنی رائے پر قائم رہا اور بالکل بے خوف ہو کر اُس کا اظہار کرتا رہا . ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں جس اسٹیج پر " دانشمند ناتن " جیسا مذہبی رواداری کا سبق دیا جا رہا ہو شروع شروع میں اُس کی طرف رخ کرنے کی

کس کو هست هو سکتي تهي . دوسرا سبب يه
تها کہ ابتدا میں جو ایکٹر اِس ناتک کو کرتے اور
دکھاتے تھے ' وہ چونکہ اس کے فلسفیانہ خیالات
اور اُن کے مفہوم اور مقصد کو نہیں سمجھتے تھے
اِس لئے وہ اپنے لہجے ' طرز اور حرکت کے ذریعے
سے لوگوں پر وہ اثر نہیں پیدا کر سکے جو حقیقت
میں اُس سے مدنظر تھا . اس کا لازمي نتیجہ
یہ هوا کہ کُل تماشا لوگوں کو بے لطف اور بے معنی
معلوم هوتا تها . اور وہ جلدی سے اُکتا جاتے تھے
لیکن آفتاب کي آب و تاب کبهي چهپا نہیں
کرتي . کچھ عرصے کے بعد جب اُس کي صحیح
رائیں لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئیں اور ایکٹر
بهي ایسے پیدا هونے لگے جو حقیقت میں صاحب
کمال اور ماهرفن تھے اور جن کي ایک ایک
حرکت اور ادا فطرت کا آئینہ هوتي تهي ' تو " ناتن "
کے جوهر کُھلے اور اسے ایسا قبول عام ' ایسي شہرت
اوو اس قدر هردلعزیزي حاصل هوئي کہ اُس وقت
سے آج تک جرمن قوم اس کي دلدادہ اور مسحور
اور اُس پر فریفتہ اور مفتون ھے !

لیسنگ کا طرز تحریر بہت سادہ ھے : " ناتن "

میں تو اُس نے جس زبان کا استعمال کیا ھے وہ بالکل صاف ' شستہ ' بامحاورہ (جرمن) ھے . شروع سے آخر تک نہایت سادگی کے ساتھہ روز مرہ میں اپنا مطلب ادا کیا ھے . شکوہ الفاظ اور طمطراق نام کو نہیں ' تعقید اور گنجلک کا تو کیا ذکر ھے . یہی وجہ ھے کہ اُس نے خاص و عام سب کے دلوں کو یکساں مسخر کر لیا . میں نے یہ کوشش کی ھے کہ لیسنگ کی خوبی اور شان اردو تحریر میں باقی رھے ' گو اُس کا سا اثر پیدا کرنا میرے مان کا نہیں . اتنا ضرور ھے کہ اگر لباس کی تبدیلی سے دل و دماغ نہیں بدلتے تو زبان کی تبدیلی سے اثر کیوں بدلیگا . لیسنگ کی روح بہرحال کارفرما رھیگی . جس شخص کی تحریر ایک مرتبہ تمام یورپ کی کایا پلٹ چکی ھے ' اُس کا زور اور اُس کا اثر جُوں کا تُوں باقی ھے . اگر یورپ میں ایسے دل موجود تھے جنھوں نے خوبیوں کو اخذ کیا ' تو میرے وطن میں بھی چشم بینا کی کمی نہیں . وھاں اگر قرون مظلمہ کا اثر باقی تھا تو یہاں بھی چند روز سے دلوں پر ایک پردہ پڑ گیا ھے — غنیمت

ہے کہ وہ باریک ہے ! وہاں اگر ایک اکیلے لیسنگ
کي روح کي روشني سے تاریکي رفع ہوئي اور
گوئٹے ' شلرؔ * اور کانت † جیسے جرمني کے مایۂ
ناز فرزندوں کے لئے راستہ صاف ہو گیا ' تو کیا
میرے وطن کے مایۂ صدفخر رشیوں اور مُنیوں کي
ارواح کے ساتھ لیسنگ کی روح مل کر میرے
ملک کے سچے سپوتوں کو اُس بلند مقام تک نہ
پہنچا دیگي جہاں سے بیٹھ کر اُنہوں نے دیکھ
اور پالیا تھا کہ انساني جذبات میں بدترین
چیز ضد اور تعصب ہے ؟ اُسي بلندي پر تو بیٹھ
کر اُنہوں نے عہد کیا تھا کہ وہ بھارتورش کو
فضائل انساني سے معمور کر دینگے . گھٹائیں چھٹ
رهي هیں ؛ روشني نظر آ رہی ہے . وہ وقت
دور نہیں ہے کہ لیسنگ جیسے مسیحا نفس کي
برکت سے آفتاب اپني پوري تابش کے ساتھ جلوہ
گر ہو جائے . آمیں !

Schiller *
Kant †

"ناتن" کے اشخاص

سلطان صلاح الدین ایوبي .

شاهزادي ستلا : سلطان کي بهن .

ناتن : یروشلم کا ایک مالدار یهودي .

ریشع : ناتن کي لے پالک بیٹي .

دایلا : ایک عیسائي عورت جو ناتن کے گهر میں رهتی هے ' اور ریشع کي محافظ هے .

ایک نوجوان نائٹ ٹمپلر .

حافي : ایک مسلمان درویش .

یروشلم کا بطریق .

یروشلم کے ایک خانقاہ کا برادر راهب .

سلطان صلاح‌الدین کا ایک امیر .

سلطان کے خادم .

اِس ناٹک کے نظاروں کي جائے وقوع یروشلم هے .

ناتَن

پہلا ایکٹ

پہلا سین : ناتن کے مکان کا دیوان خانہ .

[ناتن ابھي سفر سے واپس آیا ھے . دایہ اُس سے ملتي ھے .]

دایہ

آھاّ ' یہ تو وہ ھے ! ارے یہ تو ناتن ھے !!

[ناتن سے]

شکر ھے خدا کا کہ آخر اُس نے تمھیں ھم تک پہنچا ھي دیا .

ناتن

ھاں دایہ ' سچ ھے ' خدا کا شکر کرو. مگر یہ تم نے "آخر" کیوں کہا ؟ کیا تمہارا یہ مطلب

هے کہ میں اس سے پہلے آنا چاهتا تها یا آ سکتا تها ؟ یہ سمجهو کہ جس راستے سے مجهے دائیں بائیں پهیر کهاکے آنا پڑا هے، اُس مسافت کے لحاظ سے بابل، یروشلم سے پورے دو سو میل هے. اور قرضوں کا وصول کرنا کچهہ کهیل تو هے نهیں کہ کوئي سوداگر جلدي جلدي یہ کام کر لے؛ یہ کوئی هتهیلي پر سرسوں جمانا تهوڑا هي هے ؟

دایہ

هَے هَے، ناتن؛ تم یہاں هوتے تو تم پر نہ جانے کیا گزرتي! تمهارے مکان میں —

ناتن

آگ لگ گئي، آیں؟ — یہ تو میں سن چکا هوں. مرضي خدا کي. — یہ بد خبري تو میں پہلے هي سن چکا هوں.

دایہ

اُفوہ! وہ تو سارے کا سارا فرش بهي خاک سیاہ هو جاتا!

فاٹن

خیر دایہ ؛ جو ایسا ہوتا تو ہم ایک اور نیا مکان بنا لیتے : بلکہ اِس سے بھي اچھا بناتے. کیوں ؟

دایہ

ہاں، ٹھیک ہے. بڑی خیریت ہوئي کہ ہماري ریشع بچ گئي. بال بال بچي، نہیں تو راکھ کا ڈھیر ہی ہوتي.

فاٹن

راکھ کا ڈھیر ؟ — کون ؟ میري ریشع ؟ ہاے، ریشع! یہ بات تو میں نے نہیں سني. جو خدا نہ کرے ایسا ہوتا، تو بھلا مجھے مکان ہي کي کیا ضرورت تھي. بال بال بچ گئي! — نہیں دایہ، دیکھو سچ سچ بتاؤ. نہیں، وہ ضرور جل گئي ہے. لے بس اب کہ بھي ڈالو. مجھے چاہے مار ڈالو، مگر خدا کے لئے تڑپاؤ مت. ہائے وہ ضرور جل کے خاک ہو چکي ہے!

دایہ

اور جو ایسا ہوتا بھي ، تو کیا یہ بات تم
بس میرے ہي مُنہ سے سنتے ؟

ناتن

پھر تم کیوں مجھے صدمہ پر صدمہ دے رہي ہو ؟
آہ ریشع ! میري ریشع !!

دایہ

تمہاري ؟ خاص تمہاري ریشع ؟

ناتن

ہاں ، ہاں . خدا نہ کرے کہ میں اپني زبان
کو اُسے اپنا بچہ کہنے سے روکوں .

دایہ

مگر تم نے اپني کسي اور چیز کو بھي اِسي
دعوے سے اپنا کہا ہے ؟

ناتن

هاں ' سچ تو هے . مگر کسي اور چیز پر میرا اِتنا حق بھي تو نہیں هے . جو کچھ بھي میرے پاس هے ' وہ یا تو خدا کي دي هوئي هے یا تقدیر سے مل گئي هے . مگر مجھے اپني نیکیوں کے بدلے میں تو صرف ایک وهي (ریشع) انعام میں ملي هے .

دایه

ناتن ' تم اپنے احسانوں کي مجھ سے کس قدر قیمت دلوا رهے هو ! جو وہ سب احسان اِسي نیت سے تھے ' تو خبر نہیں اُنہیں احسان کہنا بھي چاهئے یا نہیں .

ناتن

" اِسي " نیت سے ؟ وہ کیا نیت هے ؟

دایه

میرا ضمیر —

ناتن

دایه ' پہلے ذرا تم مجھ سے یه تو سن لو کہ —

داية

میں کہتي ہوں کہ میرا ضمیر —

ناتن

اچھا: مجھ سے ذرا یہ تو سن لو کہ میں بابل سے تمہارے واسطے کیسي عمدہ سوغاتیں لایا ہوں۔ دیکھو تو کیسي کیسي نفیس اور لاجواب چیزیں ہیں! میں سچ کہتا ہوں کہ خود ریشع کے لئے بھي میں ایسي اچھي چیزیں نہیں لایا۔

داية

ناتن، اب اِس سے کیا فائدہ ہے؟ اب میرا ضمیر چپ نہیں رہ سکتا۔

ناتن

میں تو یہ دیکھنے کے لئے بے چین ہوں کہ تم یہ ہنسلي اور چھلا اور گوشوارہ اور مالا پسند کرتي ہو یا نہیں۔ یہ سب چیزیں میں نے دمشق سے گزرتے ہوے تمہارے لئے خریدي تھیں۔

دایہ

ہاں وہ تو تمہاری عادت ہی ہے کہ مجھ نگوڑی کے اُوپر تحفوں پر تحفے لادتے رہتے ہو ۔

ناتن

میں تمہیں دئے جاتا ہوں ، تم لئے جاؤ ؛ بولو مت ۔

دایہ

کیا ؟ کیا کہا ؟ بولو مت ؟ — ناتن ! بھلا تمہیں کون نہیں جانتا کہ تم فیاضی اور نیکی کی مُورت ہو ؟ پھر بھی —

ناتن

ہو آخر یہودی ۔ — تم یہی کہنا چاہتی تھیں نہ ؟

دایہ

میں جو کہنا چاہتی ہوں وہ تم خود ہی اچھی طرح جانتے ہو —

ناٹن

اچھا بس اب اِس قصه کو جانے دو .

دایه

خیر ' تم یہاں جو کچھہ کرتے ہو وہ خدا کے ہاں ضرور سزا کے قابل ہے . میں نه اُسے بدل سکتي ہوں ' نه روک سکتي ہوں . خدا کرے اس کا وبال تمھیں پر ٹوٹے !

ناٹن

مجھہ ہي پر وبال ٹوٹے ! — اچھا یه تو بتاؤ کہ وہ ہے کہاں ؟ وہ کہاں گئي ؟ دایه ' تم نے کہیں مجھے دھوکا تو نہیں دیا ؟ بھلا اُسے خبر بھي ہو گئي ہے کہ میں آ گیا ہوں ؟

دایه

کیا پوچھتے ہو ' اُس کا تو اب تک خوف کے مارے بند بند لرز رہا ہے ! اُس کے دماغ کا یه حال ہے کہ اُسے ہر چیز میں آگ ہي نظر آتي ہے . اُس کي روح سوتے میں جاگتي ہے ' اور جاگتے میں

سوتي هے. کیا کهوں! — کبهي تو جانور سے بدتر معلوم هوتي هے، اور کبهي فرشتے سے بڑھ کر.

ناٹن

هائے ري میري بچي! — انسان بهي کیا چیز هے!!

دایه

آج صبح وہ بڑي دیر تک اِس طرح آنکهیں میچے پڑي رهي جیسے، خدا نه کرے، کوئي مُردہ هوتا هے. پهر ایک دم سے چونک کے کهنے لگي "وہ دیکهو، ابّا کے قافلے کے اُونٹ چلے آ رهے هیں. سنو، آبّا کي پیاري پیاري آواز آ رهي هے!" اتنے میں پهر اُس کي آنکهیں پتهرا گئیں. هاتھ سر کے نیچے سے نکل گیا، اور سر بهد سے تکیه پر آ رها. — اُفوہ — بس میں جلدي سے دروازے کي طرف لپکي. دیکها تو تم سچ مُچ چلے آ رهے هو! کیا خدا کي شان هے! اتني دیر تک اُس کي جان برابر تم میں اور اُس میں هي پڑي رهي.

ناتن

اُس میں، کس میں ؟

دایه

آے اُسي میں، جس نے اُسے آگ میں سے نکالا تھا .

ناتن

کون ؟ کون تھا وہ ؟ وہ کہاں ھے جس نے میري ریشم کي جان بچائي ھے ؟ وہ ھے کہاں، دایہ ؟

دایه

کوئي نوجوان تمپلر تھا . کچھ دن ھوئے وہ یہاں قید ھو کے آیا تھا . صلاح‌الدین نے اُسے ترس کھا کے چھوڑ دیا تھا .

ناتن

کیا کہا ؟ تمپلر ؟ اور وہ بھي ایسا کہ صلاح‌الدین نے اُس کي جان بخشي کي تھي ؟ کیا ریشم کے بچانے کے لئے اتنے بڑے معجزے کي ضرورت تھي ؟ — الٰھي !

دایہ

وہ تو کہو وہ بچارہ اِس طرح دوسری زندگی پا کے بھی ایسی ہمت سے جان دئے دے رہا تھا، نہیں تو ریشع مَری برابر تھی .

ناتن

دایہ، بتاؤ تو وہ ہے کہاں ؟ وہ تو کوئی بڑا بہادر اور شریف آدمی معلوم ہوتا ہے . وہ ہے کہاں؟ بس تم مجھے اُس کے قدموں تک پہنچا دو . تم نے اُسے اُسی وقت وہ سارا مال اسباب دے دیا ہوگا جو میں یہاں تمہارے پاس چھوڑ گیا تھا ؟ سب کچھ دے دیا ہے نہ ؟ بلکہ یہ کہو کہ اور بھی بہت کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے — کیوں ؟

دایہ

بھلا ہم یہ کیسے کر سکتے تھے ؟

ناتن

تو ایسا نہیں کیا تم نے ؟

دایہ

لے اب کیا معلوم وہ کہاں سے آیا تھا ، نہ جانے
کہاں گیا ، کہاں نہیں گیا ۔ اُسے بھلا ہمارے گھر
کی کیا خبر تھی ۔ وہ تو خالی آواز ہی سن کے
ایک دم سے بھاگا ہوا آیا ، اور دیکھا — بس اپنے
چُغہ میں لپٹ لپٹا کے دھوئیں اور آگ کو چیرتا
پھاڑتا وہیں پہنچا جہاں ریشم چیخ چیخ کے لوگوں
کو پکار رہی تھی ۔ ہم تو سمجھے تھے کہ اس بھلے
مانس کا بھی خاتمہ ہو گیا ۔ مگر واہ رے بہادر !
ذرا ہی سی دیر میں وہ آگ کی لپٹوں سے نکلا ، اور
ہماری پیاری بچی کو اپنے مضبوط بازوؤں پر اُٹھائے
ہمارے سامنے آ کھڑا ہوا ! — خدا جانے کیسا روکھا
سوکھا سا آدمی ہے ۔ ہم خوشی کے مارے چلاتے اور
اُس کا شکریہ ادا کرتے رہے : مگر اُس نے ذرا بھی
تو پروا نہیں کی ۔ بس ریشم کو لٹا یہ جا وہ
جا کہیں غائب ہو گیا ، اور ہم کھڑے تکتے کے تکتے
رہ گئے ۔

ناٹن

خدا کرے ہمیشہ کے لئے نہ گیا ہو ۔

دایہ

وہ سامنے ہمارے نبي کي قبر کے اُوپر کچھ کھجور کے پیڑ سایہ کئے کھڑے ہیں نہ ؟ اچھا ، تو پہلے کچھ دنوں وہ اِن پیڑوں میں آتا جاتا دکھائي دیتا تھا . میں بے اختیار اُس کے پاس جاتي تھي ، جیسے کسي نے مجھ پر جادو کر دیا ہو : اُس کي بلائیں لیتي تھي ، اُس کي بہادري کو سراھتي تھي ، اور کیسي کیسي منت سماجت کرتي تھي کہ خدا کے لئے ، زیادہ نہیں تو ایک ھي بار ، ذرا اِس معصوم بچي کي صورت دیکھ لو . جب تک وہ تمہارے قدموں میں گرکے اور آنسو بہا کے اپنے دل کي بھڑاس نہیں نکال لیگي اُسے چین نہیں آویگا .

ناٹن

ہاں ، پھر ؟

دایہ

پھر کیا ، ساري محنت اکارت گئي . اُس نے ایک نہ سني ، بلکہ اُلٹا مجھي کو بنانے لگا کہ —

فائن

کہ تم ڈر کے بھاگیں ' آیں ؟

دایہ

آے نہیں ' بھلا ایسا بھی کیا تھا . میں اُس سے روز ملتي تھي ' اور روز نت نئے فقرے سنتي تھي . ھے ھے ' میں نے اُس کي کون سي بات نہیں سہي : اور ایسی کون بات تھي جو میں ھنسي خوشي نہ سہتي ! پر اب تو وہ ان کھجور کے پیڑوں میں بھی گھومنے گھامنے نہیں آتا . کسي کو خبر نہیں کہ وہ کہاں جا چھپا ھے . — یہ تم چونکے کیوں ؟ تم تو جیسے کچھ سوچنے لگے ' آیں ؟

فائن

کچھ نہیں : میں یہ سوچ رھا ھوں کہ اِس واقعہ نے ریشم جیسي بچي کے دل پر کیا کچھ اثر نہ کیا ھوگا کہ ایک شخص ' جس کي وہ قدر کرنے پر مجبور ھے ' اُس سے ایسي بے رخي برتتا ھے . اُدھر سے یہ بیزاري ' اور اِدھر دل ھے کہ

کھلنچا جاتا ہے! قسم ہے، اُس کے دل اور دماغ میں
کشمکش سي ہو رہي ہوگي، اور کچھ بھي سمجھ
میں نہ آتا ہوگا کہ کون سا جذبہ غالب ہے : طیش
اور نفرت، یا افسوس اور حسرت! اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ دونوں میں سے کوئي بھي غالب نہیں آتا،
اور تخیل اس جنگ میں شریک ہوکر انسان پر
ایک خواب کي سي کیفیت طاري کر دیتا ہے.
کبھي اُس کا دل، دماغ کا روپ بھرتا ہے، اور
کبھي دماغ، دل کا — اُف، کیا مصیبت ہے!
اگر میں اپني ریشع کے مزاج سے غلط واقف
نہیں ہوں، تو یقیناً اُس کا بھي یہي حال ہے.
وہ بھي کچھ ایسي ہي خواب کي سي حالت
میں ہے!

دایہ

اے وہ تو بڑي بھولي بھالي اور پیاري لڑکي ہے!

ناتن

خیر کیسي ہي ہو. اب تو وہ دل کے ہاتھوں
دیواني ہے.

دایہ

اب تم اُسے چاھے جو کہو ' اُس کے دل میں تو یہ بات بیٹھ گئي ھے کہ وہ تمپلر نہ آدم زاد تھا ' نہ اِس دنیا کا رھنے والا تھا ' بلکہ کوئي فرشتہ تھا - یہ تو تم جانتے ھي ھو کہ بچپن ھي سے اُس کے ننھے سے دل میں یہ بات جمي ھوئي ھے کہ ایک فرشتہ ھر وقت اُس کي چوکسي کرتا ھے . وہ سمجھتي ھے کہ یہ فرشتہ بادلوں میں چھپا ھوا آگ میں اُس کے آس پاس منڈلا رھا تھا ' اور ایک دم سے تمپلر بن کے اُس کے سامنے آ کھڑا ھوا . — مسکراؤ مت . کیا خبر ' ایسا ھي ھو . — خیر ' تم چاھے ھنس لو ; مگر اُسے تو اِس مزیدار وھم کا مزا اٹھا لینے دو . آخر یہ کچھ بڑي بات تو ھے نہیں . عیسائي ' مسلمان ' یہودي سب ھي ایسا سمجھتے ھیں .

ناتن

ھاں ' مجھے بھي یہ وھم بہت عزیز ھے . اچھا دایہ ' شاباش ' تم ذرا جا کے دیکھو تو سہي

وہ کیا کر رہي ھے ۔ میں اُس سے باتیں کرنا چاھتا ھوں ۔ پھر میں اُس کے وحشي، من کے موجي محافظ فرشتے کو کہیں نہ کہیں سے ڈھونڈھ نکالونگا ۔ اگر وہ اب تک اِس دنیا میں ھے اور اپني شان کے خلاف نائٹ بنا پھرتا ھے، تو تم یقین جانو میں اُسے ضرور ڈھونڈھ کے چھوڑونگا، اور یہاں لے کے آؤنگا ۔

دایہ

تم بہت بڑے کام کا بیڑا اُٹھا رھے ھو ۔

فاتن

پھر تو اِس پُرلطف وھم کي حقیقت نظر آئیگي، جو اِس سے بھي زیادہ پرلطف ھوگي ۔ اور دایہ یقین رکھو کہ انسان کے دل کو انسان، فرشتہ سے بھي زیادہ بھاتا ھے — ھاں، تو اگر اِس طرح تم یہ دیکھ لو کہ وہ فرشتہ کي متوالي اچھي ھو گئي ھے، تب تو تم مجھے لعنت ملامت نہیں کروگي، خفا تو نہیں ھوگي ؟

دایہ

تم بڑے اچھے آدمي هو ' مگر شریر بھي بڑے هو! اچھا میں جاتي هوں. مگر وہ دیکھو تو — وہ خود هي آرهي هے .

[ریشع آتي هے .]

دوسرا سین

ریشع ' اور وهي پہلے سین کے افراد

ریشع

اخّاہ! آبّا ' یہ تو سچ مُچ تم هي هو. میں تو سمجھي تھي تم نے خالي اپني آواز هي کو اپنے آنے کي خبر دینے کے واسطے آگے بھیج دیا هے. اب تم کہاں هو؟ کہا اب بھي پہاڑیوں ' جنگلوں اور ندیوں نے همیں اور تمھیں الگ کر

رکھا ہے ؟ ابّا ، اب تو ہم تم سب ایک ہی گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں : پھر بھی تم جلدی سے اپنی بیٹی کو گلے نہیں لگاتے . تمہاری مُلّی سی ریشع تو جلنے سے بال بال بچی ؛ بس جلنے والی ہی تھی . — نہیں نہیں ، ابّا ڈرو مت جلنے والی تھی ، جلی تو نہیں . ہائے کیسی بری موت ہے آگ میں جلنا ! اُف !

ناتن

بیٹی ، میری پیاری بیٹی .

ریشع

تم تو فُرات ، دِجلہ ، اُردن اور خدا جانے کون کون سے دریا پار کر کے آئے ہوگے . آے ہے ، ابھی جو میں جل کے مرتی مرتی بچی ہوں ، اُس سے پہلے میرے دل میں تمہاری طرف سے طرح طرح کے وہم آتے تھے ، — میں کانپ کانپ اُٹھتی تھی ، ابا . مگر سچ کہتی ہوں ، جل کے مرنے سے پانی میں ڈوب کے مرنا مجھے اچھا

لگنے لگا ہے ۔ اُس میں ٹھنڈک سی تو ہوگی ۔
اُدمی خوش خوش ہلکا پھلکا سا لگتا ہوگا ،
آیں ؟ پھر بھی — دیکھو ، نہ تم ڈوبے ، نہ میں
جلی ۔ اب ہم مزے میں رہینگے ، اور خدا کا شکر
کیا کرینگے ۔ میں تو یہی کہونگی کہ خدا پاک
نے ان دیکھے فرشتوں ہی کو بھیجا ہوگا جنھوں نے
تمھیں اور تمھاری اُس کشتی کو اپنے پروں پر لے کے
پار اُتار دیا ۔ اُسی خدا نے میرے فرشتہ کو حکم
دیا ہوگا کہ آدمی کی صورت میں آ کے ، سفید
سفید بگلے کے سے پروں پہ اُٹھا کے مجھے مزے میں
آگ سے باھر نکال لائے —

ناتن

[دل میں]

سفید سفید بگلے کے سے پر ! — ہاں ٹھیک تو
ہے : اِس کا مطلب اصل میں ٹمپلر کے سفید لباس
سے ہے ۔

ریشع

وہ سب کے سامنے اپنے پروں پر اُٹھا کے

جلتي آگ سے نکال کے لایا ھے. ابّا، میں نے فرشتہ کو اپني آنکھ سے دیکھا ھے — اور وہ وھي میرا محافظ فرشتہ تھا

ناتن

ھاں، اِس میں کیا شک ھے : ریشع ایسي ھي ھے کہ فرشتہ اُس کي خدمت میں آئے ; اور جیسے ریشع نے اُسے پسند کیا ھے، ویسے ھي اُسے بھي ریشع پسند آئي ھوگي.

ریشع

[کچھہ مُسکراتے ھوے]

ابّا، ابّا، یہ تم کس کي تعریفیں کر رھے ھو ؟ فرشتے کي کہ اپني ؟

ناتن

بھتي، تم چاھے کچھہ کھو، اصل یہ ھے کہ اگر وہ ایسا ھي کوئي معمولي انسان ھوتا جیسا ھم روز دیکھا کرتے ھیں، تب بھي وہ تمھاري ایسي ھي

خدمت کرتا، اور تمہیں وہ فرشتہ ھي نظر آتا —
اور واقعي اُسے فرشتہ کہنا بھي چاھئے .

ریشع

معمولي آدمي نہیں ابّا، فرشتہ، سچ مُچ کا فرشتہ ابّا — اور تم نے آپ ھي تو مجھے یہ سکھایا ھے کہ فرشتے بھي ھوا کرتے ھیں، اور جو لوگ ھمارے آسماني باپ کے بھگت ھیں اُن کي خاطر وہ فرشتوں سے بڑے بڑے انوکھے کام لیتا ھے . میں بھي تو آخر اُسي آسماني باپ کو پیار کرتي ھوں .

ناتن

ھاں، اور خدا بھي تمہیں پیار کرتا ھے . وہ ھر وقت تمہارے اور تم جیسے بچوں کے لئے طرح طرح کے معجزے دکھایا کرتا ھے : اور ازل ھي سے دکھاتا آ رھا ھے .

ریشع

یہ باتیں مجھے بہت اچھي لگتي ھیں .

ناتن

اچھا فرض کرو تمہیں کسي تمپلر هي نے بچایا ۔ پھر چاهے یه بات کیسي هي معمولی هو اور هر روز هوتي بھي هو، مگر هم تم سے یه پوچھتے هیں کہ ایک تمپلر کا تمہیں* اِس طرح آ کے بچا لینا بھي کیا کچھ کم معجزه هے؟ میں تو کہتا هوں کہ سب سے بڑا معجزه یہي هے ۔ بات یه هے کہ هم روز روز بہت سے اصلي اور سچے معجزے دیکھتے دیکھتے اُنھیں معمولي بات سمجھنے لگتے هیں ۔ اگر یه روز مره کے معجزے نه هوتے، معجزه کا نام کسي عقلمند کي زبان پر نه هوتا، بلکه صرف بچوں کے مُنه سے سنائي دیتا جو غیر معمولي اور انوکھي چیزوں کو مُنه پھیلائے تکا کرتے هیں ۔

دایه

[ناتن سے]

ذرا سوچو تو سہي ۔ تو کیا اب تمہاري یه مرضي هے کہ تم ایسي ایلنچ پیلنچ کي باتوں

کرکے اس بیچاری کے پریشان دماغ کو اور بھی پریشان کر دو ؟ —

ناتن

سنو تو — اچھا یہ بتاؤ کہ میری ریشع کے واسطے بھلا یہ کچھ کم معجزہ ہے کہ اُسے ایک ایسے آدمی نے بچایا ہے جو اُس سے پہلے خود بھی معجزہ کی وجہ سے چھوٹ کے آیا تھا ۔ اور پھر معجزہ بھی کیسا زبردست معجزہ! ذرا یہی سوچو کہ اِس سے پہلے بھی صلاح الدین نے کبھی کسی ٹمپلر کی جان بخشی کی ہے ؟ یا کسی ٹمپلر نے اُس سے رحم کی التجا یا توقع کی ہے ؟ یا اپنی جان بچانے کے لئے کبھی اپنی تلوار کے پرتلے یا برچھے سے زیادہ کوئی چیز پیش کی ہے ؟

ریشع

ابّا جان، یہ تو وہی بات ہوگئی جو میں کہہ رہی ہوں ۔ بھلا اِس سے کیا یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اصل میں وہ ٹمپلر ومپلر کچھ نہیں تھا ، خالی صورت ہی ایسی تھی ۔ سمجھنے کی بات

ھے کہ جب کوئي قیدي ٹمپلر اپني جان کے ڈر کے مارے یروشلم کے پاس بھي نہیں پھٹک سکتا، جب کسي خدا کے بندے کي اتني مجال نہیں کہ یہاں بے کھٹکے مزے میں گھوما کرے — تو پھر یہ کیسے ھوا کہ ایک ٹمپلر اُس رات یوں ھي پھرتا پھراتا آ گیا اور میري جان بچا گیا ؟

ناتن

بھئي کیا بات دماغ سے اُتاري ھے ! لے اب بولو، دایہ، کیا کہتي ھو ؟ تم نے ھي تو مجھے بتایا تھا کہ وہ یہاں گرفتار ھو کے آیا تھا . مجھے یقین ھے کہ تمھیں اُس کا کچھ اور حال بھي معلوم ھے .

دایہ

ھاں، لوگ کہتے تو ایسا ھي ھیں . بلکہ یہ بھي کہتے ھیں کہ سلطان نے بس ایک اِسي ٹمپلر کي جان بخشي کي تھي، اور وہ بھي اس واسطے کہ سلطان کا کوئي بڑا عزیز بھائي تھا، اور اِس ٹمپلر کي شکل اُس سے بہت ملتي تھي . اتني

بات تو ضرور هے کہ سلطان کے اُس بھائي کو مرے هوئے کوئي بیس برس هو چکے هیں ۔ نہ تو همیں اُس کے نام کي خبر هے ، نہ یہ معلوم کہ وہ کس میدان میں مرا ۔ اس واسطے مجھے اس سارے قصہ کا یقین نہیں آتا : سب من گھڑت سي کہاني معلوم هوتي هے ۔

ناتن

کیوں ، دایہ ! اس میں یقین نہ کرنے کي کیا بات هے ؟ آخر تم اور لوگوں کي طرح اِس سیدھي سادي سي بات کو جھوٹ ٹھیرا کے کوئي اور ایسي بات فرض کر لینے سے رھیں جس کا اور بھي یقین نہ آئے ۔ — صلاح الدین کو اپنے رشتہ داروں سے بہت محبت هے ۔ تو پھر یہ کون سے اچنبھے کي بات هے کہ اُسے اپني جواني میں اپنے کسي بھائي سے خاص محبت هو ؟ دنیا میں کیا دو آدمیوں کي صورتیں نہیں ملا کرتیں ؟ کیا بہت سا زمانہ گزر جانے سے آدمي کسي کو بھول بھي جاتا هے ؟ اور یہ کب سے هونے لگا کہ کسي سبب کا کوئي نتیجہ هي

پیدا نہ ہو ؟ آخر اِس میں کس بات کا تمھیں یقین نہیں آتا ؟ دایہ ! تم تو بڑي عقلمند ہو : تمھارے لئے تو اِس میں کوئي بھي انوکھي بات نہیں ہو سکتي . اور تم نے جو معجزہ بیان کیا ھے اس میں بس اتني سي کسر ھے کہ اُسے عقل نہیں مانتي .

دایہ

تم تو پھر ھنسي کرنے لگے !

ناٹن

ھاں ' اِس واسطے کہ تم بھي تو میرا مزاق اُڑا رھي ہو . — خیر بھئي ' جو کچھہ ہو ' مگر ریشع ! تمھارا بچ نکلنا معمّا ھي ھے . یہ خدا ھي کا کام ھے ' جو بادشاھوں کے بڑے سے بڑے جوڑتوڑ اور اُن کے مضبوط سے مضبوط منصوبوں کو ایک کچے دھاگے سے قابو میں کئے ہوے ھے . یہ خدا کا مذاق — نہیں ' اُس کي قدرت کے کھیل ھیں .

ریشع

اچھا ابّا جان، میری ہی غلطی سہی۔ مگر تمھیں خوب معلوم ہے کہ میں جان بوجھ کے غلطی نہیں کیا کرتی!

ناتن

ہاں، مجھے خوب معلوم ہے: بلکہ تم تو ہمیشہ یہی چاہتی ہو کہ صحیح بات معلوم ہو۔ دیکھو، کسی قدر محراب‌نما پیشانی، ایک خاص وضع کی تراشی ہوئی ناک، پتلی لکیر سی بھویں اور اُن کے نیچے اُبھری ہوئی ذرا چپٹی سی ہٹی، ایک تحریر، ایک خم، ایک خط، ایک ذرا سا گڑھا، ایک تِل — ایک طرف تو یورپ کے ایک وحشی* کے چہرے میں ان سب باتوں کا جمع ہونا، اور دوسری طرف ایشیا میں تمہارا آگ سے اس طرح بچنا! میں تو عجیب باتوں کے ڈھونڈھنے والوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہی بات کیا کم اچنبھے کی ہے؟ پھر اِس کی کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ کسی فرشتے ہی کو کھینچ کھانچ کے اس میں لایا جائے۔

دایہ

اچھا ناتن ' جو تم مجھے بولنے دو تو میں یہ پوچھوں کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہي سچ سہي : پر یہي سمجھ لینے میں کون سا حرج ہے کہ اُسے فرشتے ہي نے بچایا ہے ' کسي معمولي انسان نے نہیں بچایا ؟ — بلکہ ایسا سمجھنے میں یہ خوبي ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہونے لگتا ہے کہ ہم اپنے اس سب سے پہلے نجات دینے والے سے نزدیک ہو گئے ہیں ' جس کي تھاہ کو پہنچنا مشکل ہے .

ناتن

یہ غرور ہے ؛ خالي غرور ' اور کچھ نہیں . یہ تو ایسا ہي ہے کہ جیسے لوہے کي ہنڈیا چاندي کي بننا چاہے تو وہ یہ کہے کہ مجھے چولہے پر سے چاندي کے چمٹے سے اُٹھاؤ . تم پوچھتي ہو اِس میں کیا حرج ہے ؛ اور میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ ایسا سمجھنے میں خوبي کیا ہے ؟ تمہارا یہ سمجھنا کہ تم ایسا سمجھ کے خدا سے اور زیادہ قریب ہو جاؤگي ' یا تو بیوقوفي ہے یا بے ادبي ! — اور سچ پوچھو تو

اِس سے نقصان ھي هوتا ھے . اچھا، جو کچھ میں
کہتا ھوں اُسے کان دھر کے سنو اور سچي سچي
خدا لگتي بات کھو . — جس شخص نے اُس کي جان
بچائي ھے، اب چاھے وہ کوئي هو، میرا خیال ھے
کہ، تم اور تم سے زیادہ ریشع یہ چاھتي ھوگي
کہ اِس شخص کي کچھ خدمت کي جائے . اگر
وہ فرشتہ ھي ھے، تو یہ بتاؤ کہ اُس کي کیا
خدمت کر سکتي هو ؟ — شاید اُس کا شکریہ ادا
کروگي ؛ یا اُس کے سامنے ٹھنڈے ٹھنڈے سانس
بھروگي، اس سے التجائیں کروگي ؟ یا شاید یہ
کرو کہ اُس کا خیال ھي کر کر کے بڑي عقیدت
کے ساتھ اپنے آپ کو گھلا ڈالوگي ؛ یا نہیں تو،
اُس کے تیوھار کے دن روزہ رکھوگي اور اُس کے نام
سے خیرات دوگي . — اور یہ سب بے فائدہ ! میرا
خیال تو یہ ھے کہ تمھاري پرھیزگاري سے خود
تمھیں اور تمھارے پڑوسیوں کو جتنا فائدہ ھوتا ھے
اُتنا اُسے ھرگز نہیں ھوتا . تمھارا فرشتہ نہ تو تمھارے
روزوں سے موٹا ھوتا ھے، نہ تمھاري خیراتوں سے
امیر ؛ نہ تمھاری عقیدتمندي کے جوش اور ولولے

سے اُس کي کچھ شان بڑھتي ھے ' اور نہ تمھاري ایمانداري سے وہ زیادہ مضبوط ھوتا ھے . — کیوں ' ھے یا نھیں ؟ اور اگر وہ آدمي ھے ' تو کیسا زمین آسمان کا فرق ھے !

دایہ

ھاں ! میں مانتي ھوں ' جو وہ انسان ھوتا تو ھمیں شکریہ ادا کرنے کا زیادہ موقع دیتا . خدا ھي جانتا ھے ھمارا کیسا کیسا جي تڑپا ھے کہ ھم بھي اُس کے ساتھ کچھ سلوک کرتے . پر اُس نے تو ھم سے کچھ چاھا ھي نھیں : اور نہ اُسے کچھ ضرورت تھي . وہ تو ایسا تھا جیسے اُسے دنیا کي کسي چیز سے واسطہ ھي نھیں اور اُس کي نیت بالکل بھري ھوئي ھے . وہ تو فرشتوں کي طرح کسي چیز کي پرواہ ھي نھیں کرتا . بس اپنے حال میں مگن ھے . اور فرشتے ایسے ھي ھو بھي سکتے ھیں .

ریشع

اور جب وہ آخر ھماري نظروں سے غائب ھوگیا ' تو —

ناٹن

غائب ہو گیا ؟ آخر کیسے ؟ — کھجوروں کے نیچے ؟ — پھر نہیں دکھائی دیا ؟ یہ بات کیا ہے ؟ — معلوم ہوتا ہے تم لوگوں نے اُسے کہیں اور بھی تلاش کیا ہے —

دایہ

نہیں ہم نے تو نہیں کیا ۔

ناٹن

نہیں تلاش کیا ! دایہ ، ایسا بھی ہو سکتا ہے ؟ اب ذرا اپنے اُن واہیات خوابوں کی بیہودگی دیکھو ۔ تم لوگ بھی عجیب خبطی ہو ۔ تمہیں بھی کیا کیا مزے کے خواب دکھائی دیا کرتے ہیں ! اور جو تمہارا فرشتہ بیمار پڑا گُھٹ رہا ہو تو کیا ہو ؟

ریشع

بیمار

دایه

نہیں، یہ نہیں ہو سکتا، ہرگز نہیں

ریشع

میرا تو جیسے سارا بدن کانپ رہا ہے. دایہ، میں تو سُن ہوئی جا رہی ہوں. میرا ماتھا تو دیکھو. ابھی ابھی گرم تھا: اتنی سی دیر میں ٹھنڈا برف ہو گیا.

ناتن

وہ کوئی فرنگی ہے. ہمارے گرم ملک میں رہنے کی اُسے عادت نہیں ہے. ابھی عمر بھی کم ہے: تکلیف اُٹھانا نہیں جانتا، اور اپنے فرقہ کے روزوں اور راتوں کی عبادتوں کی بھی اُسے عادت نہیں ہے.

ریشع

بیمار ہے! بیمار!!

دایه

نہیں بیٹا! ناتن کا مطلب یہ ہے کہ ایسا

ہونا ممکن بھي ھے .

ناتن

ھاں ھاں' وہ پڑا ہوا ھے . نہ اُس کے پاس کوئي دوست آشنا ھے اور نہ اتنا روپیہ ھے کہ کہیں سے کوئي دوست کرایہ ھي پر لے آئے .

ریشع

اے ابّا ! اب کیا ہوگا ؟

ناتن

وہ بچارا یوں ھي پڑا ھے . نہ کوئي دیکھنے بھالنے والا ھے' نہ ہمدرد ھے نہ مددگار - وہ مصیبت کا اور موت کا شکار ھے .

ریشع

کہاں' کہاں ؟ کون ؟

ناتن

وھي جو ایک ایسي لڑکي کے واسطے آگ میں کُود

پڑا تھا ' جسے اُس نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا —

دایہ

ناتن ' بس اب بچاری لڑکی پر رحم کرو .

ناتن

جو خدا کی اُس بندی سے ' جسے اُس نے بچایا تھا ' بات بھی نہیں کرتا ؛ اُس کی طرف آنکھ اُٹھا کے بھی نہیں دیکھتا — صرف اِس واسطے کہ کہیں اُسے شکریہ نہ ادا کرنا پڑے —

دایہ

ناتن ! بس اب اِس بچاری پر رحم کرو

ناتن

نہ اُسے پھر کبھی دیکھنا چاھتا ھے ' بجز اِس کے کہ اُسے پھر کسی اور مصیبت سے بچائے . اب تمھیں کہو کہ وہ سوا انسان کے اور کون ھو سکتا ھے ؟

دایه

ذرا سنو تو سہی . ذرا دیکھو تو —

ناٹن

اور اب اپنے مرتے دم ، سوا اس کے کہ اُسے اپنے نیک کام کا علم ہے اور کوئی چیز اُسے آرام دینے والی نہیں ہے !

دایه

بس جانے دو . تم تو اِس بچاری کو مارے ڈالتے ہو !

ناٹن

اور تم اُس بچارے کو مارے ڈالتی تھیں : بلکہ شاید مار بھی ڈالا ہو . ریشع ، ریشع ! سنو ، مہر نے تمہیں یہ دوا دی ہے ، زہر نہیں دیا . یقین رکھو وہ زندہ ہے . — ذرا سنبھلو . — غالباً وہ بیمار نہیں ہے : بالکل نہیں .

ریشع

ابّا، تمھیں یقین ہے کہ وہ — مَرا نہیں؟ بیمار بھي نہیں، آیں؟

ناتن

ہاں، یقیں جانو نہیں مرا. خدا اِس دنیا میں بھي آدمیوں کو اُن کي نیکیوں کي جزا دے دیا کرتا ہے. — اچھا بیٹا، اب تم جاؤ. مگر سنو، میں تمھیں ایک بات بتاتا ھوں: اور وہ یہ ہے کہ عقیدت کے جوش میں آ جانا بہت آسان ہے، مگر نیک کام کرنا بہت مشکل ہے. سست اور کمزور بندوں کي عادت ہے، چاہے انھیں اس کا احساس نہ ھو، کہ وہ جوش عقیدت سے جھومنے لگتے ھیں، اور اِس بہانے سے نیک کام کرنے کي تکلیف سے بچ جاتے ھیں.

ریشع

ابّا جان! اب مجھے کبھي اکیلا مت چھوڑنا. — تو کیا تمھارا خیال ہے وہ کہیں اور چلا گیا؟

ناتن

ہاں! اور نہیں تو کیا ؟ اچھا اب تم جاؤ —
جاؤ . — مگر ہاں، وہ مسلمان آدمي کون ہے، جو
اِس طرح حیران ہو ہو کے میرے لدے پھندے اُونٹوں
کو دیکھ رہا ہے ؟ تم اِسے جانتي ہو ؟

[ریشع چلي جاتي ہے .]

دایہ

ہائیں! بھول گئے ؟ یہ وہي تمہارا درویش ہے .

ناتن

وہ کون ؟

دایہ

آے تمہارا وہي درویش، جو تمہارے ساتھہ
شطرنج کھیلا کرتا تھا . ہاں، وہي تو ہے .

ناتن

حافي* ؟ یہ تو وہ نہیں ہے .

دایه

هاں' بات یه هے نه که وه اب سلطان کا
خزانچي هو گیا هے ـ

ناتن

حافي ؟ — اب پهر تم اپنے وهي خواب دیکهنے
لگیں . — هاں' هاں یه تو سچ مچ وهي هے —
لو وه تو اِدهر آ رها هے . جاؤ' جلدي اندر چلي
جاؤ . دیکهیں کیا خبر لایا هے .

تیسرا سین

ناتن اور درویش

درویش

هاں ذرا خوب اچهي طرح آنکهیں پهاڑ کے
دیکهو .

ناتن

ارے میاں یہ تم هي هو یا کوئي اور هے ؟ — درویش اور یہ تھاتھ !

درویش

پھر کیوں نہ هوں ؟ کیا درویشوں سے دنیا کا اور کوئي کام لیا هي نہیں جا سکتا هے ؟

ناتن

هاں ، شاید . — مگر بھئي ، میرا تو یہي خیال هے کہ اصلي درویش کو کبھي یہ خیال نہ آتا هوگا کہ اُس سے اور کچھ بھي کام لیا جائیگا .

درویش

قسم هے رسول کي ؛ ممکن هے میں اصلي درویش نہ هوں : مگر جب کوئي مجبور هو جائے تو —

ناتن

مجبور هو جائے ! درویش ؟ — درویش ، اور

مجبور ہو جائے! کوئي مجبور ہي کیوں ہو؟ اور
پھر خاص کر ایک درویش ؟ اچھا ' تو وہ کس بات
پر مجبور ہو جائے ؟

درویش

اِس پر کہ اُس سے کسي کام کو کہا جائے —
بلکہ خوشامد کي جائے — اور وہ یہ بھي سمجھتا ہو
کہ کام اچھا ہے ' تو وہ درویش ایسا کام کرنے پر
مجبور ہے .

ناتن

ہاں ' یہ تو تم سچ کہتے ہو — آؤ میاں ' آؤ .
ذرا تمھیں سینے سے لگا لوں — تم اب بھي میرے
دوست ہو ؟

درویش

میاں پہلے یہ کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ اب
میں کیا ہو گیا ہوں .

ناتن

اُنْہ . چاہے تم کچھ ہي ہو گئے ہو !

درویش

اچھا اگر میں سلطنت کا چھوٹا موٹا سا خادم ہو گیا ہوں ، اور اِس وجہ سے تم میری دوستی کو پسند نہ کرو ، تو کیسا ؟

ناتن

اگر تمہارا دل اب بھی درویش ہے ، تب تو مجھے کوئی فکر نہیں ، کسی طرح نباہ ہی لونگا . رہا تمہارا عہدہ : میری نگاہ میں تو اُس کی قدر اتنی ہی ہے جتنی تمہارے اِس لباس کی ، بس .

درویش

اور جو تمہیں اُس عہدے کا ادب کرنا پڑے ، تب ؟ بھلا بوجھو تو وہ کیا عہدہ ہے ؟ کیوں ، کیا سوچنے لگے ؟ — اچھا ، یہ بتاؤ کہ اگر تم بادشاہ ہوتے ، تو میں تمہارے دربار میں کیا ہوتا ؟

ناتن

درویش ہوتے اور کیا ہوتے . یا زیادہ سے زیادہ تم میرے — باورچی ہوتے !

درویش

بجا ھے، تاکہ جناب کے پاس رہ کے سیکھا سکھایا بھي بھلا دیتا ۔ — باورچي، چہ خوش! آپ نے خانساماں ھي کیوں نہ کہ دیا؟ — میں سچ کہتا ھوں آپ سے زیادہ تو صلاح الدین میري قدر کرتا ھے ۔ میں اُس کا خزانچي ھو گیا ھوں ۔

ناتن

تم؟ — سلطان کے ھاں ھو؟

درویش

میرا مطلب یہ ھے کہ میں اُس کے ذاتي خزانے کا داروغہ ھوں ۔ بیت المال اب بھي اُس کے باپ کے قبضے میں ھے — میں فقط اُس کے گھر کا خزانچي ھوں

ناتن

اُس کا گھر بھي تو خاصہ بڑا ھے ۔

درویش

بلکہ جتنا تم سمجھتے ہو اُس سے بھي بڑا. وہ ہر فقیر کو اپنے گھرانے میں سمجھتا ھے.

ناتن

مگر، صلاحالدین کو تو ان کمبختوں سے اتني نفرت ھے —

درویش

کہ اُس نے قسم کھا لي ھے کہ ان کو سرے سے مٹا ھي کے چھوڑونگا — چاھے ایسا کرنے میں میاں صاحب خود بھي فقیر ھو جائیں.

ناتن

ھاں، یہي میں بھي کہنے کو تھا.

درویش

بلکہ یوں کہو کہ وہ ابھي سے کنگال ھو گیا! ھر روز شام تک اُس کا خزانہ خالي، بلکہ خالي سے

بھي بدتر، ھو جاتا ھے . صبح کے وقت جو ایک جوار بھاتا سا آتا ھے، وہ دوپہر تک اُتر اُترا کے ختم بھي ھو جاتا ھے .

ناتن

کیونکہ اُس کے ایک حصے کو نہریں چوس جاتي ھیں، جن کو روکنا اور بند کرنا بالکل ناممکن ھے .

درویش

تھیک !

ناتن

میں سب جانتا ھوں !

درویش

اول تو یہي بُرا ھے کہ بادشاہ گِدھوں کي طرح مُردوں پر جا پڑیں . مگر یہ اس سے بھي دس گُنا زیادہ بُرا ھے کہ وہ خود ھي گِدھوں کے سامنے مُردار بن جائیں .

ناتن

نہیں درویش ، اب ایسا بھی نہ کہو .

درویش

صاحب ، یوں کہ دینا تو بہت آسان ھے . چلئے ، اگر میں اپنے عہدہ سے استعفا دے دوں اور آپ کو اپنی جگہ کرا دوں ، تو بتائیے آپ مجھے کیا دینگے ؟

ناتن

اچھا ، تمھیں آمدنی کیا ھوتی ھے ؟

درویش

مجھے ؟ کچھ زیادہ نہیں . مگر تم تو اس سے موتے ھو جاؤگے ، کیونکہ جب اُس کا صندوق خالی ھوجائے — اور ایسا اکثر ھوتا ھے — تو تم مزے میں اپنی تھیلیوں کا مُنہ کھول دینا . خوب دھڑا دھڑ قرض دینا ، اور سود در سود میں جتنا چاھنا پیٹ بھر کے وصول کر لینا .

ناتن

سود در سود کے نفع پر بھي سود ' آیں ؟

درویش

هاں ' اور کیا .

ناتن

اور اِس طرح هوتے هوتے میري ساري پونجي سود در سود کا ایک زبردست انبار هو جائیگي .

درویش

للچاتے تو ضرور هوگے ' دوست ! اور اگر واقعي تم نهیں چاهتے تو اِسي وقت دوستي کے ختم هو جانے کي دستاویز لکهه دو . ناتن ' مجهے تم پر بڑا بهروسه تها !

ناتن

یه کیا ؟ درویش ' تمهارا مطلب کیا هے ؟

درویش

مطلب یه هے کہ میں سمجهے بیٹها تها کہ

بس اب میرا کھاتہ تمہارے ہاں کُھل جائیگا ، اور
اِس طرح مجھے اپنے فرائض کے انجام دینے میں
پوری مدد ملیگی ۔ — مگر تم سر ہلاتے ہو ۔

ناتن

دیکھو بھئی ، اب کوئی غلط فہمی نہ رہنا
چاھئے ، اور اِس بات کو خوب سمجھ لینا چاھئے
کہ — کہ ناتن کے پاس جو کچھ ہے اُسے درویش
حافی ہر وقت اپنے کام میں لا سکتا ہے ۔ — مگر
ہاں وہ حافی ، وہ صلاح الدین کا ملازم ، جو — جو —

درویش

ہاں ہاں ، یہ تو میں خوب سمجھتا اور جانتا
ہوں کہ تم جتنے عقلمند ہو اُتنے ہی نیک بھی
ہو ۔ تم نے جن دو حافیوں کا فرق بتایا ہے ، وہ
بہت جلد ایک دوسرے سے الگ ہو جائینگے ۔ دیکھو
میرے عہدے کی یہ وردی مجھے صلاح الدین نے
دی ہے ۔ یاد رکھو کہ ابھی اِس کا رنگ اُترنے بھی
نہ پائیگا اور یہ پھٹنے بھی نہ پائیگی — اور

درویش کا لباس ایسا ہي ہونا بھي چاہئے — کہ یہ یروشلم میں کسي کھونٹي پر ٹنگي ہوگي ' اور میں ہلکے پھلکے کپڑے پہنے ننگے پاؤں. اپنے گروؤں کے ساتھہ یہاں سے دور ہندوستان میں گنگا جي کي جلتي بلتي ریت میں پھرتا نظر آؤنگا . سمجھے ؟

ناتن

تم سے ایسي ہي امید ہے .

درویش

بلکہ اُن کے ساتھہ شطرنج بھي کھیلونگا .

ناتن

اس سے بڑھ کے تمہیں اور کیا نعمت چاہئے !

درویش

اچھا ' اب یہ سوچو کہ اِس عہدے کو قبول کرنے میں مجھے لالچ کیا تھا. تم سمجھتے ہوگے کہ میں نے دولت کے واسطے ایسا کیا ' کہ پھر مجھے کسي

سے بھیک نہ مانگنی پڑے اور دوسرے فقیروں میں امیر بن کے رہنے لگوں ، اور مجھے اتنی طاقت حاصل ہو جائے کہ کسی غنی فقیر کو ایک دم سے محتاج امیر بنا دوں ؟

ناتن

نہیں ، میں یہ تو نہیں سمجھتا تھا کہ تمہاری یہ نیت ہوگی .

درویش

ہاں ، بات کچھ اور ہی ہے ; اور اس سے بھی زیادہ نامعقول ہے . اصل میں ہوا یہ کہ آج تک میں کسی کی خوشامد کے دَم میں نہیں آیا . مگر اب جو صلاح الدین ایک خبط میں مبتلا ہو گیا ، تو اُس کی اِس نیک نیتی نے مجھے پُھلا دیا ـــ

ناتن

وہ کیا ؟

درویش

صلاح الدین نے کہا کہ " ایک فقیر ہی خوب

بتا سکتا ھے کہ فقیر بیچارے
مبتلا رھتے ھیں ' اور اُسے یہ بھي
کہ فقیروں پر کس طرح جي کھول کر .
چاھئے . تجھ سے پہلے جو شخص مي
خزانچي تھا وہ بڑا ھي روکھا پھیکا ' خشد
سخت سا آدمي تھا ' جب کبھي روپیہ دیتا بھي
تھا تو بہت ھي بد تمیزي سے . ھر شخص کا حال
کھود کھود کے پوچھتا تھا . کسي کي حاجت معلوم
کر کے اُس کي تسلي ھي نہیں ھوتي تھي ؛ بلکہ
حاجت کا سبب بھي پوچھتا تھا تاکہ اُس کے مطابق
سنبھل کے اور ناپ تول کے دے . مگر — حافي ایسا
نہیں کر سکتا ' اور اُس کي وجہ سے صلاح‌الدین
ایسا سخت‌دل اور کنجوس بھي نہیں معلوم
ھوگا . وہ کچھ پاني کا رکا ھوا نل تھوڑا ھي ھے کہ
اندر صاف صاف پاني جاتا ھے ' مگر نکلتا ھے تو
گندا ھوکے اور رک رک کے . حافي میري ھي
طرح سوچتا ھے ' اور میري ھي سي حس بھي اُس
میں ھے . ،، — تو ' سمجھے بھي ؟ یوں چڑیمار نے
بانسري بجاتے بجاتے آخر چڑیا کو پھانس ھي

کیسا احمق ہوں! ایک احمق
بن گیا .

ناتن

رو، ٹھہرو، یہ کیا بک رہے ہو؟

درویش

اور کیا جی! لے اب یہ پرلے درجے کی
حماقت نہیں تو اور کیا ہے کہ آدمی ہزاروں پر
ظلم توڑے، تباہ کر کے رکھ دے، لوٹ کھائے، اُن
کا ستیاناس کر دے، ناحق کو ستائے — اور یہ سب
صرف اس لئے کہ چند آدمی اُسے بڑا مخیر سمجھیں!
تم ہی کہو کہ یہ حماقت اور لغویت ہے یا نہیں
کہ آدمی خواہ مخواہ بھی اللہ کے فضل و کرم کی
نقّالی کرے. اُس کا فضل تو اچھے برے سب کے
لئے عام ہے. وہ دھوپ کی کرنوں اور مینہ کے
چھینٹوں سے آبادی ویرانے، سب ہی جگہ کو فیض
پہنچاتا ہے. یہ تو آدمی جب کرے کہ اُس کا
خزانہ بھی خدا کے خزانے کی طرح بھرپور ہو.
یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے کہ —

ناتن

اچھا بس اب رہنے دو ، ختم کرو ۔

درویش

نہیں ، ذرا مجھے اپنی بیوقوفی تو بتا لینے دو ۔ یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے کہ میں ایسی ایسی حماقتوں میں خوبیاں ڈھونڈتا پھروں ، اور پھر خوبیوں کے لئے ان حماقتوں میں خود بھی شریک ہو جاؤں ۔ — کیوں ! اب اِس کا کیا جواب ہے ؟

ناتن

حافی ! دیکھو میں بتاؤں ۔ تم سے جتنی جلدی ہو سکے اپنے صحرا کا راستہ لو ۔ مجھے ڈر ہے کہ تم انسانوں میں رہتے رہتے کہیں انسانیت سے بھی نہ جاتے رہو ۔

درویش

ہاں بھئی ، تم ٹھیک کہتے ہو ۔ مجھے بھی یہی ڈر تھا ۔ اچھا رخصت !

ناتن

بھلا اب ایسی بھی کیا جلدی ہے؟ حافی! تھہرو تو سہی. ارے میاں، صحرا بھاگا جاتا ہے کیا؟

[اپنے آپ سے]

وہ سُن بھی رہا ہے کہ نہیں — ارے میاں ہوت!! — وہ تو چلا بھی گیا. افوہ، کیسی چُوک ہوئی ہے: میں نے اِس سے اپنے اُس تمپلر کا حال بھی نہ پوچھا اُسے ضرور اُس کا حال معلوم ہوگا.

چوتھا سین

[دایہ جلدی جلدی گھبرائی ہوئی ناتن کے پاس آتی ہے.]

دایہ

ناتن! ناتن!

ناتن

ہاں، کیا ہے؟ کیا چاہتی ہو؟

دایہ

آے وہ پھر دکھائي دیا ھے . وہ پھر وھاں آیا ھے !

ناتن

کون، دایہ ؟ کون ؟

دایہ

وہ ! وہ !

ناتن

وہ — وہ — وہ تو بہت سے مارے پھرتے ھیں . آخر کچھ معلوم بھي ھو کون ؟ مگر ھاں، میں سمجھا : تمھارا "وہ" تو ایک ھي ھے . — یہ نہیں ھو سکتا چاھے وہ فرشتہ ھي ھو، ایسا نہیں ھو سکتا .

دایہ

وہ پھر کھجوروں کے نیچے آ کے تہل رھا ھے، اور کبھي کبھي کھجوریں بھي توڑتا ھے .

ناتن

اور کھاتا بھي ھے ؟ — تمپلر ھو کے بھي ایسا

کرتا ھے !

داید

تم مجھے ناحق کیوں دق کرتے ہو ؟ لڑکی کی للچائی ہوئی آنکھ نے اُسے پہلے ہی کھجوروں کے اُس جھنڈ میں بھانپ لیا ھے : اور وہ جہاں جاتا ھے اُسی کو تکتی رہتی ھے ۔ وہ تم سے بڑی خوشامد سے قسمیں دلا کے کہتی ھے کہ تم ابھی اِسی وقت اُس کے پاس چلے جاؤ ۔ ذرا جلدی کرو ۔ وہ کنٹھرے میں سے تمہیں اشارہ سے بتا دیگی کہ وہ اب بھی وہیں پھر رہا ھے یا اُدھر کھیتوں کی طرف نکل گیا ھے ۔ ناتن ، جلدی کرو ، ذرا جلدی !

ناتن

ابھی تو میں اونٹ سے اترا ہی ہوں کیا یوں ہی چلا جاؤں ؟ یہ بھی کوئی ڈھنگ ھے ؟ تم خود ہی کیوں نہ چلی جاؤ اور اُس سے کہ دو کہ میں واپس آ گیا ہوں ۔ یقین جانو وہ گبھرو میرے گھر سے اسی واسطے بچا بچا پھرتا ھے کہ میں ، گھر کا مالک ،

یہاں نہیں تھا ۔ اور اب کہ ریشع کا باپ اُسے اِس طرح بلا رہا ہے ' وہ خوشی خوشی آ جائیگا ۔ — جاؤ جا کے اُس سے کہ دو کہ میں بلا رہا ہوں ' اور دل سے چاہتا ہوں کہ وہ آ جائے ۔

دایہ

اِس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا ۔ وہ تمہارے پاس کبھی جو آئے ۔ — صاف ہی کیوں نہ کہوں کہ وہ کسی یہودی کے ہاں نہیں جاتا : بس ؟

ناٹن

پھر بھی ' تم جاؤ تو سہی ۔ اور کچھ نہیں تو اُسے ذرا وہاں ٹھہرا ہی لو ۔ اور جو یہ بھی نہیں کم سے کم اُسے اپنی نگاہ ہی میں رکھو ۔ — جاؤ ' میں بھی تمہارے پیچھے ہی پیچھے آتا ہوں ۔

[ناٹن مکان کے اندر جاتا ہے ' اور دایہ باہر ۔]

پانچواں سین

ایک کشادہ مقام جس پر کھجور کے درخت سایہ کئے ہوئے ہیں۔ ایک ٹمپلر کھجوروں میں اِدھر اُدھر ٹہل رہا ہے۔ خانقاہ کا ایک غریب راہب برادر اُس کے پیچھے پیچھے کچھ فاصلہ سے چلا آتا ہے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ٹمپلر سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔

ٹمپلر

[دل میں]

ظاہر ہے کہ یہ شخص محض وقت کاٹنے کے لئے میرے پیچھے نہیں پھر رہا ہے — یہ میرے ہاتھوں کو کس طرح کَن انکھیوں سے دیکھ رہا ہے! —

[برادر سے]

بھائی صاحب! ...... یا شاید یوں کہنا چاہئے کہ بابا صاحب — آیں؟

برادر

نہیں صاحب، صرف برادر — بلکہ محض ایک غریب راھب برادر. فرمائیے، ارشاد؟

تھپلر

ھاں تو بھائي صاحب، بھلا میرے پاس کیا دھرا ھے؟ خدا جانتا ھے، میرے پاس کچھ بھي نہیں ھے.

برادر

خیر، میں پھر بھي آپ کا دلي شکریہ ادا کرتا ھوں. آپ جو کچھ دیتے ھوں خدا آپ کو اُس سے ھزار گنا زیادہ دے. سخي کے لئے دل چاھئے، پھر سخاوت کي کیا حقیقت ھے. — اور مجھے حضور کے پاس خیرات مانگنے کے لئے بھیجا بھي نہیں گیا ھے

تھپلر

تو کیا آپ کو بھیجا گیا ھے؟

برادر

جي هاں، خانقاہ سے .

ٹمپلر

جہاں سے مجھے ابھي امید تھي کہ زائرین کي ذرا مرا سي خوراک مل جائیگي .

برادر

بات یہ ہے کہ دسترخوان پہلے هي سے گھِر گیا تھا . مگر آپ اب میرے ساتھ واپس چلیئے .

ٹمپلر

وہ کیوں ؟ یہ تو صحیح ہے کہ مجھے گوشت چکھے ہوئے ایک زمانہ ہوگیا ہے . مگر خیر، حرج هي کیا ہے . اب تو کھجوریں بھي پک گئي هیں .

برادر

جناب، آپ اِس پھل کي طرف سے اگر محتاط هی رهیں تو بهتر ہے . زیادہ کھایا جائے

تو اِس سے اُلٹا نقصان هي هوتا هے . یه طحال
کو بڑھاتا هے، اور خراب خون پیدا کرتا هے .

تھپلر

فرض کیجئے مجھے سوداویت هي پسند هو،
تو پھر؟ مگر صاحب، یه تو ظاهر هے کہ آپ کو
میرے پاس اِس احتیاط کي تاکید کرنے کي غرض
سے نهیں بھیجا گیا تھا !

برادر

جي نهیں، مگر مجھے آپ کا پته لگانے اور
سُن گن لینے کے لئے بھیجا گیا هے

تھپلر

اور آپ مجھ هي سے ایسا که بھي رهے
هیں، خوب !

برادر

کیوں نه کهوں ؟

تمپلر

[دل میں]

یہ بھي کوئي بڑا ھي مکار راھب معلوم ھوتا ھے ۔

[برادر سے]

تو کیا آپ کي خانقاہ میں آپ جیسے اور حضرات بھي ھیں ؟

برادر

مجھے نہیں معلوم ۔ مگر جناب ، آخر مجھے حکم کي تعمیل تو کرني ھي ھے ۔

تمپلر

تو کیا آپ بے چون و چرا تعمیل کرتے ھیں ؟

برادر

جناب بندہ ، اگر چون و چرا کروں تو پھر تعمیل ھي کیا ھوئي ؟

تھپلر

[دل میں]

دیکھا نہ! آخر سادگی ھي کي جیت رھتي ھے ۔ —

[برادر سے]

دیکھیئے آپ مجھ پر اعتبار کیجیئے اور یہ بتا دیجیئے کہ وہ کون بزرگ ھیں جو اِس طرح میرے حال کي چھان بین کر رھے ھیں؟ — اور یہ تو میں قسم کھا کے کہہ سکتا ھوں کہ آپ خود وہ شخص نہیں ھیں ۔

برادر

بھلا ایسي بات میرے لئے مناسب ھے؟ یا مجھے اِس سے کچھ فائدہ ھو سکتا ھے؟

تھپلر

پھر وہ ھے کون جس کے لئے ایسا کرنا بھي مناسب ھے اور اُسے اِس سے فائدہ بھي ھے؟ آخر اُسے میرے بارے میں اتنا تجسس کیوں ھے؟ وہ ایسا کون شخص ھے؟

براڈر

میرے نزدیک تو ایسا شخص بطریق ہے۔ اُسی نے مجھے آپ کے تعاقب میں بھیجا ہے۔

ٹمپلر

بطریق! کیا اُسے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اِس سفید عبا پر اِس سرخ صلیب کے کیا معنی ہیں؟

براڈر

جی ہاں، یہ تو میں بھی جانتا ہوں!

ٹمپلر

خیر بھائی صاحب، یوں ہی ہے، تو لیجئے سنیئے۔ میں ایک ٹمپلر ہوں، اور قیدی ہوں۔ بلکہ یہ بھی بتائے دیتا ہوں کہ میں تبنین میں گرفتار ہوا تھا، یعنی اُس قلعہ میں جسے ہم عارضی صلح کے بالکل آخری وقت میں فتح کرنے کے خواہشمند تھے، اور اُس کے بعد صور پر دھاوا کرنے والے تھے۔ — اچھا، اتنا اور بھی کہے دیتا ہوں کہ میں

بیسواں قیدي تھا ، اور سلطان صلاح‌الدین نے صرف میري ھي جان بخشي کي تھي. اب تو آپ کا بطریق جو کچھ معلوم کرنا چاھتا ھے معلوم ھو گیا نہ ؟ — بلکہ کہئے کہ اُس کي خواھش سے بھي زیادہ معلوم ھو گیا !

برادر

مگر یہ تو اُس سے زیادہ نہیں جتنا وہ پہلے سے جانتا ھے . — اور اب وہ یہ معلوم کرنا چاھتا ھے کہ اِس کي کیا وجہ ھے کہ صلاح‌الدین نے صرف آپ ھي کي جان بخشي کي؛ اُسے کسي اور پر کیوں رحم نہ آیا ؟

تمپلر

میں خود ھي نہیں جانتا ، بتاؤں کیا ؟ — ھوا یہ کہ میں اپني گردن ننگي کر کے اپني عبا پر دو زانو بیٹھا ھوا خنجر کے وار کا منتظر تھا کہ صلاح‌الدین نے مجھے غور سے دیکھنا شروع کیا . پھر یکبارگي جست کر کے میرے پاس آ کے کھڑا ھو گیا ، اور کچھ

اشارہ کیا . مجھے اُٹھا لیا گیا اور میری بیڑیاں توڑ دی گئیں . میں نے شکریہ ادا کرنا چاہا . دیکھتا کیا ھوں کہ اُس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رھے ھیں ' اور وہ بھی میری طرح گُم صُم کھڑا ھے . — وہ چلا گیا ' اور میں زندہ سلامت رہ گیا . — اب اِس معمے کا جو کچھ بھی مطلب ھو : اسے بطریق خود ھی سلجھا سکتا ھے .

برادر

وہ اس سے یہ نتیجہ نکالتا ھے کہ خدا نے آپ کو کسی بڑے اور ضروری کام کے لئے بچا لیا ھے .

ٹمپلر

جی ھاں' بڑے ضروری کام کے لئے ! ایک یہودی کی لڑکی کو آگ میں سے نکالنے کے لئے' زائروں کے قافلے کو کوہ سینا پر پہنچانے کے لئے' اور اسی طرح کے اور کرتبوں کے لئے — اور کیا ؟

برادر

ابھی تو وہ بڑے بڑے کام ھونے والے ھیں صاحب !

اور اُس وقت تک یہ بھي کچھہ برا نہیں ھے جو
آپ کر چکے ھیں . — غالباً بطریق نے خود آپ کے
لئے کوئي اھم کام تجویز کر رکھا ھے

تمپلر

برادر، کیا واقعي آپ کا یہ خیال ھے ؟ معلوم
ھوتا ھے کہ وہ اس بارے میں کچھہ کہہ چکا ھے . کیوں !

برادر

جي ھاں : مگر پہلے مجھے آپ کي آزمائش کرني
ھے کہ اپ اُس کي گَوں کے آدمي ھیں بھي کہ نہیں .

تمپلر

بہت اچھا ، تو لگے ھاتھہ آزمائش کر ھي ڈالئے !
[دل میں]
میں بھي تو دیکھوں یہ کیسے آزمائش کرتا ھے . —
جي ھاں !

برادر

نہایت آسان ترکیب یہ ھے کہ میں بطریق کا

منشا آپ پر ظاهر کر دوں .

تمپلر

جي !

برادر

بات یه هے کہ وہ آپ کے ذریعه سے کوئي خط بهیجنا چاهتا هے .

تمپلر

میرے ذریعه سے ؟ میں کوئي هرکارہ تو هوں نهیں . بس یهي مقصد تها ؟ یهي وہ زبردست مقصد تها ، جو ایک یهودي کي لڑکي کو آگ میں سے نکال لانے سے بهي زیادہ شاندار هے ؟

برادر

اور کیا ، ایسا هي هوگا . بطریق کهتا هے کہ یه خط تمام عیسائي دنیا کے لئے نهایت اهم هے . اُس کا قول هے کہ جو شخص اسے حفاظت کے ساتھ لے جائیگا خدا اُسے جنت میں ایک نهایت خوبصورت

تاج پہنائیگا . — اچھا ، اور وہ یہ بھي کہتا ھے کہ آپ سے زیادہ اور کوئي شخص اس قابل نہیں ھے .

تھپلر

مُجھ سے ؟

برادر

بطریق کہتا ھے کہ اِس تاج کو حاصل کرنے کي لیاقت آپ سے زیادہ کسي شخص میں نہیں .

تھپلر

مُجھ سے ؟

برادر

آپ آزاد ھیں ، اور سب سے بڑي بات یہ ھے کہ آپ ھر جگہ پھر سکتے ھیں . آپ سمجھ سکتے ھیں کہ شہروں پر کس طرح دھاوا کیا جائے اور کس طرح اُنھیں بچایا جائے . اچھا ، پھر بطریق یہ کہتا ھے کہ صلاح‌الدین نے یہ اندر والي ، یعني دوسري ، دیوار جو ابھي بنائي ھے اُس کي مضبوطي یا کمزوري کي

حالت کا اندازہ یا اُس کا بیان آپ سے بہتر کوئي شخص نہیں کر سکتا . اور یہ ضروری ھے کہ جو بہادر خدا کي راہ میں جانیں دینے کو آئے ھیں اُن کو یہ باتیں معلوم ھو جائیں .

تمپلر

اچھے بھائي ! کیا میں آپ سے یہ بھي پوچھ سکتا ھوں کہ اس خط میں اور کیا کیا لکھا ھے ؟

برادر

اصل یہ ھے کہ یہ تو مجھے بھي اچھي طرح معلوم نہیں . اتنا ضرور جانتا ھوں کہ یہ خط بادشاہ فلپ* کے ھاتھوں تک پہنچنے کے لئے ھے . معلوم ایسا ھوتا ھے کہ بطریق کو — مجھے اکثر تعجب ھوا کرتا ھے کہ یہ کیا بات ھے کہ ایک ایسا مقدس آدمي ، جس کي زندگي خدا اور جنت ھي کے لئے ھو ، اس دنیا کي باتوں سے جو اُس کے مرتبے سے بہت کم ھیں ایسي اچھي طرح واقف ھو —

تھپلر

ھاں تو' بطریق کو — ؟

برادر

تھیک تھیک معلوم ھے اور اچھي طرح معلوم ھے کہ اگر جنگ پھر چھڑ جائے تو صلاح الدین کس طرح ' کہاں ' کتنے آدمیوں کے ساتھ ' اور کس طرف سے لڑائي شروع کریگا ۔

تھپلر

تو اُسے یہ معلوم ھے !

برادر

جي ھاں ۔ اور وہ یہ چاھتا ھے کہ بادشاہ فلپ کو بھي اطلاع ھو جائے کہ حالات کي صورت کیا ھے ' تا کہ وہ خطرے کا اندازہ کر کے یہ فیصلہ کر سکے کہ جس طرح بنے صلاح الدین سے پھر ایک دفعہ عارضي صلح کي جائے ' جسے آپ کي جماعت نے ایسي دلیري سے توڑ ڈالا تھا ۔

ٹمپلر

آپ کے یہ بطریق صاحب بھي ' خوب چیز هیں ! — هاں ' یہ بات هے ! یہ بزرگوار مجھے معمولي سا هرکارہ هي نہیں بلکہ — جاسوس — بنانا چاهتے هیں . — اچھا ' تو بھائي صاحب ! آپ اپنے بطریق سے یہ کہ دیجئے کہ جہاں تک آپ میري آزمائش کر سکے هیں آپ نے یہ فیصلہ کیا هے کہ میں اِس کام کے قابل نہیں هوں . میں اب بھي اپنے آپ کو قیدی سمجھتا هوں ' اور ایک ٹمپلر کا فرض یہي هے کہ وہ بہادري کے ساتھ لڑے . اُس کا یہ فرض نہیں هے کہ وہ جاسوسي کرتا پھرے .

برادر

میں بھي یہي سمجھتا تھا ! — اور مجھے آپ کے جواب سے کوئي شکایت بھي نہیں . — هاں ' ابھي اور سنئے : بڑي بات تو رہ هي گئي . بطریق نے کسي طرح ایک قلعہ کي ٹوہ لگا لي هے اور یہ معلوم کر لیا هے کہ قلعہ کا نام کیا هے اور وہ لبنان میں

کس جگہ واقع ھے . اس میں وہ خزانہ ھے جس کے
بل پر صلاح‌الدین کا دور اندیش باپ اپنی فوجوں کا
انتظام کرتا ھے اور اپنی تمام جنگوں کا خرچ چلاتا
ھے . معلوم ایسا ھوتا ھے کہ صلاح‌الدین کبھی کبھی
کچھ آدمیوں کو ساتھ لے کے پوشیدہ راستوں سے اس
پہاڑی قلعہ کو جایا کرتا ھے . — آپ میرا مطلب
سمجھ گئے نہ ؟

ٹمپلر

مطلق نہیں !

برادر

ذرا سوچئے تو کہ ، صلاح‌الدین پر نرغہ کر کے
اس کا کام تمام کردینے کے لئے اس سے اچھا موقع
کبھی ھاتھہ آ سکتا ھے ؟ — ھائیں ، آپ ڈرتے
کیوں ھیں ؟ — آپ کو معلوم بھی ھے کہ چند
خداپرست مارونی اس کام کے لئے تیار بیٹھے ھیں ؟
اب ضرورت صرف اس بات کی ھے کہ اس مہم کو
سر کرنے کے لئے کوئی بہادر آدمی اُن کا سردار ھو .

تمپلر

اور آپ کے بطریق صاحب نے اس بہادر شخص کی جگہ کے لئے مجھے ہی چُنا ہے ؟

برادر

اُس کا خیال یہ ہے کہ فلپ اس کام میں مدد دینے کے لئے اگر طولمی سے حملہ کرے تو بہت اچھا ہوگا .

تمپلر

اور برادر صاحب ، آپ مجھ ہی سے یہ کہ رہے ہیں ، مُجھ سے ؟ اور آپ نے کیا مُجھ سے یہ نہیں سنا — ابھی تو سنا ہے — کہ میں صلاح‌الدین کا کس قدر احسانمند ہوں ؟

برادر

جی ہاں ، یہ تو میں نے سنا ہے .

تمپلر

اور پھر بھی آپ ایسا کہتے ہیں ؟

براڈر

جي هاں، بطریق کا خیال یه هے کہ — یه بہت اچھي بات هے . مگر خدا اور آپ کي جماعت —

تمپلر

خیر، اِن دونوں کے نام سے تو کوئي فرق نہیں پڑتا . نه یه خدا کا حکم هے اور نه میری جماعت کا منشا هے کہ میں بدمعاشي کا کام کروں .

براڈر

نہیں، هرگز نہیں . بطریق کا خیال یه هے کہ — کہ جس کام کو انسان برا سمجھتا هے وہ خدا کے نزدیک برا نہیں هوتا .

تمپلر

صلاح‌الدین نے تو مجھے دوبارہ زندگي دي : اور میں اُسي کي جان کا لاگو بن جاؤں ؟

برادر

توبہ توبہ ! — مگر بطریق کا کہنا یہ ھے کہ —
کہ صلاح‌الدین ، کچھ بھي ھو ، عیسائیت کا دشمن
ھے ، اور یہ ممکن ھي نہیں کہ اُسے کبھي یہ حق
حاصل ھو کہ وہ آپ کي دوستي کا دم بھرے !

تمپلر

خیر دوست نہ سہي ؛ مگر اتنا تو ھو کہ میں
اُس کے لئے آخر میں غدار ، اور نہایت کمینہ غدار
تو نہ ثابت ھوں !

برادر

بالکل بجا . میں تسلیم کرتا ھوں . مگو —
تاھم ، بطریق سمجھتا ھے کہ — اگر کوئي خاص کام ،
جس کے لئے کوئي شخص کسي انسان کا احسانمند
ھو ، خود اُس شخص کي خاطر نہ کیا گیا ، تو وہ
خدا اور انسان دونوں کي شکرگزاري سے آزاد ھے .
اور بطریق کہتا ھے کہ جب ھمیں معلوم ھے کہ
صلاح‌الدین نے صرف اس وجہ سے آپ کي جان

بخشي کي تهي کہ آپ کے چہرے مہرے میں
کوئي ایسي خاص بات تهي کہ اُس سے اُسے اپنا
گم گشتہ بھائي یاد آ گیا ، تو ....

تمپلر

هاں ! تو بطریق کو یہ بهي معلوم هے ! اچها
پهر ؟ کاش کہ ایسا هي هوتا هے ! آہ ، صلاح‌الدین !
اگر فطرت نے میرے چہرے میں کوئي ایسي بات
رکھ دي هے جو تمہارے بهائي کے حلیہ سے ملتي
جلتي هے ، تو کیا میري سیرت میں بهي کوئي
ایسي بات نہ هوني چاهئے جو اُس کي خصلت
سے ملتي جلتي هو ؟ اور اگر کوئي ایسي بات هو ،
تو کیا میں صرف ایک بطریق کي خوشي پوري
کرنے کے لئے اُسے دبا سکتا هوں ؟ — هائے فطرت ! نہ
تو ایسي جهوتي هے ، اور نہ خدا کے کاموں میں
کہیں ایسا تناقض هے ! — برادر صاحب ! آپ
جائیے . بس اب میرے غصہ کو زیادہ نہ بهڑکائیے .
— جائیے ، جائیے !

برادر

جي هاں، میں جاتا هوں : اور جتنا خوش خوش آیا تھا اُس سے زیادہ خوش هو کے جاتا هوں . مجھے معاف کیجئیگا . مگر آپ جانتے هیں کہ هم بیچارے خانقاہنشینوں کو اپنے بطریق کا حکم ماننا هي پڑتا هے .

چھٹا سین

تمپلر اور دایہ

تمپلر کچھہ عرصہ سے دایہ کو کسي قدر فاصلہ سے دیکھہ رہا تھا، اور اب دایہ اُس کي طرف دیکھتي هے .

دایہ

[دل میں]

میں سمجھتي هوں کہ شاید اس راهب نے اُسے کچھہ خوشي کي حالت میں نہیں چھوڑا هے .

خیر، پھر بھي مجھے ھمت کرکے اپنا کام کر ھي آنا چاھئے .

تمپلر

[دل میں]

واہ، یہ خوب! وہ مثل سچ ھے کہ راھب اور عورت، اور عورت اور راھب، شیطان کے پنجے ھیں . آج وہ مجھے دونوں پنجوں میں پھانس رھا ھے .

دایہ

[دل میں]

خدایا یہ میں کیا دیکھ رھي ھوں .

[آواز سے]

اے حضور ناتن، یہ آپ ھي ھیں کیا ؟ خدا کا شکر ھے، ھزار ھزار شکر ھے . — مگر یہ تو بتائیے، آپ اب تک چھپے کہاں رھے ؟ — بیمار تو نہیں ھوگئے تھے کہیں ؟

تمپلر

نہیں تو .

دایه

تو آپ خیریت سے تو ہیں ؟

تھپلر

ہاں .

دایه

اے صاحب، ہم لوگوں کو آپ کی طرف سے
بڑا فکر لگ رہا تھا .

تھپلر

سچ مچ ؟

دایه

آپ ضرور کہیں باہر گئے ہوئے تھے، آیں ؟

تھپلر

ہاں ٹھیک ہے .

دایه

اور ابھی آج ہی آئے ہیں نہ ؟

تمپلر

کل آیا .

دایه

ریشع کے ابّا بھي آج هي آئے هیں . اور شاید اب ریشع کو امید هوسکتي هے ......

تمپلر

کس بات کی ؟

دایه

اس بات کي جس کے واسطے اُس نے مجھ سے کئي بار کہا هے کہ آپ سے پوچھوں . اُس کے ابّا نے بھي بڑے اصرار سے کہا هے کہ — آپ ضرور همارے هاں تشریف لائے . وہ ابھي بابل سے چلے آ رهے هیں، اور اپنے ساتھ بیس اونٹوں پر جواهرات، موتي اور کپڑے اور مساله اور خدا جانے کیا کیا بھاري بھاري مال لائے هیں . ویسی چیزیں تو پھر آپ جانئے ایران اور شام اور چین هي میں ملیں تو ملیں، اور کہیں تھوڑا هي ملتي هیں .

تھمپلر

مجھے تو کچھ بھی نہیں خریدنا

دایہ

اُس کے بھائی بند اُس کی ایسی عزت کرتے هیں جیسے شاهزادوں کی ۔ مجھے اچنبھا اِس بات کا هے کہ وہ لوگ اُسے "دانشمند ناتن" کہتے هیں، دولتمند ناتن کیوں نہیں کہتے ۔

تھمپلر

شاید وہ یہ سمجھتے هوں کہ امیر اور دانشمند دونوں ایک هی چیزیں هیں ۔

دایہ

یہ تو سب ایک طرف رها، اُنھیں تو یہ چاهئے تھا کہ اُسے "نیک ناتن" کہتے ۔ صاحب، آپ کیا جانیں وہ کیسے اچھے آدمی هیں ۔ جیسے هی اُنھیں خبر هوئی کہ آپ نے هماری ریشع پر اتنا بڑا احسان کیا هے، جو آپ اُس

وقت وهاں هوتے تو خدا جانے وہ اس شکرانے میں آپ کے ساتھ کیسا کچھ سلوک کرتے ' اور کیا کچھ دے ڈالتے .

تمپلر

هاں !

دایه

آپ چاهے آزما دیکھئے . آئیے ' وهیں چل کے نہ دیکھ لیجئے .

تمپلر

مگر ایسے لمحے کیسی جلدی گزر جاتے هیں ' آیں ؟

دایه

آپ خود هي سمجھ سکتے هیں ' جو وہ ایسے مهربان اور ایسے اچھے مزاج کے نہ هوتے تو بھلا میں اتنے دن اُن کے هاں تکنے والي تھي ؟ آپ سمجھتے هونگے مجھے اتني بھي خبر نهیں کہ عیسائي آدمي

کي کتني قدر هوتي هے ؟ نا صاحب ، میں نے اپنے
گھوارہ میں کبھي ایسي لوریاں نہیں سنیں تھیں کہ
میں اپنے میاں کے ساتھ یہاں فلسطین کو خالي
اس واسطے آؤں کہ ایک یہودي کي لڑکي کي
خدمت کروں . میرے میاں بڑے شریف آدمي
تھے ' اور اُن دنوں قیصر فریڈریک کے مُصاحب
تھے —

تمپلر

اور وہ اصل جنم میں سویزرلینڈ کے رهنے والے
تھے ' اور شہنشاہ معظم کے ساتھ ایک ذرا سي ندي
میں ڈوب مرنے کو اپنے لئے عزت بھي سمجھتے تھے اور
نعمت بھي : یہي نہ ؟ — اري نیک بخت !
یہ باتیں تو پہلے بھي تم مجھے کئي دفعہ سنا
چکي ہو . اب آخر کب تک سنا سنا کے میرا سر
کھایا کرو گي ؟

دایہ

سر کھایا کرونگي ! اے میرے آسماني باپ !

تمپلر

ہاں ، اور نہیں تو کیا ؟ ناک میں دم ہی
تو کر رکھا ہے . اب تو میں نے تھان لی ہے کہ
نہ تم سے کبھی ملونگا اور نہ تمہاری بک بک
سنونگا . اور مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ میں
بار بار اپنے اُسی ایک کام کا ذکر سنے جاؤں جس
کے کرنے کا میں نے کبھی ارادہ بھی نہیں کیا تھا .
اُس کا خیال ہی اب میرے لئے بالکل ایک
معما سا ہے . یہ تو خیر میں نہیں کہتا کہ میں
وہ کام کرکے پچھتا رہا ہوں . مگر دیکھو ، جو
اپ کے پھر کبھی ایسے ہی کام کی ضرورت ہوئی
اور میں ایسی پھرتی سے اُسے نہ کر سکا ، اور میں
نے خوب سا سوچ لینے کے بعد بھی جلنے والے کو
جل کے خاک سیاہ ہو جانے دیا ، تو یاد رکھو
کہ اس کا سارا گناہ تمہاری ہی گردن پر ہوگا .

دایہ

آے خدا نہ کرے !

تھپلر

خیر، تو اب تم مجھ پر اتنا احسان کرو کہ آج سے مجھے بھلا دو اور یاد نہ کیا کرو۔ اور اس لڑکی کے باپ سے بھی مجھے بچائے رکھو۔ یہودی آخر پھر یہودی ہے، اور میں ٹھہرا اکھڑ شوابی*۔ اچھا، اب رہی وہ لڑکی خود۔ سو اول تو اُس کا تصور کبھی میرے ذہن میں رہا ہی نہیں؛ اور جو کبھی تھا بھی، تو مدت ہوئی کہ مٹ گیا۔

دایہ

تمہارا تصور تو اب تک اُس کے ذہن سے نہیں نکلا۔

تھپلر

نہیں صاحب، بھلا میرے تصور کا وہاں کیا کام ہے؟

دایہ

کیا خبر ہے! لوگ ہمیشہ ویسے ہی تھوڑا ہی ہوتے ہیں جیسے وہ باہر سے دکھائی پڑتے ہیں!

تمپلر

اُس سے بہتر تو شاید ھي ھوتے ھونگے !

[چل دیتا ھے .]

دایہ

ذرا ٹھہرئیے تو سہي : ایسي بھي کیا جلدي پڑي ھے !

تمپلر

اري نیک بخت ' تو کیوں مجھے اِن کھجوروں سے متنفر کئے دیتي ھے ؟ مجھے اِن میں گھومنا بہت ھي اچھا معلوم ھوتا ھے .

دایہ

اچھا جاؤ ' میاں جرمني ریچھ جاؤ ! —

[دل میں]

پھر بھي مجھے اِس جانور کا سراغ رکھنا چاھئے .

[دایہ کچھہ فاصلے سے اُس کا تعاقب کرتي ھے .]

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

سلطان کا محل

صلاح الدین اور ستّہ شطرنج کھیل رہے ہیں ۔

ستّہ

صلاح الدین، یہ آپ کو کیا ہو گیا ؟ آج آپ کیسے کھیل رہے ہیں ؟

صلاح الدین

کیوں، کیا اچھا نہیں کھیل رہا ہوں ؟ میں کچھ سوچ رہا تھا ۔

ستہ

میرے واسطے تو اچھا ھي ھے . مگر نہیں ' یہ چال بھی کچھ ٹھیک نہیں . یہ چال واپس لیجیئے .

صلاح الدین

وہ کیوں ؟

ستہ

آپ کا یہ گھوڑا پٹ جائیگا .

صلاح الدین

ھاں ' سچ تو ھے . اچھا ' لو یوں ھی سہي .

ستہ

اب تو میں اپنا پیادہ آگے بڑھاتي ھوں .

صلاح الدین

ٹھیک — یہ تو شہ پڑ گئي

ستہ

بھلا اس چال سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا ! لیجئے پھر میں آگے بڑھتی ہوں ۔ اور ، اے یہ دیکھئے ۔ اب آپ کی پھر وہی پہلی سی حالت ہے ۔

صلاح الدین

اصل یہ ہے کہ اس گورکھ دھندے سے کچھ کھوئے بغیر بچنا ہی محال ہے ۔ تم میرے گھوڑے کو پیٹ دو ، بس اور کیا کروگی ؟

ستہ

میں نہیں پیٹتی ۔ چھوڑے دیتی ہوں ۔

صلاح الدین

تم نے مجھے کچھ بخش تھوڑا ہی دیا ہے ۔ بات یہ ہے کہ تمہارے لیئے یہ چال گھوڑے کے پیٹنے سے زیادہ ضروری ہے ۔

ستہ

ہاں ، شاید ۔

صلاح الدین

ہاں ، تو یہ یکطرفہ فیصلہ تو مت کرو ۔ یہ دیکھو ! لے چاہے شرط کر لو ، تمہیں میري اِس چال کا سان گمان بھي نہ تھا ۔ کیوں !

ستہ

ہاں ، تو میں یہ کیسے فرض کر لیتي کہ آپ اپنے فرزین سے تنگ آ گئے ہیں ، اور پٹوا دینا چاہتے ہیں ؟

صلاح الدین

فرزین کو ؟

ستہ

خیر ، اب تو معاملہ صاف ہے ۔ آج میں اپنے ایک ہزار دینار تو جیت ہی لونگي ۔

صلاح الدین

وہ کیسے ؟

ستہ

آپ یہ بھي کیوں پوچھتے هین ؟ — آپ تو خود هی زور لگا لگا کے اور جان بوجھ کے هارتے هیں . اور پھر بھي میں نقصان میں رهتي هوں . ایک تو ایسے کھیل میں کچھ مزا نہیں آتا . دوسرے اگر میں هار بھي جاؤں ' تب بھي مجھے بہت کچھ مل رهتا هے . آپ میري مشق کي کمي کی وجہ سے میري تسلي جو کرنا چاهتے هیں تو مجھے شرط سے بھي دگنا دے ڈالتے هیں .

صلاح الدین

میري ذرا سي بہن ! معلوم هوا تم جب هارتي هو ' تو دانستہ هارتي هو . کیوں ' هے نہ ؟

ستہ

هاں ' بھائي جان ' شاید آپ کی فیاضي هي

اِس کا سبب ھے کہ مجھے اب تک اچھي طرح کھیلنا نہ آیا .

صلاح الدین

اِن باتوں میں کھیل تو ھمارا یوں ھي رہ گیا . لاؤ ، اسے ختم ھي کر ڈالیں .

ستہ

اچھا ، یہ بات ھے ؟ تو لیجئے یہ شہ ھوئي ؛ اور یہ ایک اور شہ !

صلاح الدین

ارے ! مجھے تو اِس دُھري دُھري شہ کا خیال بھي نہیں تھا . اب تو مجھے اندیشہ ھے کہ میرا فرزین بھي گیا . بلکہ مات بھي ھوئی ھي سمجھو .

ستہ

دیکھیں اب آپ کیسے بچ کے بھاگتے ھیں !

صلاح الدین

نہیں ، نہیں — تم میرے فرزین کو ضرور پیٹ دو .

مجھے اِس مُہرے سے کبھی فائدہ ہوا ھی نہیں .

ستہ

کیا یہی مہرہ ایسا ھے ؟

صلاح الدین

لے لو . پیٹ لو . اس میں کوئي حرج نہیں . اب میرے سب مُہرے محفوظ ھیں .

ستہ

میرے بھائي نے مجھے خوب اچھي طرح سکھا دیا ھے کہ بیگمات سے حسن* سلوک سے پیش آنا چاھئے .

[یہ کہہ کے فرزیں کو یوں ھي چھوڑ دیتي ھے .]

صلاح الدین

اب چاھے تم فرزین کو چھوڑ دو ' چاھے لے لو . اپ وہ میرا تو ھے نہیں .

ستہ

مگر' ضرورت ھي کیا ھے ؟ شہ ! — شہ !!

صلاح الدین

چلیے چلو !

ستہ

شہ ! اور شہ !! اور پھر شہ !!!

صلاح الدین

اور مات !

ستہ

نہیں ، پوری مات تو نہیں ہے . — بھائي ، اب بھي اپنے گھوڑے کو آگے بڑھا دیجئے اور دیکھئے کیا ہوتا ہے — مگر نہیں اب آپ جو جي چاہے کہجئے ، بات وہی ہے .

صلاح الدین

بہت ٹھیک ! — تم جیت گئیں . حافی کو چاہئے کہ تمہارا روپیہ ادا کر دے . اُسے جلدي بلاؤ . ستہ ، تم نے غلط نہیں کہا . میں دل لگا کے نہیں کھیل

رہا تھا : کسي اور سوچ میں تھا . آخر یہ لوگ ھمیں یہ صاف بے نشان سے مُہرے کیوں دے دیتے ھیں ؟ نہ اِن میں کسی چیز کی تصویر ھے اور نہ ان سے کسی چیز کا تصور بندھتا ھے . شاید وہ لوگ یہ سمجھ رھے ھونگے کہ میں کسی امام صاحب * کے ساتھ کھیلنے کے لئے منگا رہا ھوں ! — مگر یہ بھي کوئي بات ھے ؟ یہ بھي میں نے ھار جانے کے لئے ایک عذر تراشا ھے . بھلا میرے ھارنے میں اِن بیچارے بے صورتے مہروں کا کیا قصور ھے ؟ تمھاري اعلیٰ ھنرمندي ، تیز نگاھي اور گہري توجہ نے آج تمھیں جتایا ھے ......

ستہ

آپ ایسي ایسی باتیں کر کے اپني شکست کا غم غلط کرنا چاھتے ھیں . یھي سمجھ لینا کافي ھے کہ آپ کسی سوچ میں تھے اور مجھ سے زیادہ بھدلي سے کھیل رھے تھے .

صلاح الدین

تم سے زیادہ ؟ تو صاحب ! تم کیوں بھدلی سے

کھیل رھي تھیں ؟ تمھیں کیا فکر تھي ؟

ستہ

خیر ' میري فکر کا سبب آپ کي فکر نہ تھي ؛ مگر بھائی ! اب ھم پھر کب اسي ذوق و شوق سے کھیلینگے جیسے ھمیشہ کھیلا کرتے تھے ؟

صلاح الدین

اب آیندہ سے ھم پہلے سے زیادہ ذوق سے کھیلا کرینگے . -- کیا تمھارا خیال ھے کہ جنگ جلدي ھي چھڑ جائیگي ؟ — اُنْھ ' جتني جلدي ھو ' اچھا ھے ! — چاھے ابھي ھو جائے ! — لڑائی میری چھیڑي ھوئی تھوڑا ھي ھے . اور میں تو اب بھي عارضي صلح کي توسیع کرنے کو تیار ھوں ؛ بلکہ یہ بھي چاھتا ھوں کہ وہ شخص بھي میرے ھاتھ لگ جائے جو میری بہن ستہ کا ھمدم ھونے کے قابل ھے . میري مراد رچرڈ* کے بھائي سے ھے . وھي ' رچرڈ کا بھائي .

ستہ

بس آپ کو تو ہر وقت اپنے رچرڈ کي تعریف کرنے کی ھي پڑي رھتی ھے ۔

صلاح الدین

اُس کي بہن اگر ھمارے* مَلک کي دُلھن بن جاتی ' تو کیسا اچھا گھر بنتا : اور یہ خاندان رُوئے زمین کا بہترین اور اولین خاندان بن جاتا ۔ سنتي ھو بہن ! مجھے اپنے گھروالوں کي تعریف کرنے میں کوئي عار نہیں ھے ۔ میں اپنے دوستوں کے قابل ھوں ۔ — اھو ھو ' ایسے خاندان سے کیسے کیسے جوانمرد پیدا ھوتے !

ستہ

میں ھمیشہ آپ کے اِس مزیدار خواب کا مذاق اُڑایا کرتی تھي کہ نہیں ؟ نہ تو آپ کو خبر ھے اور نہ کبھي ھوگي کہ عیسائی لوگ کیسے ھوتے ھیں ۔ اِن لوگوں کو عیسائي ھونے کا فخر ھے ' انسان ھونے کا

فخر نہیں ھے . اور تو اور ' وہ چیز جس نے ان
کے پیغمبر کي پیدائش کے وقت سے اُن کو توّھم کے
خالص انسانی رنگ میں رنگ دیا ھے ' اُس کي
بھي یہ لوگ اس لئے قدر نہیں کرتے کہ یہ انسان
کي فطرت میں ھے بلکہ اس لئے کہ یہ مسیح کا
قول ھے مسیح کا عمل ھے . وہ تو کہیئے غنیمت
ھے کہ مسیح ایسے نیک انسان تھے ' اور یہ لوگ
اُن کي نیکیوں کو تسلیم کرتے ھیں . — مگر اِس
فضیلت سے بھي کیا حاصل ھے ؟ کیونکہ یہ لوگ
اُن کي نیکیوں کي نہیں ' بلکہ ان کے نام کي
اشاعت کرنا چاھتے ھیں ' تاکہ وہ اور بزرگوں کے ناموں
پر ابر کي طرح چھا جائے اور اُن کو چھپا دے .
یہ لوگ صرف اُن کے نام سے غرض رکھتے ھیں '
اور بس .

صلاح الدین

شاید تمھارا مطلب یہ ھے کہ اگر ایسا نہ ھوتا
تو وہ لوگ تمھارے اور مَلِک کے عیسائي ھو جانے
پر کیوں اصرار کرتے : گویا عیسائي ھوے بغیر

نہ کوئي بیوي اپنے شوهر سے محبت کر سکتي هے
اور نہ شوهر اپني بیوي سے ؟

ستہ

هاں ، یهي مطلب هے . اُن کے نزدیک صرف
ایک عیسائي شخص هي اُس محبت کا اندازہ
کر سکتا هے جو خداے خالق نے بیوي اور شوهر
کے دلوں میں رکھہ دي هے !

صلاح الدین

عیسائي ایسی ایسي بہت سي بیهودگیوں کے
قائل هیں ؛ اس لئے اگر اُن کا یہ خیال بھي
هو تو کوئي اچنبھے کي بات نہیں — مگر دیکھو تو ،
تم بھي غلطي پر هو . اِن میں سے جو لوگ
میرے مقصدوں میں رکاوتیں پیدا کر رهے هیں
اور عکّہ کو اپنے حریص پنجوں سے چھوڑنا نہیں
چاهتے ، وہ تمپلر هیں نہ کہ عیسائي . اور
عکّہ هي وہ مقام هے جسے رچرڈ کي بہن همارے
بھائي ملِک کے هاں جهیز میں لے کے آتي .

پھر دوسري بات یہ ھے کہ اپنے سپاھیانہ مقصدوں کو چھپائے رکھنے کي غرض سے اِن لوگوں کو راھب بن کے بھي رھنا پڑتا ھے ؛ اور راھب بھي ایسے کہ بالکل سیدھے سادے ' بھولے بالے! اور مزا یہ ھے کہ صرف ایک عارضي فتح حاصل کرنے کے لئے ان لوگوں نے اس عارضي صلح کے ختم ھونے کا بھي انتظار نہیں کیا ' — اچھا ھے . یوں ھي چلنے دو! — اور کیا . چلنے دو اِسي طرح — میرا اِس میں کوئي حرج نہیں . کاش کہ اور سب باتیں بھي ویسي ھي ھو جاتیں جیسي کہ چاھئے .

ستّہ

بھائي ' یہ آپ کو کیا ھو گیا ؟ اب آخر اور کس چیز کي پریشاني ھے ؟

صلاح الدین

بات کیا ھوتي ' وھي پریشاني جو مجھے ھمیشہ رھتي ھے . میں والد سے ملنے کو

لبنان* گیا تھا . وہ بھي اپنے فکروں میں گھلے جا رہے هیں ' اور............

ستہ

افسوس !

صلاح الدین

اُن کا کام کسي طرح نہیں چلتا . هر طرف سے تنگي هي تنگي ہے . کبھي یہاں کمي پڑ جاتي ہے ' کبھي وهاں ......

ستہ

کاهے کي تنگي ؟ کاهے کي کمي ؟

صلاح الدن

اُسي کي ' جس کا میں نام بھي نہیں لینا چاهتا . وهي ' جو میرے پاس هوتا ہے تو بیکار معلوم هوتا ہے ' اور جب نہیں هوتا تو بے

اس کے کام چلتا نظر نہیں آتا — حافي کہاں ھے ؟ کوئي اُسے بلانے گیا کہ نہیں ؟ آہ ، یہ کمبخت ، ملعون زر ! — اخّاہ ، حافي تم آ گئے !

[حافي آتا ھے]

دوسرا سین

حافي ، صلاح الدین اور ستہ

حافي

غالباً مصر سے روپیہ آچکا ھے . خدا کرے بہت سا ھو !

صلاح الدین

کیا تمھیں اس کي خبر مل چکي ھے ؟

حافي

مجھے ؟ جي نہیں ، مجھے خبر نہیں . میرا خیال تھا کہ آ گیا ھوگا ، اور اسي کو دینے کے لئے

مجھے حضور نے یاد فرمایا ھے .

صلاح الدین

بھر حال ' تم ستہ کو ایک ھزار دینار ادا کر دو .

[فکرمند ھوکر اِدھر اُدھر ٹھلنے لگتا ھے .]

حافی

حضور ' ادا کروں یا وصول ؟ یہ تو کچھ نہ لینے سے بھی بدتر ھوا . — اور ستہ کو ؟ — پھر ستہ کو ؟ پھر شکست ھوئی ؟ -- اب کے پھر شطرنج میں ھار گئے ؟ -- اخّاہ بساط تو یہیں رکھی ھے !

ستہ

تمہیں میری جہت گوارا نہیں ' آیں ؟

حافی

[بساط کو غور سے دیکھ کر]

کیا فرمایا ؟ گوارا نہیں ؟ حالانکہ — آپ کو

خوب معلوم ھے کہ ......

ستہ

[اشارہ کرکے]

ھونْھ — حافي — ھونْھ !

حافي

[بساط کو اچھي طرح دیکھ کے]

سرکار ! آپ کو تو خود ھي گوارا نہیں !

ستہ

حافي ، ھشت !

حافي

[ستلا سے]

یہ سفید مھرے آپ کے تھے ؟ آپ ھي نے شہ دي تھي ؟

ستہ

[دل میں]

شکر ھے ، بھائي نے نہیں سنا .

حافي

یه اِن کي چال هے ؟

ستھ

[حافي کے قریب هو کر]

اِن سے که دو کہ مجھے روپیه ادا کیا جا سکتا هے .

حافي

[بساط پر جھکے هوئے]

جي هاں ، جیسا آپ همیشه لیا کرتي هیں اب کے بھي مل جائےگا .

ستھ

کیا واهیات هے ! دیوانے هوئے هو کیا ؟

حافي

ابھي کھیل ختم تھوڑا هي هوا هے . حضور ، آپ تو اب بھي جیت سکتے هیں !

صلاح الدین

[بے پرواهي سے]

خیر ، خیر ! تم روپیه دے دو . دے دو .

حافي

دے دوں ، حضور ؟ دے دوں ؟ حضور کا فرزین تو یه رکھا ھے !

صلاح الدین

[اُسي طرح]

ارے میاں ، اس کا شمار نہیں ھوتا . اس کي چال ھي نہیں ھے .

ستہ

[علیحدہ ، حافي سے]

بس رھنے دو . تم که دو کہ میں روپیه ملگا سکتي ھوں .

حافي

[بساط کے معاینہ میں غرق]

جي سرکار ' بجا ھے . ھمیشہ یوں ھي ھوتا ھے . — فرزین کي چال نہ سھي . وہ پٹ ھي گیا سھي . پھر بھي کسي طرح مات نہیں ھے !

صلاح الدین

[آگے بڑھ کے ' اور بساط کو زمین پر پٹک کے]

ھاں مجھے مات ھے . میں یوں ھي چاھتا ھوں بس .

حافي

ماشاءاللہ ! جیسا کھیل ویسي جیت . اور جیسي جیت ھے ویسے ھي شرط کا روپیہ بھي ادا کیا جائیگا . بہت خوب !

صلاح الدین

[ستہ سے]

یہ کیا کہہ رھا ھے ؟ کیا بک رھا ھے ؟

ستّه

[بار بار حافي کو اشارہ کرکے]

بھائي آپ تو اسے خوب جانتے ھیں . ھر کام میں روڑے اٹکاتا ھے . چاھتا ھے کہ اس کي منت کي جائے : جل مرنا تو ھے ھي .

صلاح الدین

تم سے جلتا ھے ؟ نہیں بہن ' تم سے نہیں جلتا ھوگا . حافي ! میں یہ کیا سن رھا ھوں ؟ تم اور حاسد ؟ کیوں ! —

حافي

جي حضور ' شاید ! ھو تو سکتا ھے ! — کاش ان کا سا دل اور دماغ میرے پاس بھي ھوتا .

ستّه

مگر آج تک تو بھائي نے میري شرطیں پوري پوري ادا کي ھیں ' اور آج بھي پوري ھي ادا کرینگے . اب تم ان کو ورغلاؤ مت ! — لے اب جاؤ ' میاں حافي جاؤ ! میں روپیہ خود منگا لونگي .

حافي

جي نهيں ، ميں ايسي لغويت سے باز آيا . آخر کبھي نہ کبھي تو بتانا هي پڑيگا .

صلاح الدين

کيسے ؟ کيا ؟

ستہ

حافي ، تمہارا يہي وعدہ تھا ؟ تم نے جو مجھے قول ديا تھا وہ يوں هي پورا هوگا ؟

حافي

مجھے کيا خبر تھي سرکار ، کہ بات اتني دور تک پہنچيگي .

صلاح الدين

وہ ہے کيا آخر ؟ ميں تو خاک نہ سمجھا .

ستہ

حافي ، ذرا مہرباني کرکے سوچ سمجھ کے بات کرو .

صلاح الدین

یہ تو کچھ عجیب سي بات معلوم هوتي هے !
وہ کیا بات هے جس کے لئے یہ ایک اجلبي شخص
سے اس شدومد سے التجائیں کر رهي هے . اور
تو اور ' ایک درویش سے ! میں آخري اس کا بھائي
هوں ' مجھ سے کیوں نہیں کہتي ! — حافي '
دیکھو میں تم کو حکم دیتا هوں : بولو ' وہ کیا
بات هے ؟

ستہ

بھائي جان' آپ کو ایک ذرا سي بات پر اتنا
پریشان نہ هونا چاهئے . بھلا ایسا بھي کیا هے '
آپ ناحق کو گھبرائے جاتے هیں . آپ خوب جانتے
هین میں پہلے بھي کئي دفعہ شطرنج هي میں آپ
سے ایسي ایسي رقمیں جیت چکی هوں . اب اس
وقت نہ مجھے روپئے کي ضرورت هے ' اور نہ حافي کے
خزانہ هي میں اتنا روپیہ هے . اِس لئے میں فی
الحال اسے آپ کے ذمے بقایا رهنے دیتي هوں . مگر

بھائي جان ' میرا ھرگز یہ ارادہ نہیں کہ یہ روپیہ آپ کو دے ڈالوں ' یا حافي کے خزانہ کي نذر کروں !

حافي

مگر اتني ھي سي بات ھوتي تب بھ غنیمت تھا !

ستہ

ھاں ایسي ایسي اور رقمیں بھي تو ھیں جنھیں میں نے امانت کے طور پر خزانہ ھي کے صندوق میں چھوڑ رکھا ھے . اچھا ' اور وہ جو آپ نے مجھے چند مہینے تک وظیفہ دیا تھا وہ بھی ابھي باقي پڑا ھے !

حافي

ابھي معاملہ ختم تھوڑا ھي ھوا ھے

صلاح الدین

ابھي ختم نہیں ھوا ؟ — بتاؤ پھر آور کیا ھے ؟

حافي

جب سے هم مصر سے روپئے کے آنے کے انتظار میں هین ، اِنهوں نے ....

ستہ

[صلاح الدین سے]

بهائي ، آپ اِس شخص کي بک بک کیوں سُن رهے هین ؟

حافي

صرف یهی نهیں کہ اِنهوں نے مجهہ سے کچهہ نهیں لیا ، بلکہ ......

صلاح الدین

کیسي اچهي لڑکي هے ! هاں تو یوں کهو کہ اِنهوں نے قرض بهي دیا هے ۔ کیوں !

حافي

حضور ، اِنهوں نے آپ کے دربار کا تمام خرچ ادا کیا هے ، اور همیشه سے پ کے تمام خرچ کو اِسي طرح بغیر

امداد کے پورا کرتی رهی هیں ۔

صلاح الدین

[ستہ کو سینے سے لگا کے]

هاں بے شک ، میري بہن ایسي هی هے !

ستہ

مگر مجھے ایسے کام کرنے کے لئے اتنا مالدار کس نے بنایا ؟ میرے بھائي نے هي نہ ؟

حافي

اِنہیں بھی وہ بہت جلدي ایساهي کنگال کر دینگے جیسے خود هیں ۔

صلاح الدین

مَیں کنگال هوں ؟ ستہ کا بھائي کنگال هے ؟ اس وقت میرے پاس جو دولت هے ، تم هي بتاؤ کہ اس سے کب زیادہ تھي اور کب کم : ایک لباس ، ایک تلوار ، ایک گھوڑا — اور ایک آلہ ؟ اور مجھے چاهئے هي کیا ؟ اور یہ دولت میرے هاتھ سے کہاں

جا سکتی ھے ؟ پھر بھی حافی ، مجھے تم سے شکایت ھے .

ستّہ

نہیں بھائی ، اس بچارے سے کیا شکایت . کاش میں اسی طرح ابا جان کے فکروں کو بھی کم کر سکتی !

صلاح الدین

آہ ! تم نے پھر میری خوشی پر پانی پھیر دیا . مجھے تو نہ کسی چیز کی حاجت ھے ، نہ ھو سکتی ھے . مگر ان کو حاجت ھی حاجت ھے ؛ اور ھم سب ان کے ساتھ شامل ھیں . اب بتاؤ میں کیا کروں . ممکن ھے مصر سے روپیہ آنے میں ابھی دیر ھو . خدا جانے یہ دیر کیوں ھو رھی ھے . وھاں تو ھر طرح کا امن امان ھے — میں ھاتھ روکنے کو ، خرچ میں کمی کرنے کو ، روپیہ بچانے کو تیار ھوں ، مگر وھیں تک جہاں تک میری ذات کا تعلق ھے اور میرے سوا کسی دوسرے کو تکلیف نہیں پہنچتی . مگر اِس

سے بھی کیا کام چلیگا ؟ ایک گھوڑا ، ایک چادر ، ایک تلوار ، یہ چیزیں تو میرے پاس ہونی ہی چاہئیں ۔ اور آلہ کے معاملے میں بھی کوئی کفایت نہیں ہو سکتی ۔ وہ تو یوں بھی بہت کم مانگتا ہے : وہ بس میرا دل مانگتا ہے اور کچھ نہیں ۔ مجھے قسم ہے اپنی جان کی ، حافی مجھے تمہارے خزانے کی بچت پر بڑا بھروسا تھا !

حافی

بچت ؟ اب حضور خود ہی فرمائیں کہ اگر میں کچھ بچت دکھاتا ، تو حضور مجھے سولی پر چڑھا دیتے یا نہیں ؟ یا کم سے کم میرا گلا تو ضرور گھونٹ دیا جاتا ۔ اس سے تو روپیہ غبن کر لینے ہی میں کم خطرہ تھا !

صلاح الدین

خیر ، تو اب بتاؤ کیا کیا جائے ؟ کیا تم پہلے ہی یہ نہیں کرسکتے تھے کہ ستہ کے سوا کسی اور سے قرض لیتے ؟

ستہ

بھائي ، آپ سمجھتے ھیں کہ میں اپنا اتنا بڑا حق چھوڑ دونگي ، اور وہ بھي اس کے ھاتھہ میں ؟ میں تو اب بھي اپنے اس حق کي دعویدار ھوں . میں بھي ایسي بالکل کنگال تھوڑا ھي ھو گئي ھوں .

صلاح الدین

بالکل کنگال نہیں ھوئیں ؟ ھاں ، بس اسي کی کسر تھي . حافي ، جاؤ جلدي جاکے انتظام کرو . جس سے اور جس طرح سے بنے روپیہ جمع کر کے لاؤ . جاؤ ، وعدے پر قرض لو . بس اتنا خیال رکھنا کہ اُن لوگوں سے قرض نہ لینا جن کو خود میں نے دولتمند بنایا ھے . اُن سے قرض لینا تو ایسا ھي ھے کہ گویا میں اُن سے اپنے انعامات واپس لئے لیتا ھوں . جو لوگ سب سے زیادہ کنجوس ھوں اُن ھی کے پاس جاؤ . ایسے ھي لوگ جلدي سے روپیہ دینگے بھي . وہ خوب جانتے ھیں کہ ان کا روپیہ میرے پاس کتنا کچھہ پھلتا پھولتا ھے .

حافي

حضور ، میں تو ایسے کسي شخص کو نہیں جانتا

ستہ

آے ھے ، مجھے ابھي یاد آیا . حافي ، میں نے سنا ھے تمہارا دوست واپس آ چکا ھے .

حافي

دوست ؟ میرا دوست ؟ وہ کو ن ھے ؟

ستہ

وھي یہودي جس کي تم بڑي تعریفیں کیا کرتے ھو .

حافي

یہودي کي تعریفیں کیا کرتا ھوں ؟ میں تعریفیں کیا کرتا ھوں ؟

ستھ

ھاں ، وھي جسے خدا نے — دیکھو مجھے ٹھیک ٹھیک تمہارے لفظ یاد آگے — جسے خدا نے دنیا کي بڑي سے بڑی اور چھوٹي سے چھوٹي سب طرح کي بے شمار نعمتیں دي ھیں .

حافي

کیا میں نے ایسا عرض نہیں کیا تھا ، سرکار ؟ میرا اس سے کیا مطلب تھا ؟

ستھ

سب سے چھوٹي نعمت ، دولت : اور سب سے بڑي نعمت ، عقل .

حافي

کیا سرکار ؟ ایک یہودي کے بارے میں ؟ میں نے کسي یہودي کے بارے میں ایسا کہا تھا ؟

ستھ

اچھا ، تم نے اپنے دوست ناتن کے بارے میں ایسا

نہیں کہا تھا ؟

حافي

جي هاں سرکار ، بجا هے . اُس کے بارے میں -- ناتن کے بارے میں ! — مجھے اُس کا خیال بھي نہیں آیا ، سرکار . — تو یہ سچ هے کہ آخر وہ اپنے گھر واپس آ گیا ؟ هاں ! تب تو ، سرکار ، معلوم هوتا هے اس کا کام خاصہ چل رها هے . -- جي هاں ! اُسے لوگ کسي زمانے میں دانشمند کہا کرتے تھے ، اور دولت‌مند بھي .

ستہ

اب تو لوگ کہتے هیں وہ ایسا امیر هو گیا هے کہ پہلے کبھي نہ تھا . شہر بھر میں غل مچ رها هے کہ وہ بہت سي دولت بڑي بڑي قیمتي چیزیں لایا هے

حافي

خیر ، اگر وہ پھر امیر هو گیا هے تب تو سمجھئے کہ وہ عقلمند بھي ضرور هو گیا هوگا .

ستّه

حافي ، تمھارا کیا خیال ھے ؟ تم اُسي کے پاس کیوں نہ جاؤ ، آیں ؟

حافي

اُس کے پاس کیوں نہ جاؤں ؟ قرض مانگنے ؟ سرکار ، آپ اُسے کیا سمجھتي ھیں ؟ بھلا وہ قرض دینے والا ھے ! اُس کي عقلمندي اسي میں تو ھے کہ وہ کسي کو قرض نہیں دیتا .

ستّه

تم نے تو پہلے میرے سامنے اُس کا بالکل اور ھي نقشہ کھینچا تھا .

حافي

سخت ضرورت کے وقت وہ چیزیں دے دیگا ، مگر روپیہ تو وہ ھرگز نہ دیگا . — پھر بھي ، اور باتوں میں وہ اور یہودیوں کي طرح نہیں ھے . وہ عقل رکھتا ھے ، زندگي بسر کرنا جانتا

ھے ' اور شطرنج خوب کھیلتا ھے . مگر صرف
اچھي باتوں میں نہیں بلکہ بري باتوں میں
بھي وہ اور سب یہودیوں سے بڑھا ھوا ھے —
سرکار ' اس پر کبھي بھروسا نہ کیجئیگا ! — یہ سچ
ھے کہ وہ محتاجوں کو دیتا ھے ' اور شاید اتنا ھي
دیتا ھے جتنا ھمارے سرکار دیتے ھیں . یا خیر '
اگر اتنا نہیں بھي دیتا ' تو اُسي طرح خوشي سے
ضرور دیتا ھے . مگر ھے عجب قماش کا آدمي .
عیسائي ' مسلمان ' آتش پرست ' اُس کے لئے سب
برابر ھیں .

ستّہ

وہ ایسا آدمي ھے تو پھر ......

صلاح الدین

مگر یہ کیا بات ھے کہ میں نے اِس شخص کا حال
نہیں سنا ......

ستّہ

تو کیا وہ بھائي جان کو بھي قرض نہ دیگا ؟

سلطان صلاح الدین کو بھی نہ دیگا ؟ یہ تو بیچارے
اوروں کے لئے مانگتے ھیں ' کچھ اپنے واسطے تھوڑا ھی
لیتے ھیں ۔

حافی

سرکار ' یہودیوں میں یہی بات ھے ' اور وہ بھی
ایسا کم ظرف یہودی ! — یقین جانئے حضور ' میں
سچ سچ عرض کر رھا ھوں کہ جہاں فیاضی سے واسطہ
پڑتا ھے اُسے آپ سے بے حد حسد ھے ' اور ایسا معلوم
ھوتا ھے کہ دنیا میں جتنی دفعہ " خدا تیرا بھلا
کرے " کہا جائے ' وہ یہ چاھتا ھے کہ وہ سب اُسی
کے واسطے ھو ۔ اور یہی وجہ ھے کہ وہ کبھی کسی کو
قرض نہیں دیتا ' اور اپنے پاس ھر وقت اتنا رکھنا
چاھتا ھے کہ لوگوں کو خوب سا دے سکے ۔ مگر '
چونکہ اُس کی شریعت نے خیرات کا حکم دیا ھے
مگر میٹھے بول کا حکم نہیں دیا ' اس لئے اِسی
خیرات نے اُس کمبخت کو دنیا میں سب سے
زیادہ اکل کھرا کر رکھا ھے ۔ یہ تو صحیح ھے کہ
کچھ دنوں سے مجھ میں اور اس میں کچھ کشھد گی

سي ھے ؛ مگر اس سے یہ خیال فرمائیے کہ میں اُس
کے ساتھہ بے انصافي کرتا ھوں . اس میں اور تو سب
باتیں اچھي ھیں ، بس ایک یھي خرابي ھے کہ وہ
قرض نہیں دیتا . تو اب میں جاکے اوروں کا دروازہ
کھٹکھٹاتا ھوں ...... اھا ھا ، خوب یاد آیا . مراکش
کا ایک مسلمان ھے . وہ امیر بھي ھے اور کنجوس
بھي — اچھا ، اب میں چلتا ھوں .

ستہ

حافي ، ایسی بھي کیا جلدي ھے .

صلاح الدین

جانے دو ، جانے دو .

[حافي جاتا ھے .]

تیسرا سین

ستہ اور صلاح الدین

ستہ

[حافي کو جاتے ہوے دیکھ کر]

وہ تو ایسي جلدي جلدي جا رہا ہے جیسے بھاگنا هي چاھتا تھا . آخر وہ کرنا کیا چاھتا ہے ؟ سوال یہ ہے کہ اُس نے ناتن کے بارے میں خود دھوکا کھایا ہے یا ہمیں دھوکا دینا چاھتا ہے ؟

صلاح الدین

یہ کیوں ؟ اور مجھ سے کیوں پوچھتي ہو؟ مجھے تو اب تک یہي نہ معلوم ہوا کہ تم لوگ کس کے متعلق باتیں کر رہے تھے ؛ میں نے تو آج تک تمہارے اِس یہودي ناتن کا نام هي نہیں سنا تھا .

ستہ

یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ایسے شخص سے واقف

نہ ہوں جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اُس نے حضرت سلیمان اور حضرت داؤد کی قبروں کو بھی تاراج کر ڈالا ہے . کہتے ہیں اُس کے پاس اسم اعظم ہے ، اور ایک خفیہ عمل ہے جس سے وہ اُن کی مُہریں توڑ سکتا ہے ، اور وہیں سے آئے دن ایسی ایسی قیمتی چیزیں نکال نکال کے لاتا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہیں کی ہیں اور کہیں کی نہیں .

صلاح الدین

اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ اُس نے اپنی تمام دولت قبروں ہی میں سے کھود کھود کے نکالی ہے ، تب بھی یہ ظاہر ہے کہ حضرت سلیمان یا داؤد کی قبر میں سے نہیں نکلی ، بلکہ اُن قبروں سے نکلی ہے جن میں بیوقوف گڑے ہوئے ہیں .

ستہ

یا بدمعاش ہونگے ! — بہر حال ، کہیں سے پیدا کی ہو ، مگر اتنا ضرور ہے کہ اُس کی دولت قارون کے خزانہ سے زیادہ ہے ، بے انتہا ہے .

صلاح الدین

یہ تو ظاہر ہے ، کیونکہ میں نے سنا ہے وہ سوداگر ہے .

ستہ

اُس کے بار بردار جانور ہر راستہ پر دکھائی دیتے ہیں . اُس کے قافلے ہر صحرا میں چلتے ہیں . اُس کی کشتیاں ہر بندر میں کھڑی رہتی ہیں . اِسی حافی نے مُجھہ سے اکثر یہ بیان کیا ہے . بلکہ وہ یہ بھی کہا کرتا ہے کہ اُس کا یہ یہودی دوست اپنی اِس عقلمندی اور محنت سے کمائی ہوئی دولت کو بڑی شان و شوکت اور شرافت سے صرف کرتا ہے . اُس کا دل تعصب سے بالکل پاک ہے ، نیکی حاصل کرنے پر آمادہ اور نیک کام کرنے پر تُلا رہتا ہے .

صلاح الدین

مگر باوصف اِس کے وہ ابھی اِس قدر مشکوک لہجہ میں اور ایسی سرد مہری سے اُس کا ذکر کر رہا تھا .

ستہ

نہیں ، سرد مہری تو نہیں تھی گھبراھٹ تھی . اُسے شاید شک تھا کہ کہیں وہ اُس کی حد سے زیادہ تعریف تو نہیں کر رہا ہے . پھر یہ بھی خیال ہوگا کہ اُس بیچارے کو ناحق الزام بھی نہ دے . — کیا واقعی یہ بات ہے کہ اُس کی قوم کا بہترین آدمی بھی اپنی قوم کی کمزوریوں سے بچا ہوا نہیں ؟ شاید یہی وجہ تھی کہ حافی کو شرمندگی سی ہو رہی تھی . — خیر ، جو کچھ بھی ہو ، وہ اور یہودیوں سے زیادہ ہو یا کم ، امیر تو وہ ضرور ہے . اور ہمارے لئے یہی کافی ہے .

صلاح الدین

مگر بہن تم اُس کی دولت جبر کرکے تو نہیں لے سکتی ہو .

ستہ

خوب ! جبر سے آپ کی کیا مُراد ہے ؟ آگ اور تلوار کے زور سے ؟ نہیں ، ہرگز نہیں . کمزور

آدمیوں کے لئے جبر کی کیا ضرورت ہے؟ خود اُن کی کمزوری ہی کافی ہے۔ — اچھا، بھائی جان چلئے، حرم میں چلیں۔ میں نے ابھی کل ہی ایک مغنیہ خریدی ہے۔ آپ کو اُس کا گانا سنواؤنگی۔ اور ہاں، میں نے ناتن کے بارے میں ایک تدبیر سوچی ہے۔ اتنی دیر میں اُس پر بھی غور کر لونگی۔ آئے چلیں۔

چوتھا سین

ناتن کے مکان کے سامنے جہاں کھجوروں کا جھنڈ ہے۔

[ناتن اور ریشع باہر آتے ہیں۔ دایہ باہر سے ان کی طرف آتی ہے۔]

ریشع

ابّا تم نے بڑی دیر کر دی۔ اب تو وہ نہیں

مل سکتا ۔

ناتن

خیر ؛ جو وہ اِن کھجوروں میں نہ ملا ، تو ہم اُسے کہیں اور ڈھونڈینگے ۔ ذرا صبر کرو ۔ وہ دیکھو ! دایہ ہماري ھي طرف آرھي ھے ؟

ریشع

اُس نے اُسے کہیں بھي نہ پایا ھوگا ۔

ناتن

نہیں شاید ایسا تو نہیں

ریشع

تو وہ ایسے آھستہ آھستہ کیوں آرھي ھے ؟

ناتن

اُس نے ھمیں اب تک نہیں دیکھا ، اور ......

ریشع

اب تو دیکھ لیا

ناتن

اور تیز بھي چلنے لگي ھے . دیکھو ، وہ دیکھو ! — ذرا دم لو ، تھہرو .

ریشع

ابّا ، تم ایسي بیٹي چاھتے ھو جو ایسے وقت میں بھي صبر کرے ، اور اُس بچارے کي پروا بھي نہ کرے جس نے اُس کي جان بچائي ھے ؟ — وہ جان جو اُسے اس لئے عزیز ھے کہ خدا نے تمھارے ذریعے سے عطا کي ھے .

ناتن

نہیں میں تو ایسي ھي بیٹي چاھتا ھوں جیسي تم ھو . مگر میں خوب سمجھتا ھوں کہ اِس وقت تمھارے دل کو کچھ اور ھي طرح کے خیالوں نے بے چین کر رکھا ھے .

ریشع

وہ کیا ابّا جان ؟

ناتن

مُجھ سے پوچھتي هو ، اور اتنا شرما کے ، آیں ؟ تمہارے دل میں جو کچھ گزر رها هے وہ سب فطري بات هے ، پاک هے ، بے لوث هے . تم کسي طرح کا فکر نه کرو . مجھے خود کوئي فکر اندیشه نهیں ، مگر — مجھ سے اتنا وعدہ کرو که جب تمہارا دل تم سے کچھ صاف صاف کہے ، تو تم اُس کي چھوٹي سي چھوٹي آرزو کو مجھ سے نهیں چھپاؤ گي . سمجھیں ؟

ریشع

میں تو آپ هي اِس ڈر سے کانپي جاتي هوں که کهیں ایسا نه هو میرا دل تم سے اپني کوئي بات چھپائے .

ناتن

خیر ، اب اِس کا ذکر جانے دو . اس کا تو همیشه کے لئے فیصله هو گیا . — یه لو ، دایه آ پهنچي . کهو کیا خبر هے ؟

دایہ

وہ اب تک کھجوروں ھي کے تلے ٹہل رہا ھے ' اور ابھي تھوڑي دیر میں اس دیوار کے پاس سے گزریگا . —— اے وہ دیکھو ' وہ آ رہا ھے !

ریشع

اُھو ' معلوم ھوتا ھے وہ اِس سوچ میں ھے کہ جاؤں کدھر ; آگے بڑھوں یا واپس چلا جاؤں ' داھني طرف جاؤں کہ بائیں طرف .

دایہ

نہیں ' نہیں . وہ کبھي کبھي خانقاہ کے پاس سے ھوکے جایا کرتا ھے . اگر اب بھي ادھر جا رہا ھے تو یہیں سے گذریگا . چاھے شرط کر لو .

ریشع

ٹھیک ! ٹھیک ! تم نے اُسے باتیں بھي کیں کہ نہیں ؟ آج اُس کا خیال ھے ؟

دایہ

جیسا ہمیشہ ہوتا ہے ، اور کیسا ہوتا .

ناٹن

دیکھو وہ کہیں تمہیں دیکھ نہ لے . ذرا اور پیچھے کو ہو جاؤ . بلکہ اندر ہي چلي جاؤ تو اچھا ہے .

ریشع

بس ایک دفعہ اور دیکھ لینے دو ، ابّا . توبہ ! اِس کمبخت جھاڑي نے اُسے اوجھل کر دیا

دایہ

آؤ آؤ ، تمہارے ابّا ٹھیک کہہ رہے ہیں . جو کہیں اُس نے تمہیں دیکھ پایا ، تو وہ ابھي غائب ہو جائیگا .

ریشع

ارے یہ کمبخت منحوس جھاڑي !

ناتن

خرابي یه هے که تم ایسي جگه کهڑي هو که اگر وه ایک دم سے اِس جهاڑي میں سے نکل آیا تو تمهیں ضرور دیکهه لیگا . فوراً چل دو .

دایه

آؤ آؤ ' میں تمهیں ایک کهڑکي بتاؤں . هم وهیں سے اُسے دیکهینگے . آؤ !

ریشع

سچ ؟

[دونوں اندر چلي جاتي هیں .]

پانچواں سین

ناتن اور اُس کے بعد هي تمپلر آتا هے .

ناتن

[خود هي]

میں اس عجیب و غریب شخص سے بچنا

چاهتا هوں ۔ اُس کي اس سخت اور درشت نیکي سے مجھے گھبراهٹ هوتي هے ۔ عجیب بات هے کہ ایک آدمي میں ایسي طاقت پوشیدہ هو کہ وہ کسي اور شخص کے دل و دماغ میں ایسي هل چل مچا دے ! — یہ لو ، وہ آپهنچا ! — خدا کي قسم هے گبهرو مگر بڑا جواں مرد ۔ مجھے یہ شخص بہت پسند هے ۔ اُس کي یہ دلیرانہ نگاهیں ، یہ بھاري بھرکم قدم کیسے اچھے معلوم هوتے هیں ! ظاهر میں تو یہ شخص خشک اور سخت معلوم هوتا هے ، مگر مزاج هرگز ایسا نہیں هوگا ۔ —

[غور کرکے]

میں نے اسي حلیہ کا شخص کہیں اور بھي دیکھا هے ! —

[ٹمپلر سے]

شریف فرنگي ، مجھے معاف کیجئیگا ......

ٹمپلر

کیا ؟ کاهے کي معافي ؟

ناتن

اگر اجازت هو ......

تھپلر

کیا ، یہودي ؟ کیا کہتے هو ؟

ناتن

اجازت هو تو کچھ کہوں .

تھپلر

میں تمھیں کیسے روک سکتا هوں . هاں کہو ، مگر مختصر .

ناتن

ایک ذرا تھہرئیے ، خدا کے لئے جلدي نہ کیجئے ؛ اور ایک ایسے شخص کے پاس سے ابھي نہ جائے جو آپ کے احسان کے بوجھ سے دبا هوا هے .

تھپلر

وہ کیسے ؟ اچھا هاں ، میں سمجھ گیا . میں

شاید ٹھیک سمجھا ھوں کہ آپ ......

ناتن

جی ھاں ، مجھے ناتن کہتے ھیں . میں اُس کا باپ ھوں جس کو آپ جان پر کھیل کر اپنی دلاوری سے آگ کے شعلوں سے نکلا ھے . اور میں اس لئے یہاں آیا ھوں کہ ......

ٹمپلر

اگر آپ میرا شکریہ ادا کرنے آئے ھیں ، تو مہربانی فرمائیے — معاف کیجئیے . اس ذرا سی بات کے لئے میں پہلے ھی شکریوں کا اتنا بڑا بوجھ اُٹھائے پھرتا ھوں . میں نے آپ پر احسان ھی کیا کیا ھے ؟ کیا مجھے یہ معلوم تھا کہ وہ لڑکی آپ کی بیٹی ھے ؟ یہ تو ھر ٹمپلر کا فرض ھے کہ جس بنی نوع کو ضرورت ھو وہ اُس کی مدد کرے . علاوہ اس کے اُس وقت خود میری ھی زندگی میرے لئے ایک بار ھو رھی تھی . اس لئے میں بہت خوش ھوا اور یہ موقع مجھے بہت ھی غنیمت معلوم ھوا کہ میں کسی

اور کے لئے اپنی جان خطرہ میں ڈال دوں —
خواہ وہ ایک یہودی کی بچی ہی کے لئے ہو .

ناتن

کتنی بڑی بات کہی ہے ! مگر کیسی نامعقول
بات ہے ! اور ان دونوں کا تعلق سمجھ میں بھی آتا
ہے . حیا اور مروت اکثر ایسی صورتیں اختیار کر
لیتی ہیں جو بظاہر مکروہ معلوم ہوتی ہیں ؛
اور یہ صرف اس لئے کہ لوگ اُن کی تعریف نہ کر
سکیں . — لیکن جب میرے شکریہ کی ایسی یہ بے قدری
کرتے ہیں ، تو کسی اور طرح کے معاوضہ کو کتنا کچھ
حقیر نہ سمجھینگے ؟ — نائٹ صاحب ، اگر آپ
ہمارے ہاں ایک اجنبی اور قیدی نہ ہوگے ، تو شاید
میں ہرگز ایسی ہمت اور دلیری سے گفتگو نہ کرتا —
تاہم ، اب یہ فرمائے کہ میں آپ کی کیا خدمت کر
سکتا ہوں ؟

تمپلر

آپ ؟ کچھ نہیں .

ناتن

میں دولتمند آدمي هوں .

تهپلر

زیادہ دولتمند یہودي کو میں کچھ زیادہ اچھا یہودي نہیں سمجھتا هوں .

ناتن

تاهم ، کیا اِس بات کے باوجود بھي یہ نہیں سمجھتے کہ اُس کے پاس جو کچھ بھي اچھي چیز موجود هے وہ آپ کے لئے مفید هو سکتي هے ؟ — یعني اُس کي دولت .

تهپلر

بہت اچھا ، میں اِس معاملے میں آپ سے قطعی انکار نہ کرونگا . ایک عبا قبول کر لونگا ، بس ؟ اور جب میري اس عبا کے چیتھڑے لگ جائینگے اور اس میں رفو اور پیوند کي بھي گنجائش نہ رهیگي ، تب میں آپ کے پاس آؤنگا ، اور آپ سے کپڑا یا نقدي

لے کے ایک نئي عبا بنالونگا . اب اور آپ کیا چاھتے
ھیں ؟ — نہیں ، آپ گھبرائیے نہیں ، ابھي تو
آپ محفوظ ھي ھیں — ابھي معاملہ دور تک
نہیں پہنچا ھے . دیکھئے نہ ، ابھي تو اس کا کچھہ
اور بھي بندوبست ھو سکتا ھے . بس صرف اِسي ایک
کونے پر بدنما داغ لگ گیا ھے . اور یہ بھي یوں
لگا کہ جب میں آپ کي لڑکي کو شعلوں میں
سے نکال کر باھر لا رھا تھا ، تو یہ حصہ آگ میں
جھلس گیا .

ناتن

[عبا کے جھلسے ھوئے حصہ کو ھاتھہ میں لے
کر ، اور اُسے غور سے دیکھتے ھوئے]

واہ وا ! کس قدر حیرت کي بات ھے کہ یہ
بدنما داغ ، یہ آگ کا نشان کسي کي بہادري
کا خود اُس کے ھونٹھوں سے بہتر گواہ ھے ! — جناب ،
میرا جي چاھتا ھے کہ میں اسے بوسہ دوں : اِس دماغ کو .
اے توبہ ، معاف کیجئیگا — میں نے جان بوجھہ
کے ایسا نہیں کیا .

تمپلر

کیا ؟

ناتن

یہ کہ اِس عبا پر آنسو کا قطرہ گراؤں .

تمپلر

کیا مضایقہ ہے ' اس پر ایسے ایسے بہت سے قطرے گر چکے ہیں .

[دل میں]

یہ یہودي تو مجھے بے طرح پریشان کرنے لگا .

ناتن

صرف اتنا کرم کیجئے کہ مجھے اس عبا کو اپني بیٹي کے پاس لے جانے کي اجازت دے دیجئے .

تمپلر

وہ کس لئے ؟

ناتن

تاکہ وہ بچاري اِس جگہ کو چوم سکے ؛
کیونکہ اُسے اب یہ امید تو ہو ہي نہیں سکتي
کہ وہ آپ کے قدموں کو بوسہ دے سکیگي .

تمپلر

مگر ، میاں یہودي ! — تمھیں ناتن کہتے ہیں
نہ ؟ خیر ، تو ناتن ! تم بہت ہي نفیس ، نازک
اور پرزور الفاظ استعمال کرتے ہو . میري سمجھ
میں نہیں آتا کہ اب کیا کہوں . شاید ، شاید —

ناتن

آپ اپنے خیالات کو جس طرح چاہیں دبائیں
اور چھپائیں ، میں آپ کو بخوبي سمجھ گیا ہوں .
آپ نے اُس وقت جیسي فیاضي ، نیکي اور شرافت
کا برتاؤ کیا ، اُس سے اور کیا زیادہ ہو سکتا تھا .
آپ کے سامنے ایک لڑکي تھي ، جو سراپا جذبات
تھي ، اُس کا پیغام لانے والي عورت سراپا اطاعت
تھي ، اور اُس بیچاري کا باپ بھي گھر سے دور

تھا . ایسے وقت میں آپ نے اُس کي نیکنامي
کا اتنا خیال رکھا ! آپ اس آزمائش سے دور رہے —
اس لئے دور رہے کہ آپ کو فتح کا یقین تھا —
اس معاملے میں مجھے اور بھي زیادہ آپ کا شکر
گزار ہونا چاھئے .

تمپلر

میں مانتا ھوں کہ آپ کو کم از کم اتنا تو
ضرور معلوم ھے کہ تمپلروں کو کیسے خیالات رکھنے
چاھئیں .

ناتن

کیا کہا ! — صرف تمپلروں کو ؟ — اور وہ بھي
صرف اس لئے کہ اُن کي جماعت کے قاعدوں کي
رو سے ایسا ہونا ضروري ھے ؟ مجھے خوب معلوم
ھے کہ نیک آدمیوں کے خیالات کیسے ہوتے ھیں ،
اور یہ بھي جانتا ھوں کہ نیک آدمي ھر ملک
میں ہوتے ھیں .

تمپلر

مگر شاید کسي قدر فرق کے ساتھ ، آیں ؟

فاتن

جي هاں ، بس اتناهي کہ رنگ روپ میں فرق هوگا ، شکل صورت اور لباس میں فرق هوگا ، اور کیا ؟

تمپلر

اور یہ بھي تو هے کہ نیکي کہیں کم هے اور کہیں زیادہ .

فاتن

یوں ذرا سا فرق تو کوئي بڑي بات نہیں هے . هر جگہ بڑے آدمي کو بہت سي زمین کي ضرورت هوتي هے . ایک ذرا سی تنگ سي جگہ میں بہت سے بڑے آدمي هوں تو ان کے آپس میں اسي طرح ٹکریں هوا کرتي هیں جیسے گنجان لگے هوئے درختوں کي شاخیں ایک دوسری سے رگڑ

کھاتي رهتي هیں . درمیاني قسم کے نیک لوگ
جیسے هم هیں ، گروہ در گروہ ملا کرتے هیں . مگر
ایک کو دوسرے سے نفرت نہ کرني چاهئے . بڑي بڑي
گروهوں کو چھوتي چھوتي گروهوں کے ساتھ اچھي طرح
مل جل کر رهنا چاهئے ؛ اور کسي سبب سے اونچي
پھنگي کو یہ خیال نہ کرنا چاهئے کہ صرف ایک
میں هي ایسي هوں جو زمین سے نہیں اُگي .

تمپلر

آپ نے بہت تھیک کہا — تاهم ، آپ کو پہلے یہ
معلوم کرنا چاهئے کہ وہ کون لوگ هیں جنھوں نے
سب سے پہلے اپنے انسان بھائیوں کي برائیاں کرني
شروع کیں . کیا آپ کو معلوم نہیں کہ وہ کون
لوگ تھے جنھوں نے سب سے پہلے اپنے آپ کو "خدا کے
برگزیدہ بندے" کہنا شروع کیا تھا ؟ گو میں اُس قوم سے
نفرت نہیں کرتا ، مگر اُن کي یہ نخوت مجھے ایک
آنکھ نہیں بھاتي ؛ اور یہي نخوت اُس قوم نے عیسائي
اور مسلمان دونوں کو ترکہ میں دي هے . نتیجہ یہ هوا
کہ یہ دونوں قومیں بھي ڈینگیں مارتي هیں کہ

صاف ان هي کا خدا سچا هے . آپ کو حیرت هوتی هوگی که میں تمپلر هوکے ایسی باتیں کر رها هوں : اول تو عیسائی ' اور پھر تمپلر ! مگر میں یه پوچھتا هوں که اُن کا یه گمان که سچا خدا صرف اُنھیں کے پاس هے ؛ اور اُن کا یه دیندارانه جنون که اپنے خدا کو باقی سب کے خدا سے بہتر اور برتر سمجھیں اور ساري دنیا کو اُس کے ماننے پر مجبور کریں ' یه سب باتیں کہیں ' کبھی اِس زمانے اور اِس مقام سے زیادہ بدنما صورت میں بھی دکھائی دی هیں ؟ — کیونکه ایسا کون شخص هے ' جس کی آنکھوں سے یہاں یه پردہ نه اُٹھ جائیگا ؟ * خیر صاحب ' جانے دیجئے . جو چاھے اندھا بنا رهے ' همیں کیا . جو کچھ میں نے کہا هے اُسے بُھلا دیجئے ' اور مجھے اجازت دیجئے .

ناتن

میرے نوجوان مہربان ' آپ کو نہیں معلوم کہ اب تو مجھے آپ سے اور بھی زیادہ ربط ضبط بڑھانا چاهئے . اب هم دونوں کو دوست هو جانا چاهئے ' ضرور

هو جانا چاهئے — آپ جتنا جی چاهے میري قوم سے نفرت کیجئے — هم نے خود تو اپنی قوم کا انتخاب کیا نهیں . کیا اپنی اپنی قوموں میں صرف آپ اور میں هی هیں ؟ پهر قوم کسے کهتے هیں ؟ کیا عیسائی اور یهودي صرف عیسائي اور یهودی هی هیں ' انسان نهیں هیں ؟ — هاں ! میں آپ کو ذات میں اپنے ایسے هم‌خیال شخص کو پا گیا هوں ' جس کے لئے صرف اتنا هی کافی هے کہ وہ صحیح معنوں میں انسان کهلائے !

تمپلر

هاں ' خدا کی قسم ' اُسے آپ پا گئے ' واقعی پا گئے ! — بس پهر لائے هاتھ ' مصافحه کر لیں — مجھے اس خیال سے شرم آتی هے که ایک لمحه بهر کے لئے مجھے آپ کي نسبت غلط فهمی هو گئی تهی

ناتن

اور مجھے اس کا فخر هے — کیونکه معمولی آدمیوں

کی نسبت کسی کو غلط فہمي نہیں ہوا کرتی .

تہپلر

. اور غیر معمولي آدمیوں کو کوئی بھول بھی تو نہیں سکتا . ہاں ، ناتن اب ہم دونوں کو ضرور دوست ہو جانا چاھئے .

ناتن

. دوست تو ہم ہیں ھي . اُھوھو ! اس سے میري ریشع کو کیسي کچھ خوشي ھوگي ! اھاھا ، میري آنکھیں بھي کیسا اچھا نظارہ دیکھ رھي ھیں ! کاش آپ اِس لڑکي سے واقف ھوتے !

تہپلر

مجھے خود بے حد تمنا ھے . — مگر دیکھئے تو یہ آپ کے مکان میں سے کون نکلا چلا آ رھا ھے ؟ یہ آپ کي دایہ ھي ھے نہ ؟

ناتن

جي ہاں وھي ھے — کچھ گھبرائي ھوئي

آرهي هے !

تهپلر

خدا کرے همارے ریشع خیریت سے هو .

چهٹا سین

[دایہ جلدي جلدي آتي هے .]

دایہ

ناتن ، اے ناتن !

ناتن

هاں ، هاں . تم اتني گهبرائي هوئي کیوں هو ؟

دایہ

نائٹ صاحب ، معاف کیجئیگا : میرے آنے سے

آپ کي باتوں میں خلل پڑا ۔

ناتن

بات کیا ھے ؟ بولو تو ۔

دایه

سلطان نے تمھیں بلایا ھے — سلطان تم سے کچھ باتیں کرنا چاھتا ھے — سلطان — خدا یا !

ناتن

مجھ سے ! — سلطان ! — غالباً میں جو کچھ مال اسباب لایا ھوں ، وہ اُسے دیکھنا چاھتا ھے ۔ اُس سے یہ کہلا دینا چاھئے کہ ابھي میرا لایا ھوا کوئي مال نہیں کُھلا ھے ، اور کھلا ھے تو بہت کم ۔

دایه

نہیں ، نہیں — وہ کچھ بھي نہیں دیکھنا چاھتا ۔ وہ تو بس تم سے کچھ باتیں کرنا چاھتا ھے : جتني جلدي ھو سکے ۔

ناٹن

خیر، تو میں اُس کے پاس ہو آؤنگا — تم گھر جاؤ.

دایہ

حضور نائٹ، میں عاجزی سے کہتی ہوں کہ ہمیں معاف کر دیجئیگا. یا خدا! ہم لوگ بہت پریشان ہیں کہ آخر سلطان کیا چاہتا ہے!

ناٹن

جلد معلوم ہو جائیگا. تم گھر جاؤ

[دایہ چلی جاتی ہے.]

ساتواں سین

ناٹن اور ٹمپلر

ٹمپلر

تو معلوم ہوا کہ آپ ابھی تک سلطان سے

واقف نہیں ہیں : یعني آپ اُن سے کبھي ملے نہیں ؟

ناتن

کس سے ؟ — سلطان سے ؟ — نہیں ، اب تک ملاقات نہیں ہوئي . یہ نہیں ہے کہ میں اُن سے بچتا تھا . مگر میں نے کبھی اُن سے ملنے کی کوشش بھي نہیں کی ؛ کیونکہ لوگوں کي زبان سے اُن کے بارے میں اتنا کچھ سنا کہ میں نے بے دیکھے مان لینا دیکھنے سے بہتر سمجھا . لیکن اگر وہ واقعہ ، جو آپ کي نسبت بیان کیا جاتا ہے ، صحیح ہے ، تو آپ کي جاں‌بخشي کردینے سے —

تمپلر

جي ہاں ، بالکل صحیح ہے . میں اِسے کبھی نہیں بھول سکتا کہ اب جو میں جي رہا ہوں ، یہ زندگي اُن ہي کي دي ہوئي ہے .

ناتن

اور اِس زندگي سے انہوں نے مجھے بھي دوگني ،

نہیں بلکه تکلي ' زندگي بخشي هے . اب اس سے
میرے اور ان کے تعلقات بالکل نئی قسم کے هو گئے
هیں — صرف اسي سے انهوں نے مجھے همیشه کے لئے
اپنا حلقه بگوش کر لیا هے . میں اُن کي خواهش
معلوم کرنے کے لئے سراپا فکر اور حیرت هوں . میں
هر کام کے لئے تیار هوں ' اور اُن سے صاف صاف اقرار
کر لونگا کہ میں جو اس طرح ان کي خدمت کے لئے
مستعد هوں یه صرف آپ کي خاطر سے هے .

تہپلر

مجھے خود بھي کبھي ایسا موقع نہیں ملا کہ
ان کا شکریه ادا کرتا . یوں هونے کو تو میں کئي دفعه
اُن راستوں کے پاس سے گزرا هوں . جن سے وہ گزرے
هیں . معلوم ایسا هوتا هے کہ میرا جو اثر ان پر هوا
تها وہ پیدا هونے کے بعد جلد هي مٹ بھي گیا .
ممکن هے وہ اب مجھے کبھي یاد بھي نه کرتے هوں .
تاهم ' ایک نه ایک دن تو یاد کریں گے هي ' تاکہ وہ
میري قسمت کا فیصله کر دیں . یه کافي نہیں هے کہ
اب تک میں صرف ان کے حکم سے اور ان کي خوشي

پر جي رھا ھوں : اب مجھے یہ معلوم کرنے کي ضرورت ھے کہ جو زندگي انھوں نے مجھے بخشي ھے اُسے آئندہ مجھے کس کي مرضي کے مطابق ڈھالنا چاھئے .

ناتن

بہت ٹھیک . — اچھا ، تو مجھے جلدي ھي ان کے پاس پہنچنا چاھئے . ممکن ھے — شاید ، ان کے مُنہ سے اتفاقیہ کوئي بات ایسي نکل جائے جس سے مجھے آپ کا ذکر کر دینے کا موقع مل جائے . معاف کیجئیگا ، مجھے بہت جلدي ھے . — اب میں زیادہ نہیں ٹھہر سکتا . اچھا ، اب آپ ھمارے ھاں کب آئینگے ؟

ٹمپلر

جب اجازت ھو .

ناتن

یہ تو آپ ھي جب چاھیں تب ھو سکتا ھے .

ٹمپلر

تو آج ھي سہي .

ناتن

اور ، بے ادبي معاف ، آپ کا اسم مبارک ؟

تھپلر

میرا نام تھا — خیر یوں کہئے کہ — ھے : کُرد فون اشتاؤفِن — کُرد .

ناتن

فون اشتاؤفِن ؟ — اشتاؤفِن ؟ — اشتاؤفِن ؟

تھپلر

آپ کو اس سے اتني حیرت کیوں ھو رھي ھے ؟

ناتن

فون اشتاؤفن ؟ میرا خیال ھے کہ اس نام کے اور بھي کئي .....

تھپلر

ھاں ، کیوں نھیں . — ضرور تھے . اس خاندان

کے بہت سے آدمیوں کي هڈیاں یہاں پڑي گل رهی هیں . خود میرا چچا -- بلکہ کہنا چاهئے کہ باپ — مگر آپ تو مجھے اور بھي زیادہ گھورنے اور غور سے دیکھنے لگے : یہ بات کیا هے ؟

ناتن

جي نہیں ' کچھ نہیں -- کچھ بھي نہیں . بھلا آپ کو دیکھنے سے میري کیونکر سیري هو سکتي هے ؟

تمپلر

اچھا ' اب آپ جائے — غور سے دیکھنے میں اکثر ایسا هوتا هے کہ آنکھ جتنا دیکھنا چاهتي هے اُس سے بہت زیادہ دیکھ لیتي هے . ناتن ' میں اس نظر سے ڈرتا هوں . بہتر یہ هے کہ آپ میرے حالات کے معلوم کرنے میں تجسس سے کام نہ لیجئے بلکہ وقت اور موقعہ پر چھوڑ دیجئے .

[چلا جاتا هے]

ناٹن

[اسے حیرت کے ساتھ دیکھتے ہوئے]

وہ کہتا ہے کہ "غور سے دیکھنے میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آنکھ جتنا دیکھنا چاہتي ہے اُس سے بہت زیادہ دیکھ لیتي ہے" . یہ تو کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے میري رُوح کو کتاب کي طرح پڑھ لیا — سچ کہتا ہے . ممکن ہے مجھے خود کچھ ایسي ہي صورت پیش آئے — وہي وُلف کا قد ، وہي چال ، وہي بالکل اُسي کي سي آواز . وُلف بھي تو اسي طرح سر ہلاتا ہوا چلتا تھا . وُلف بھي اسي طرح بغل میں تلوار رکھ کے چلتا تھا . بالکل اِسی طرح وہ بھي آنکھوں پر سایہ کرنے کے لئے ہاتھ کو ماتھے پر رکھا کرتا تھا ، جیسے اپني نگاہوں کي بجلي کي چمک کو چھپاتا ہو . اخوہ ، دیکھو یہ پُراني پُراني باتوں کي یاد کس طرح ہماري طبیعتوں کي گہرائیوں میں سوتي رہتي ہیں ، اور کبھي کس وقت صرف ایک لفظ ، ایک لہجہ کے بدلنے سے وہ ایک دم سے جیسے جاگ اُٹھتي ہے !

کیا سچ مچ ایسا ہو سکتا ہے ؟ فون اشتاؤفن ! —
ہاں ، ٹھیک . فلِلک اور اِشتاؤفن — ٹھیک ،
ٹھیک ! اچھا اس معاملہ میں میں ابھي اور غور
کرونگا . اب اس وقت تو صلاح‌الدین کے ہاں چلنا
چاھئے . مگر ، اُفوہ ! دایہ سن رھي تھي ! اے
دایہ ، یہاں آؤ !

آٹھواں سین

ناتن اور دایہ

ناتن

لو ، میں شرطیہ کہتا ھوں کہ اب تم دونوں کو
یہ معلوم کرنے کي اتني پریشاني نہیں ھے کہ سلطان
مجھ سے کیا کہنا چاھتا ھے ، جتني کسي اور بات
کے کھوج لگانے کي فکر ھے .

دایہ

مگر اِس میں اُس بچاري پر کیا الزام ھے ؟ تم نے نائٹ سے اب اور زیادہ دوستانہ طریقہ سے بات چیت شروع کی ھي تھي کہ اتنے میں صلاح‌الدین کي طرف سے یہ کمبخت بلاوا آگیا اور ھم لوگوں کو کھڑکي چھوڑ کے ھٹ جانا پڑا .

ناتن

اچھا تو اُس سے کہ دو کہ اب نائٹ کسی وقت کسي لمحہ میں آ پہنچیگا .

دایہ

سچ مچ ؟

ناتن

دایہ ! میں سمجھتا ھوں کہ میں تم پر بھروسہ کر سکتا ھوں . مہرباني کرکے ذرا احتیاط رکھنا . تم کو اس کا پھل ملیگا . اِس معاملے میں تمھاري ضمیر کي تسکین کي بھي صورت نکل آئیگي .

مهرباني کر کے میري تدبیروں پر پاني مت پیهر دینا. تم اُس سے جو کچهه کهو یا پوچهو، ذرا سوچ سمجهه کے، آگا پیچها دیکهه کے، سنبهل کے کهنا.

دایه

تمهیں یه بات اب تک کیونکر یاد رهي؟ اچها، اب میں جاتي هوں، تم بهي جاؤ. وہ دیکهو، معلوم هوتا هے کہ سلطان کا دوسرا قاصد بهي تمهیں بلانے کے لئے آ رها هے. وہ دیکهو، تمهارا درویش، تمهارا حافي اِدهر هي کو آ رها هے.

نواں سین

ناتن اور حافي

حافي

اخاہ! میں تمهاري هي طرف جا رها تها.

ناتن

کیا واقعی ، ایسا ضروری کام ھے ؟ آخر وہ مجھ سے کیا چاھتا ھے ؟

حافی

کون ؟

ناتن

صلاح الدین — میں اُسی کے پاس جا رھا ھوں.

حافی

کس کے پاس ؟ صلاح الدین کے ؟

ناتن

کیا تم صلاح الدیں کے بھیجے ھوئے نہیں آ رھے ھو ؟

حافی

کیا کہا ؟ میں ، صلاح الدین کا بھیجا ھوا آیا ھوں ؟ — نہیں جی ، بالکل نہیں . کیا اُس نے

تمہیں بلایا ھے، آیں ؟

ناتن

ھاں، بلایا ھي تو ھے.

حافي

تب تو معلوم ھوتا ھے کہ داؤں چل گیا!

ناتن

داؤں کیسا، حافی ؟

حافي

لے اب بتاؤ اِس میں میرا کیا قصور ھے ؟ خدا جانتا ھے میرا کوئي قصور نہیں ھے. وہ کون سي بات ھے جو میں نے نہیں کہي. تمہاري نسبت کتنا کچھہ جھوٹ بھي بولا کہ کسي طرح یہ بات ٹل جائے!

ناتن

کیا بات ٹل جائے ؟ یہ کس چیز کا ذکر کر رھے ھو، بھئي ؟

حافي

اس کا کہ اب تم سلطان کے خزانچی ہو جاؤگے . مجھے تم پر رحم آتا ہے - مگر اپنی آنکھوں سے یہ نہیں دیکھنا چاہتا . میں ابھی جاتا ہوں — تمہیں خوب معلوم ہے کہ میں کہاں جاؤنگا ' اور کس راستے سے جاؤنگا . اچھا یہ بتاؤ کہ میں جہاں جا رہا ہوں ' وہاں میرے لائق کوئی کام ایسا ہے جس سے میں تمہاري خدمت بجا لا سکوں ؟ میں تمہاري خدمت کرنے کو تیار ہوں . بس اتنا خیال رکھو کہ مجھ پر اتنا ہی بار ڈالنا جتنا مجھ جیسے ایک کمبخت ننگے آدمي سے سنبھالا جا سکے . بس میں جاتا ہوں . بتاؤ تمہاري کیا مرضي ہے .

ناٹن

حافی ' ہوش کی باتیں کرو . میري تو خاک بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ تم یہ کیا بک رہے ہو .

حافي

تم اپنی روپئے کی تھیلیاں تو اپنے ساتھہ لے ھی جاؤگے .

ناتن

میري روپئے کی تھیلیاں ؟

حافي

ھاں ھاں ، آخر تمھیں سلطان کو کچھہ روپیہ قرض دینا ھوگا کہ نہیں !

ناتن

بس اتني ھي بات تھي ؟

حافي

تم ھي ذرا انصاف سے کھو کہ وہ ھر روز تمھارے صندوقوں میں سے روپیہ نکال نکال کے تمھیں بالکل کنگال کر دے ، اور میں چپ چاپ دیکھا کروں ! آیں ؟ تم ھي کھو ، مجھہ سے کیسے دیکھا جا سکتا ھے کہ وہ اپني فضول خرچي کے لئے ھر وقت

دل کھول کے خزانوں میں سے روپیہ قرض لے جائے، اور اتنا لے، اتنا لے، اتنا لے کہ خزانوں کے چوہے بھي بھوکے مرنے لگیں؟ ایسی حالت میں، کیا تم سمجھ سکتے ھو کہ جس شخص کو تمہارے روپیہ کي ضرورت ھو وہ تمہاري نصیحت پر عمل کریگا؟ — ھاں، وھي تو تمہاري نصیحت مانیگا، ضرور! ھمارا صلاح‌الدین بھلا کبھي کسي کي نصیحت سنا کرتا ھے؟ جانتے ھو ناتن، آج میں نے سلطان کو کیا کرتے ھوئے دیکھا ھے؟ بتاؤ.

ناتن

ھاں، کیا دیکھا؟

حافی

آج جب میں اُس کے ھاں گیا، تو وہ اُس وقت بیٹھا ھوا ستہ کے ساتھ شطرنج کھیل رھا تھا. ستہ شطرنج خوب کھیلتي ھے. صلاح‌الدین نے یہ سمجھا کہ مجھے مات ھو گئي. اور سمجھا کیا،

اُس نے کھیل ختم ھی کر دیا ۔ مگر بساط میرے پہنچنے تک یوں ھی بچھی تھی -- میں نے جو اُسے غور سے دیکھا ، تو معلوم ھوا کہ ابھی کھیل ختم نہیں ھوا —

ناتن

اُھو ھو ! تم تو بڑے خوش ھوئے ھوگے کہ بڑی چیز ھاتھہ آئی ۔

حافی

ھاں ، بس اتنی کسر تھی کہ اگر سلطان اپنے شاہ کو آگے بڑھا کے پیادے کے پاس لے آتا ، تو آسانی سے شہ رک سکتی تھی -- ارے وہ تو اتنی صاف چال تھی ۔ لاؤ ابھی نقشہ بناکر دکھا دوں !

ناتن

نہیں مجھے اس میں کچھہ شک نہیں ، ضرور ھوگی ۔

حافی

اچھا ، اور کیا : رخ سے راستہ روک کے ستہ کو

مات دی جا سکتی تھی ۔ — خیر ' میں نے سلطان
کو سمجھایا کہ ایسی ایسی چال بڑاھی ھے ' اور
میں نے اس سے کہا کہ — سوچئے تو !

ناتن

اور غالباً اُس نے تمہارا کہنا نہیں مانا '
آں ؟

حافی

کہنا مانا ' خوب ! ماننا کیسا ' میری بات
تک تو سنی نہیں ' اور مارے غصے کے اُتھا کے
بساط پٹک دی !

ناتن

سچ مچ ؟

حافی

اور بڑے زور سے کہا کہ " ھارنا ھی چاھتا
ھوں ! " یہ لیجئے : ھارنا چاھتا ھوں کی خوب
رھی ! بھلا یہ بھی کوئی شطرنج کھیلنا ھوا ؟

ناتن

واہ ری شطرنج ! یہ بازی کیا ہوئي ، مذاق ہو گیا .

حافي

اور شرط بھي یہ نہیں کہ ایک حقیر ھي کي کوڑی کي ھو .

ناتن

ارے میاں لعنت ھے شرط پر : شرط چیز ھي کیا ھے — مگر تمھاری نصیحت پر کان دھرنا — تمھاری بات نہ سننا ، اور وہ بھي اتنے بڑے معاملہ میں : پھر تمھاری عقاب کي سي آنکھ کي داد نہ دینا : یہ غضب ھے . اِس کا تو ضرور بدلہ لینا چاھئے ، آیں ؟

حافي

اُنھ ، میں نے تو یہ واقعہ تم کو اس لئے سنایا تھا ، کہ تم اُس کے مزاج کا اندازہ کر سکو . فرض

یہ کہ اب میری اور اِس کی کسی طرح نہیں
بن سکتی . یہاں میں اِن موٹے تازے چکنے چپڑے
لوگوں کے ہاں گھومتے گھومتے چکر لگاتے لگاتے
پریشان ہو گیا کہ شاید اِن بھلے مانسوں میں سے
کوئی اُس اللہ کے بندے کو روپیہ قرض دے دے .
اور تم جانتے ہو ، میں نے اپنے لئے کبھی کسی
کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا ؛ اِن حضرت کے واسطے
مجھے یہ بھی کرنا پڑتا ہے . ارے میاں ، قرض
لینے اور بھیک مانگنے میں کچھ فرق تھوڑا ہی
ہے . اسی طرح قرض دینا ، اور وہ بھی بھرپور
بیاج پر ، چوری کرنے سے شاید کچھ ہی اچھا ہو
تو ہو . بس اب گنگا کنارے ہی چلنا چاہئے .
وہاں جو میرے داتا ہونگے اُن کے واسطے نہ
مانگنے کی ضرورت ہوگی نہ دینے کی . بس گنگا
کنارے ہی اصلی انسان بستے ہیں ؛ ہاں بس ،
گنگا کنارے . اور میں سچ کہتا ہوں ، یہاں کے
سب رہنےوالوں میں صرف تم ہی ایک ایسے
ہو جو وہاں جا کے بسنے کے لائق ہو . چلو ، میرے
ساتھ چلے چلو : یہ اپنا روپیہ بھی چھوڑو ، اور

سلطان کو بھي دور سے سلام کرو . اور وہ تم سے چاھتا ھي کیا ھے ' بس یھي چمکتي دمکتي ٹکلیاں اور کیا . اور دیکھ لینا وہ آخر کار تم سے لے کے رھیگا . اِس سے یھي اچھا ھے کہ اس جھگڑے کو ختم ھي کرو ' اِس کا پاپ ھي کاٹ دو . میں تمھیں حاجي کا چغہ دے دونگا . آؤ چلو ' چلیں یہاں سے .

ناتن

نہیں حافي ' ایسي کیا جلدی پڑی ھے ' جب چاھینگے چلے جائینگے : یہ تو ھر وقت ھو سکتا ھے . تو ذرا صبر کرو ؛ میں اتنے اس معاملے پر غور کر لوں .

حافي

ھائیں ' غور کیسا ! ایسي باتوں میں سوچنا ھي کیا ؟

ناتن

اچھا اتني دیر تو دم لو کہ میں ذرا سلطان کے

هاں هو آؤں، اور اُسے آخری سلام کرتا آؤں .

حافی

جو اس طرح دَم لیا کرتا هے وہ اصل میں ٹالنے کے واسطے بہانے نکالتا هے . جو ایک دم سے اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ بس اب میں آزاد هوکے رهونگا، وہ همیشہ دوسروں کا غلام رهتا هے . جو تمہارا جی چاهے کرو، بھائي . لو همارا تو سلام هے : خدا حافظ ! میرا راستہ یہ هے، اور تمہارا وہ .

ناتن

مگر حافي، جانے سے پہلے خزانہ کا حساب کتاب تو تمہیں ٹھیک کرنا پڑیگا .

حافي

اُهو هو هو، کیا کہنے هیں حساب کتاب کے ! میرے صندوق میں جتنا روپیہ بچا پڑا هے وہ گننے جوگا هي نہیں . رها حساب، سو اُس کے ضامن ستہ اور تم هو . خدا حافظ .

[چلا جاتا هے .]

ناتن

[حافي کو جاتے هوئے دیکھ کر]

هاں ' بے شک . — بڑا اکھڑ — مگر بہت هي شریف هے ! — ارے حافي ' اب اور کیا کہوں — سچا فقیر هي اصلي بادشاہ هے !

[ناتن بھي دوسري سمت میں چل دیتا هے .]

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

ناتن کا مکان

ریشع اور دایہ

ریشع

دایہ ، ابّا نے یہ کہا تھا کہ "وہ کسي وقت کي لمحے میں آ پہنچیگا ." اس کے یہي معني ہوے نہ کہ بہت جلد آئیگا ؟ ایک کیا ، اتنے سارے لمحے یوں ہي گزر گئے ! مگر ہاں ، میں جو ناحق گزرے ہوے لمحوں کا خیال کر کر کے اپنا دل تھوڑا کئے جا رہي ہوں ، اس سے تو یہي اچھا ہے کہ اپنے جي کو ہر آنے والے لمحے میں لگا دوں ؛ آخر کبھي نہ کبھي تو اُس کے آنے کا لمحہ بھي آ ہي جائیگا ، آیں ؟

دایہ

اے پُٹکي پڑے سلطان کے ایسے بلاوے پر ! اِسي سے تو ساري دیر هو رهي هے ' نہیں تو ناٹن اب تک اُسے بلا لائے هوتے .

ریشع

اچھا ' جب وہ لمحہ آ پہنچیگا میرے دل کي مراد پوري هو جائیگي ' تب کیا هوگا ؟

دایہ

تب ؟ تمھاري مراد تو پوري هوگي هي ' میري بھي تو دلي تمنا بر آئیگي !

ریشع

مگر جب میري مراد پوري هو جائیگي ' تو اور کون سي چیز دل میں اُس کي جگہ لیگي ؟ میرے اِس بے چین دل کو آرزو کي کچھہ ایسي عادت پڑ گئي هے کہ جب یہ آرزو پوري هو جائیگي تو شاید وہ کسي اور خواهش کو اپنے اندر جگہ

نہ دیکا . آخر کیا ہوگا دل میں ؟ کیا کچھ بھي نہ ہوگا ؟ میں تو اِس خیال ہي سے کانپي جاتي ہوں !

دایہ

نہیں ، پھر یہ ہوگا کہ تمہاري مراد کي جگہ میري مراد تمہارے دل میں گھر کریگي . --- میري بڑي پراني آرزو ہے کہ تم چل کے یورپ میں رہو ، اور ایسے لوگوں کے ساتھہ رہو جو تمہارے لائق ہوں .

ریشع

نہیں دایہ ، تم غلطي پر ہو . جس وجہ سے تم اپني اِس خواہش کو کلیجے سے لگائے پھرتي ہو وہي ایسي ہے کہ تمہاري اِس خواہش کو میرا نہیں بننے دیتي . تمہارا وطن تمہیں کھینچ کھینچ کے بلاتا ہے ، تو کیا تم یہ سمجھتي ہو کہ میرا وطن مجھے اپني طرف نہیں کھینچتا ؟ تمہارے حافظہ میں تمہارے عزیزوں پیاروں کي جو دھندلي سي تصویریں رہ گئي ہیں ، اُن کو یاد کر کر کے تو تم اتني تڑپي جا رہي ہو ; اور

تم نے یہ سوچا کہ میرے جو پیارے یہاں ہیں اور جنھیں میں روز دیکھتی بھالتی ہوں ، جن کی باتیں سنتی ہوں ، جن کے ساتھ میرا اُٹھنا بیٹھنا ہے ، میرا دل اُن کے واسطے نہیں تڑپیگا ؟

دایہ

نا بی بی ، تم چاہے جو کچھ کہو ، خدا کی باتیں خدا ہی جانتا ہے ۔ لے بھلا اب کسی کو کیا خبر ہے جو تمہارے اس بچانےوالے کو خدا جس کے لئے وہ اپنی جان لڑاتا ہے ، اسی واسطے یہاں بھیجا ہو کہ تم اسی کے ہاتھوں ایسی جگہ اور ایسے لوگوں میں پہنچو جن میں تمہیں اپنی عمر گزارنی ہے ؟

ریشع

اچھی دایہ ، تم آخر کب تک ایسی باتیں بنایا کروگی ؟ تمہارے دماغ میں خدا جانے کیا کیا اُلٹی سُلٹی باتیں بھری ہوئی ہیں ۔ لو اور سنو ، اُس کا خدا ! جس کے لئے وہ جان لڑاتا ہے ! واہ کیا خوب ! ! بھلا خدا بھی کسی کا بندھوا ہے ؟ نہ جانے وہ

کیسا خدا ہے جسے کوئي یہ کہ سکے کہ بس
میرا هي هے اور کسي کا نہیں . اور کیا اُسے کسی
خاص بندے کي بھي ضرورت هے کہ اُس کا فوجدار
بنا پھرے ؟ اور یہ تو ظاهر هے کہ جہاں جس کا
نال گڑا هو وهیں کا رهنا اس کي قسمت میں
لکھا هوتا هے . جو یہ نہیں ، تو کیسے معلوم هو
کہ زمین میں وہ کون سي خاص جگہ هے جہاں
همیں رهنا بسنا هوگا . چھي چھي ! دایہ ، جو ابّا
تمھیں یہ کہتے سن لیتے تو کتنے خفا هوتے ! اچھا ،
تم هي ایمان سے کہو ، اُن بچاروں نے تمھارا کیا
لیا هے جو تم همیشہ ناحق بن ناحق یہ کہا کرتي
هو کہ میري خوشی اسي میں هے کہ میں ان سے
دور رهوں ؟ اُنھوں نے آخر تمھارا کیا بگاڑا هے جو
تم همیشہ کوشش کر کر کے اپنے نہ جانے کیسے کیسے
پھول پتے اور گھاس پھونس لا لا کے عقل کے اُن
بیجوں میں ملا دیا کرتي هو جو ابّا نے میري روح
میں بو دیئے هیں . اچھي دایہ ، یہ نہ سمجھنا کہ
وہ تمھاري رنگارنگ کلیوں کو میرے دل کي زمین میں
خوشي سے کھلنے دینگے . اور هاں ، یہ بھي سن رکھو

کہ تم جس جس طرح چاھو اُنھیں میرے دل کي زمین میں لگا دیکھو ' یہ کمبخت اس زمین کا ست چوس کے اُسے بھي مردہ کرکے چھوڑینگے. اِن کي اِس بو ھي سے میرے ھوش اڑے جاتے ھیں ' سر پھرا جاتا ھے · تمھارا سر نھیں معلوم کیسا ھے کہ تم بڑے مزے سے اِس کو اُس میں بھرے پھرتي ھو · میں یہ نھیں کھتي کہ تمھارے رگ پٹھے ایسے سخت پتھر سے کیوں ھیں کہ تم ان کو سھار لیتي ھو؛ میں تو بس اتنا کھتي ھوں کہ مجھ سے یہ تمھاري باتیں نھیں سھي جاتیں · اور ھاں ' وہ تمھارا فرشتہ! اے ذرا میري بیوقوفي دیکھو ' میں کس مزے سے تمھارا اعتبار کر بیٹھي تھي. اب بھي جو کبھي ابّا کے سامنے ھوتي ھوں ' تو اس حماقت کا خیال کرکے مارے شرم کے پسینہ پسینہ ھو جاتي ھوں.

دایہ

حماقت! اے واہ لڑکي! جیسے ساري عقل خدا نے بس تم ھي میں تو بھر دي ھے · اب کیا

کہوں ' کاش میں پوري بات کہ سکتي !

ریشع

تو تمہیں کہنے سے روکتا هي کون ھے ؟ کیوں نہیں کہ ڈالتي ھو ؟ اچھا ' میں تم سے یہ پوچھتي ھوں کہ جب تم اپنے دین ' مذھب کے بہادروں کی تعریفیں کیا کرتي ھو تو کیا کبھي ایسا بھي ھوا ھے کہ میں نے اُن باتوں کو جي لگا کے نہ سنا ھو ؟ یا کبھي ایسا بھي ھوا ھے کہ میں نے اُن کي مصیبتوں کا حال سن کے آنسو نہ بہائے ھوں ؟ اتنا ضرور ھے کہ یہ کبھي میري سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے ایسے بہادر ھوتے ھوے اُنھوں نے اپنا ایسا مذھب کیوں رکھا . مگر میرے دل کو اس خیال سے اور بھي تسلی ھوتي ھے کہ خدا کي سچي عبادت یہ نہیں ھے کہ ھم اس کي ماھیت اور صفتوں کے بارے میں طرح طرح کے خیال پکا لیا کریں ! میرے اّبا جان نے کتني دفعہ یہ بات مجھے سمجھائي ھے ' اور خود تم نے بھي اکثر اسے صحیح مانا ھے . اچھي دایہ '

پھر یہ کہا بات ھے کہ جو عمارت خود تم نے
اُن کے ساتھ مل کر میرے دل میں بنائی ھے
اب تم اُسے کھود کے پھینک دینا چاھتی ھو؟ —
مگر دایہ، ھمیں اپنے دوست کے انتظار کی
گھڑیوں کو ایسی باتوں میں نہیں گزارنا چاھئے.
میرے لئے تو خیر ٹھیک ھے؛ کیونکہ میرے لئے
تو یہ بڑی بات ھے، مگر معلوم نہیں وہ بھی —
وہ دیکھو، دایہ، کوئی دروازے کی طرف آ رھا ھے؟
یہ تو خدا کرے وھی ھو!

دوسرا سین

ریشع، دایہ اور ٹمپلر

ایک ملازم

[ٹمپلر کو اندر لاتے ھوئے]

یوں تشریف لائیے، نائٹ صاحب!

ریشع

اها ، یه تو وهي هے ، مجھے بچانےوالا !

[ایسا معلوم هوتا هے کہ وہ انتہائي اضطراب کے عالم میں گویا ٹمپلر کے قدموں میں گر هي پڑیگي .]

ٹمپلر

اسي نظارے سے بچنے کے لئے تو میں اتني دیر میں آیا . خیر ، پھر بھي —

ریشع

میں تو بس یه چاهتي هوں کہ میں اس خود سر آدمي کے قدموں پر گرکے انسان کا شکریه نہیں بلکه اپنے خدا هي کا شکر ادا کروں . اس شخص کو تو شکریه کي خواهش هے نہیں ، جیسے اُس گھوڑے کو شکریه کي ضرورت نه تھي جو آگ بجھانے میں اتنا کام آیا ؛ وہ بچارا خدمت کو حاضر تھا کہ جس کا جي چاهے اُسے بھرے ، جس کا جي چاهے خالي کرے : اُسے کوئي احساس تھوڑا هي تھا . بس یہي حال اِس شخص کا هے .

وہ تو یوں هي اتفاق سے آگ کے شعلوں میں
گھس گیا تھا اور میں اتفاق سے اس کے هاتھوں
میں پہنچ گئي تھي . اور یہ بھي اتفاق هي تھا
کہ جس طرح اُس کي عبا پر آگ کي چنگاریاں
جگہ جگہ پڑي تھیں ' اُسي طرح میں بھي اس
کے هاتھوں میں پڑي رهي ' یہاں تک کہ پھر
خدا جانے کس نے اور کس طرح هم دونوں کو
آگ میں سے ڈھکیل کے باهر نکال دیا ! پھر اب
اس میں شکریہ هي ادا کرنے کي کیا بات هے ؟
یورپ میں تو لوگ شراب کے نشے میں اکثر اس
سے بھي بڑے بڑے کام کر گزرتے هیں . خاص کر
ٹمپلر لوگوں کا تو یہ فرض هي هے . هاں ' بے
شک اُن کا فرض هے کہ سکھائے هوئے کتوں کي
طرح آگ هو یا پاني سب جگہ گھس جایا کریں
اور چیزیں نکال کے لے آیا کریں .

ٹمپلر

[ریشع کي تقریر کو حیرت اور بےچیني کے ساتھ
سنتے هوئے]

دایہ، دایہ! اگر کبھي کسي تکلیف کے وقت فکر، پریشاني اور اُلجھن میں میرے منہ سے کوئي ناشکري کي بات بے سوچے سمجھے نکل گئي ہو، تو کیا تمھیں یہ مناسب تھا کہ وہ سب باتیں ریشع سے بیان کر دو؟ دایہ، یہ تو تم نے جیسے مجھ سے کئي بڑي پراني دشمني کا بدلہ لیا. خیر، اب آئندہ سے اتنا کرو کہ جب اس سے میري باتیں کرنے لگو تو ذرا مہرباني کرکے میرا مطلب ذرا نرم الفاظ میں ایسے سمجھایا کرو —

دایہ

میں تو یہي کہونگي کہ اس کے دل میں ان چھوٹے چھوٹے حربوں سے آپ کو تو کچھ نقصان نہیں پہنچا.

ریشع

کیا کہا؟ آپ فکروں میں گھرے رهتے هیں؟ آپ اپني جان کي طرف سے تو ایسے بے پروا

ھیں ' مگر پریشاني ظاھر کرنے میں آپ اتنے بخل سے کام لیتے ھیں .

تھپلر

کیسي اچھي لڑکي ھے ! میرا آدھا جي اس وقت کانوں میں ھے اور آدھا آنکھوں میں . — کیا واقعي یہ وھي لڑکي ھے ؟ نھیں ' نھیں : یہ وہ لڑکي ھوھي نھیں سکتي جسے میں نے آگ سے بچایا تھا . بھلا یہ کیسے ھو سکتا ھے کہ کوئي ایسي مجسم جادو لڑکي کو دیکھے اور اُس کو شعلوں بھري آگ سے نہ نکال لائے ؟ بھلا کس کو تامل ھو سکتا تھا ؟ ھاں ' البتہ — دھشت کے مارے — صورت بدل بھي جاتي ھے .

[وہ رک کر اُس کي صورت دیکھنے میں محو ھو جاتا ھے .]

ریشع

مگر مجھے تو آپ وھی نظر آ رھے ھیں جو اُس وقت تھے .

[ٹمپلر اُسي طرح محویت کے عالم میں ھے۔ آخر
ریشع، گویا اُسے اس خراب سے ھوشیار کرنے
کے لئے بلند آواز سے کہتي ھے]

ھاں . تو نائٹ صاحب! یہ فرمائیے کہ آپ اتني دیر کہاں رھے . بلکہ میں تو یہ بھی پوچھنا چاھتي ھوں کہ اب آپ کہاں ھیں ؟

ٹمپلر

میں شاید وھاں ھوں جہاں مجھے نہیں ھونا چاھئے .

ریشع

اور شاید آپ وھاں رھے جہاں آپ کو نہیں رھنا چاھئے تھا . یہ تو کچھ ٹھیک نہیں ھے .

ٹمپلر

میں اُس پہاڑ پر تھا ، کیا نام ھے — طور ؟ ھاں ، لوگ اُسے یہي تو کہتے ھیں .

ريشع

اچھا ! تو آپ کوہ طور پر تھے ؟ يہ سن کے مجھے بڑي ھي خوشي ھوئي . اب مجھے ٹھيک ٹھيک معلوم ھو سکيگا کہ يہ بات کہاں تک صحيح ھے کہ —

[کچھہ سوچنے لگتي ھے .]

تھپلر

ھاں ، کيا بات صحيح ھے ؟ کہ شايد وھاں اب بھي وہ جگہہ نظر آتي ھے جہاں تجلي ھوئي تھي اور حضرت موسیٰ نے خدا کو رو در رو ديکھا تھا ؟

ريشع

نہيں يہ بات نہيں : کيونکہ وہ جہاں کہيں بھي کھڑے ھوئے ھونگے اپنے خدا ھي کے حضور ميں ھونگے اس کا تو مجھے يقين ھے . نہيں ، بلکہ ميں يہ معلوم کرنا چاھتي تھي کہ کيا يہ واقعي سچ ھے کہ اُس پہاڑ پر چڑھنا اتنا مشکل

نہیں ہے جتنا اُترنا مشکل ہے . دیکھئے نہ ' میں بہت سے پہاڑوں پر چڑھ چکی ہوں اور میں نے بالکل اس کا اُلٹا پایا ہے . مگر نائٹ صاحب ' آپ اُدھر کیوں مُڑے جاتے ہیں ' میری طرف کیوں نہیں دیکھتے ؟

تھپلر

یہ اِس لئے کہ میں آپ کی باتیں سننا چاہتا ہوں .

ریشع

جی نہیں ' بلکہ شاید یہ وجہ ہے کہ آپ کو میری بیوقوفی کی باتوں پر ہنسی آتی ہے ؛ اور آپ مجھ سے چھپانا اور چاہتے ہیں . آپ شاید اس واسطے مسکرا رہے ہیں کہ میں نے آپ سے ایسے مقدس پہاڑ کے متعلق اور کوئی بڑی بات کیوں نہ پوچھی . کیوں ' میں ٹھیک کہ رہی ہوں نہ ؟

تھپلر

یہ بات ہے تو مجھے پھر آپ کی آنکھوں ہی

کي طرف دیکھنا پڑیگا . آپ اپني نگاہ کیوں نیچي کئے لیتي ھیں ؟ یہ مسکراھٹ کیوں چھپائي جا رھي ھے ؟ جو باتیں آپ کي نگاھوں سے تپک رھي ھیں آپ اُنھیں کیوں چھپانا چاھتي ھیں ؟ میں تو آپ کے بشرے سے اُن کي تصدیق کرنا چاھتا ھوں . اُھو ریشع ، ریشع ! ناتن نے مجھہ سے سچ کہا تھا کہ " کاش تم اِس لڑکي کو جانتے ھوتے ! "

ریشع

آپ سے کس نے کہا اور کس کے بارے میں کہا ؟

تھپلر

آپ کے والد ھي نے کہا تھا " کاش تم اُسے جانتے ھوتے ! " اور آپ ھي کے بارے میں کہا تھا .

دایہ

یھي تو میں بھي اکثر کہا کرتي تھي !

تھپلر

مگر یہ بتائیے کہ آپ کے والد ہیں کہاں ؟ کیا ابھی تک صلاح الدین ہی کے یہاں تخلیہ میں ہیں ؟

ریشع

ہاں ، اور کیا .

تھپلر

کیا ! اب تک وہیں ہیں ؟ ارے ، میں تو بھول ہی گیا تھا . نہیں ، اب وہ وہاں نہیں ہو سکتے . وہ ضرور اُدھر خانقاہ کے پاس میرا انتظار کر رہے ہونگے . ہاں ، یہی تو میرا اُن سے وعدہ تھا . معاف کیجئے ، میں اُنہیں لینے جاتا ہوں .

دایہ

نہیں ، آپ یہ کام میرے اوپر چھوڑ دیجئے . نائب صاحب ، آپ یہیں ٹھہرئے . میں اُنہیں ابھی لئے آتی ہوں .

تمپلر

نہیں ، یہ نہیں ہو سکتا . وہ وہاں میرے انتظار میں ہیں ، تمہارے انتظار میں تو نہیں ہیں . علاوہ اس کے ، کہیں ایسا نہ ہو کہ — مگر ، کیا کہا جا سکتا ہے — کہیں ایسا نہ ہو کہ صلاح الدین کے ہاں — تم لوگ سلطان سے واقف نہیں ہو — وہ کسی مخمصہ میں پھنس گئے ہوں . یقین جانو ، کچھ نہ کچھ خطرے کی بات ضرور ہے . پھر میں کیوں نہ جلدی سے اُن کے پاس پہنچوں ؟

ریشع

خطرہ ! کیسا خطرہ ؟

تمپلر

خطرہ ، صرف اُنہیں کے لئے نہیں ، بلکہ تمہارے لئے بھی اور میرے لئے بھی . بس اب مجھے جلدی سے اُن کے پاس پہنچنا چاہئے .

[چلا جاتا ہے .]

تیسرا سین

ریشع اور دایہ

ریشع

دایہ، آخر یہ ہوا کیا؟ ایک دم سے — یکبارگی! آخر یہ کیا ہوا کہ یوں چل کھڑے ہوئے؟

دایہ

جانے بھی دو. میرے خیال میں تو شگون کچھ برا نہیں ہے.

ریشع

شگون؟ — کس بات کا؟

دایہ

اِس کا کہ کچھ نہ کچھ اندر ہی اندر ہو رہا ہے. اُس کے خون میں کچھ جوش سا پیدا ہو

گیا ھے — اور اُسے ڈر ھے کہ کہیں یہ جوش بہت زیادہ نہ ھو جائے . بس اُسے اس کے حال پر چھوڑ دو — معلوم ھوتا ھے اب تمہاري باري ھے .

ریشع

میري باري ؟ کیوں دایہ ، میرے واسطے تم بھي اُسي کي طرح مجسم پہیلي بني جا رھي ھو .

دایہ

میرا مطلب یہ ھے کہ وہ وقت آ گیا ھے کہ اُس نے جو جو دُکھ تمہیں دیا ھے اب تم اُس سے اُس کا بدلہ لو . مگر دیکھو ، بري طرح بدلہ نہ لینا ، زیادہ سختي نہ کرنا .

ریشع

خدا جانے کیا بک رھي ھو . کچھ تم ھي اپني باتوں کو سمجھ سکتي ھو .

دایہ

مگر یہ تو بتاؤ کہ تمھارے دل کو چین آ گیا کہ نہیں ؟

ریشع

ہاں ' کیوں نہیں . شکر ہے خدا کا .

دایہ

تو بس اب صاف صاف کہہ ڈالو کہ اُس کے دل کا چین آرام جو اُٹھ گیا ہے تو اُس سے تمھیں خوشی ہو رہی ہے ' اور اُس کی بیقراری سے تمھارے دل میں ٹھنڈک پڑ گئی ہے کہ نہیں.

ریشع

ایسا ہو بھی ' تو میں نہیں جانتی . اتنا میں ضرور مانتی ہوں کہ مجھے خود اس کا سخت تعجب ہے کہ میرے کلیجے میں یہ ایک طوفان سا اُٹھا تھا وہ اِس طرح ایک دم سے کیوں دب گیا . اُس کی نگاہ سے ' اُس کی باتوں سے ' اُس کی

ایک ایک حرکت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے —
جیسے —

دایہ

جیسے ، تمہارا جی بھر گیا ہو ، آیں ؟

ریشع

نہیں ، جی تو بھلا کیا بھرتا !

دایہ

پھر بھی آزاد کی وہ بیتابی نہیں رہی .

ریشع

تم یوں کہلوانا چاہتی ہو تو خیر یوں ہی سہی ، بس .

دایہ

نہیں ، میں تو نہیں چاہتی .

ریشع

تم چاہے کچھ کہو ، مجھے تو وہ ہمیشہ ہی پیارا لگیگا ، جان سے بھی زیادہ پیارا . ہاں ، یہ ضرور صحیح ہے کہ پہلے کی طرح اب نہ تو اُس کا نام سنتے ہی میری نبض پھڑکتی ہے اور نہ اُس

کے خیال سے دل تڑپتا ھے . — مگر اِس بک بک سے فائدہ کیا ھے ؟ آؤ دایہ ' آؤ . پھر وھیں کھڑکی میں چلیں ' جہاں سے کھجوریں نظر آتی ھیں .

دایہ

پھر تو ضرور یہی بات ھے کہ تمہارا جی ابھی پوری طرح نہیں بھرا .

ریشع

نہیں اب میں پھر ایک بار اُن کھجور کے درختوں کو دیکھنا چاھتی ھوں ' یہ نہیں کہ وھاں جاکے اُسے ڈھونڈونگی .

دایہ

تمہیں پھر یہ سردی کا دورہ ھوا . اب دیکھ لینا اِس کے بعد پھر بخار چڑھیگا .

ریشع

سردی کیسی ؟ آخر اِس میں کیا بری بات ھے کہ جس چیز کو میں ٹھنڈے دل سے دیکھ سکتی ھوں اُسے دیکھ کے اپنا جی خوش کرلوں .

چوتھا سین

سلطان کے محل میں درباري کمرہ .

صلاح‌الدین اور ستہ

صلاح الدین

[ایک خادم سے .]

یہودی جوں هي آئے یہاں لے آؤ .

[ستہ سے]

معلوم هوتا هے اُسے یہاں آنے کي کچھہ جلدي نہیں هے .

ستہ

شاید وہ اُس وقت وهاں نہیں تھا ' اِس لئے نہیں ملا .

صلاح الدین

بہن ! بہن !

ستہ

بھائي ' ایسا معلوم ھوتا ھے جیسے آپ جنگ
کو جا رھے ھیں .

صلاح الدین

ھاں ' کیوں نہیں : اور ایسے ھتھیار لے کے جا
رھا ھوں جنھیں آج تک کبھي نہیں برتا . اب
مجھے بھیس بدلنا ' رعب جمانا اور جال بچھا کے
بیٹھنا پڑیگا . بھلا تم ھي بتاؤ ' پہلے بھي مجھ
سے کبھي ایسا ھوا ھے ؟ کبھي میں نے ایسا کرنا
سیکھا تھا ؟ لیکن اب کرنا ھي پڑیگا . اور کس لئے ؟
مال و زر کي مچھلیاں پکڑنے کے لئے ' ایک یہودي سے
ڈرا دھمکا کے روپیہ وصول کرنے کے لئے . آہ '
صلاح‌الدین کي اب یہ گت ھو گئي ؟ وہ ایسي
ایسي کمینہ حرکتوں پر اُتر آیا ھے ؟ اور یہ سب
صرف اس لئے کہ ایک ذرا سي ' حقیر سي چیز
مل جائے !

ستہ

لیکن حقیر چیزیں بھي ایسي ھوتي ھیں کہ

اگر اُنھیں حقیر سمجھتے رھو تو وہ ایک دم سے آ دبوچتي ھیں اور پوري طرح بدلہ لیتي ھیں .

صلاح الدین

آہ ، یہ سچ ھے — اور کیا عجب ھے کہ یہ یہودي واقع میں ویسا ھي نیک نفس اور عقلمند ھو جیسا حافي اُسے کہتا ھے .

ستہ

ایسا ھي ھے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کي مشکلوں کا خاتمہ ھوگیا . ایک نیک نفس اور عقلمند یہودي کے لئے جال کي ضرورت نہیں ھے ؛ وہ تو کسي حریص ، بخیل اور خطرناک یہودي کے لئے چاھئے . یہ بیچارہ تو بغیر جال پھندے کے ھی ھمارا ھے ؛ اور جب ھم یہ جانتے ھوئے اس کی باتیں سنیں اور دیکھینگے کہ وہ کس کس طرح ان پھندوں کو توڑ کے پھینک دیتا اور کیسي ھوشیاري اور چالاکی سے اپنے آپ کو اس اندر جال سے نکال لے جاتا ھے ، تب تو اور بھي لطف آئیگا .

صلاح الدین

سچ ہے ۔ مجھے اس خیال ہی سے خوشی ہوتی ہے ۔ اچھا ، دیکھو کیا ہوتا ہے ۔

ستہ

اب تو آپ کو فکر نہیں کرنا چاہئے ۔ اگر وہ بھی معمولی آدمیوں کی طرح کا ہو ، اگر وہ بھی اور یہودیوں کی سی حرکتیں کرے ، تب تو بھائی جان آپ کو بھی یہ سمجھ لینا چاھئے کہ وہ بھی آپ کو اور سب انسانوں طرح کا انسان ہی سمجھتا ہے ۔ بلکہ اگر آپ نے اُس کے ساتھ اور بھی زیادہ بھلائی کی باتیں کیں ، تو وہ آپ کو بیوقوف سمجھیگا ، ہاں !

صلاح الدین

تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ میں اس کے ساتھ بدی سے پیش آؤں تاکہ وہ بد آدمی مجھے بد نہ سمجھے ؟

ستہ

اگر آپ کے نزدیک جیسے کے ساتھ تیسا بن جانا بدي ھے ' تو بے شک بدی ھي سے پیش آنا چاھئے .

صلاح الدین

عورت بھی عجب چیز ھے . وہ اپني ھر بات کو جائز ثابت کرنے کے لئے کوئي نہ کوئي بہانہ ضرور نکال لیتی ھے !

ستہ

بہانے کي بھي خوب کہی !

صلاح الدین

بہن ' سچي بات ھے ' مجھے تو ڈر ھی معلوم ھو رھا ھے کہ یہ نازک سي تدبیر میرے ان گھڑ ھاتھوں میں آکے توٹ نہ جائے . ایسے کام کرنے کے لئے تو بڑي چالاکي اور صفائي کي ضرورت ھے . خیر ' یوں ھي سہي — جیسا مجھ سے ناچتے

بلندیگا ناچونگا ; اور اگر مجھ سے نہ بن پڑا ' تو مجھے
افسوس نہ ہوگا بلکہ خوشي ہوگي .

ستہ

اب اتني بھي آپ اپنے اوپر بے اعتباري نہ کیجئے .
اچھا ' میں اس بات کي ضمانت لیتي ہوں کہ آپ
~~کہ آپ~~ اس کام کو آساني سے کرینگے ' بشرطیکہ
آپ کرنا چاہیں . کیا مزے کي بات ہے کہ آپ سے
مرد ہم عورتوں کو آپ کي طرح یہ یقین دلانا چاہتے
ہیں کہ اُن کے سارے کام صرف تلوار کي مدد ہي
سے انجام پاتے ہیں . اصل میں بات یہ ہے کہ
شیر کو مکار لومڑي کے ساتھ شکار کھیلتے ہوئے شرم
آتي ہے — مگر یہ شرم بھي حیلہ سے نہیں ہے '
بلکہ لومڑي سے ہے .

صلاح الدین

مگر عورتیں بھي تو یہ چاہتي ہیں کہ مرد
گرتے گرتے عورتوں کے درجے کو پہنچ جائیں !
اچھا ستہ ' اب تم جاؤ . میں سمجھتا ہوں کہ
مجھے اپنا سبق خوب یاد ہے .

•

ستہ

کیا ؟ میں جاؤں ؟

صلاح الدین

مگر تم یہاں رہ بھي تو نہیں سکتیں .

ستہ

خیر ، اگر یہاں نہیں ، تو برابر کے کمرے میں تو ضرور رهونگي .

صلاح الدین

هماري باتیں سنلے کو ؟ نہیں بہن ، جو تم چاهتي هو کہ میں کامیاب هوں ، تو چلي جاؤ . جاؤ بھي ، جاؤ . وہ دیکھو پردہ هل رها هے ، وہ آهي گیا سمجھو . دیکھو خبردار ! یہاں هرگز نہ رهنا . میں دیکھ رها هوں .

[جوں هي ایک دروازے سے ستہ اندر جاتي هے ، دوسرے دروازے سے ناتن داخل هوتا هے . صلاح الدین سنبھل کے بیٹھ جاتا هے .]

پانچواں سین

صلاح الدین اور ناتن

صلاح الدین

آؤ بھئي یہودي ! ذرا اور اِدھر کو آ جاؤ ، میرے پاس کو . ڈرو مت .

ناتن

ڈریں آپ کے دشمن .

صلاح الدین

تمہارا نام ناتن ھے ؟

ناتن

جي ھاں .

صلاح الدین

دانشمند ناتن ، آپ ؟

ناتن

جي نہيں .

صلاح الدين

خير، تم نہ کہو، لوگ تو کہتے هي هيں .

ناتن

لوگ ؟ ممکن هے .

صلاح الدين

تو کيا تم سمجھتے هو کہ ميں زبان خلق کو ايسا ذليل سمجھتا هوں ؟ مجھے مدت سے خواهش تھي کہ ميں اُس کو ديکھوں جسے لوگ دانشمند کہتے هيں .

ناتن

لوگ يوں هي مذاق اُڑانے کے لئے کہ ديں تو کيا هوتا هے : اُن کے نزديک تو دانشمند کے معني چالاک کے هيں — اور چالاک بھي وہ هے کہ جو اپنے نفع کو خوب سمجھتا هو .

صلاح الدین

یعنی اپنے حقیقی فائدے کو ' آیں ؟

ناتن

جو ایسا ہی ہو تو کیا کہنا ! پھر تو آدمی جتنا زیادہ خود غرض ہو ' اُتنا ہی چالاک بھی ہوگا . اور اس لحاظ سے دانشمند اور چالاک کے ایک ہی معنی ہونگے .

صلاح الدین

مگر تمہاری ان باتوں سے تو پھر وہی ثابت ہوتا ہے جس کی تم تردید کرنا چاہتے ہو . انسان کا حقیقی فائدہ ' جو لوگوں سے پوشیدہ رہتا ہے ' تم پر کُھلا ہوا ہے . یا کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ تم اُسے معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہو ' اور اُس پر اچھی طرح غور بھی کر چکے ہو . ایسی سے تو آدمی کی دانشمندی ثابت ہوتی ہے .

ناتن

اپنے تئیں سب هي دانشمند سمجھتے هیں .

صلاح الدین

بس اب اس انکسار کو رهنے دو — جس شخص سے یه توقع هو کہ وہ صاف صاف عقل کي باتیں کریگا ' اگر وہ بار بار انکسار کرے ' تو طبیعت کو کچھ نفرت سي هوتي هے .

[مستعد هوکے بیتّھ جاتا هے .]

خیر ' اب کام کي بات کرنی چاهئے . مگر ' دیکھو بھئي یهودي ' جو بات کرني هو صاف صاف کرنا : لگي لپٹي مت رکھنا !

ناتن

آپ یقین فرمائیں کہ میں آپ کي اس طرح خدمت کرونگا کہ آئندہ بھی آپ میرے گاهک رهیں .

صلاح الدین

وہ کیسے ؟

ناتن

وہ ایسے کہ میں اپنا بہترین مال آپ کي نظر کرونگا ، اور وہ بھي بہت ھي واجبي قیمت پر .

صلاح الدین

یہ تم کس چیز کا ذکر کر رھے ھو ؟ اپنے مال کا ذکر تو نہیں کر رھے ھو ؟ — اس کا مول تول کرنا ھوگا تو وہ میري بہن کریگي .

[اپنے دل میں]

اگر ستہ یہیں کھڑي ھے تو سن کے خوش تو ھو لیگي .

[ناتن کے]

لیکن مجھے تمھاري سوداگري سے کوئي غرض نہیں ھے .

ناتن

تو شاید آپ مجھ سے یہ دریافت فرماتے ہیں
کہ میں نے اپنے سفر وغیرہ میں آپ کے دشمنوں
کی کیا کیا نقل و حرکت دیکھی بھالی ہے؟ تو
جناب صاف بات تو یہ ہے کہ —

صلاح الدین

مجھے اس معاملہ میں تم سے کوئی سروکار
نہیں ہے۔ اِن باتوں کا مجھے خوب علم ہے۔

ناتن

تو، پھر جو حکم ہو۔

صلاح الدین

وہ تو کچھ اور ہی چیز ہے، اور بڑی دور
کی چیز ہے، جس کے متعلق مجھے تمہاری
تعلیم کی ضرورت ہے۔ — اچھا، تم تو اتنے عقلمند
آدمی ہو، مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارے خیال میں
انسان کا کون سا مذہب، کون سا دین سب سے
زیادہ سچا اور اچھا ہے؟

ناتن

جناب، میں یہودي ہوں ۔

صلاح الدین

اور میں مسلم ہوں ؛ اور ہم دونوں کے بیچ میں عیسائي لوگ ہیں ۔ اچھا، تو اِن تینوں میں سے صرف ایک دین سچا ہوسکتا ہے ۔ تم جیسا آدمي ایسے مذہب پر جم کر نہیں رہ سکتا جو اُسے محض پیدائش سے یا اتفاق سے مل گیا ہو ؛ اور اگر ایسا شخص اس مذہب پر قائم رہیگا بھي، تو اُس سے پورا پورا اطمینان اور تمام عقلي دلائل اور اسباب پر غور کرلینے کے بعد ہي رہیگا ۔ — تو، اب بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے اور کیوں ہے ؟ میں اس لئے اور بھي سننا چاہتا ہوں کہ مجھے خود کبھي اِن باتوں پر غور کرنے کا موقع نہیں ملتا ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم جو اپنے عقیدہ پر قائم ہو تو اُس کے لئے کیا دلیل ہے ۔ ظاہر ہے کہ یہ گفتگو پوشیدہ رہیگي ۔

اور اگر ہو سکا تو میں تمہارا عقیدہ اختیار کر لونگا — ناتن ، تم چونکتے کیوں ہو؟ مجھے اِس طرح جستجو کی نگاہ سے کیوں دیکھتے ہو؟ — ممکن ہے کہ اب سے پہلے کسی اور سلطان کو ایسا خیال نہ آیا ہو، مگر اِس خیال کو راہ دینا بھی تو کسی سلطان کی شان کے خلاف نہیں ہے۔ ہاں، اب بولو۔ یا اگر تمہیں سوچنے کے لئے کچھ وقفہ کی ضرورت ہو، تو میں تمہیں وقت بھی دیتا ہوں، سمجھے؟ —

[اپنے دل میں]

نہ معلوم ستہ بھی سن رہی ہے کہ نہیں۔ ذرا چلوں تو سہی۔ دیکھوں تو وہ کیا کہتی ہے کہ میں کہاں تک اپنے فرض کے ادا کرنے میں کامیاب ہو سکا۔ —

[ناتن سے]

اچھا ناتن، اب تم اس مسئلہ پر غور کرو، میں ابھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔

[اُسی کمرہ میں جاتا ہے جہاں ستہ گئی تھی۔]

چھٹا سین

ناتن تنہا

ناتن

واہ ، کیا مزے کي بات ھے ! آخر یہ ماجرا کیا ھے ؟ وہ چاھتا کیا ھے ؟ میں تو سمجھا تھا وہ روپئے کي فکر میں ھے . مگر اب معلوم ھوا کہ وہ حق کي تلاش میں ھے : اور وہ بھي نقد اور کھرا ، گویا حق بھي کوئي سکہ ھے . اگر وہ کسي پرانے سکے کي تلاش میں ھوتا ، جو تولا جاسکتا ، تب بھي خیر ایک بات تھی . مگر وہ تو نیا سکہ چاھتا ھے ، جو ابھي تکسال سے بنا ھوا چلا آتا ھو اور "کھن" سے گن دیا جاسکے . — نہ ، یہ نہیں ھو سکتا ! بھلا حق بھی کوئی ایسي چیز ھے کہ اُسے لوگوں کے دماغ میں اسی طرح بھرا جاسکے جس طرح تھیلي میں روپیہ رکھا جاتا ھے ؟ اب بتاؤ یہودي کون ھے : وہ یا میں ؟ مگر ھاں ، کہیں ایسا تو نہیں ھے کہ اُسے

اصل میں حق کي تلاش نہ ہو ' بلکہ صرف میرے
پھنسانے کے لئے اُس نے یہ جال بنایا ہو! مگر اتنے
بڑے آدمي کے لئے یہ چھوٹی سي بات ہے — بڑي
چھوٹي! بڑے آدمیوں کے لئے کون سی بات چھوٹي
ہوتي ہے؟ پھر مزہ یہ ہے کہ اُس نے ایسی صفائي
سے اور یکبارگی یہ سوال کیا جیسے کوئي بےدھڑک
کسی کے گھر میں گھس جاے. جو دوست بن کے
آتا ہے ' وہ دستک دیتا ہے ' اجازت کا انتظار کرتا
ہے. مجھے بہت احتیاط کرني چاہئے. مگر یہ
ہو کیسے؟ میں اس وقت متعصب یہودي تو بن نہیں
سکتا؛ اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ بالکل سرے سے
یہودیت کا جامہ ہي اُتار دوں: کیونکہ اگر میں
یہودي نہ بنا تو وہ یہ نہ کہیگا کہ تم مسلمان
کیوں نہیں ہو جاتے؟ — اہا ' اب سوجھي! ہاں
بس یہي تدبیر ٹھیک ہے — کہانیوں سے صرف بچے
ہي نہیں بہلا کرتے! — اچھا آنے دو اُسے.

ساتواں سین

صلاح الدین اور ناتن

صلاح الدین

[دل میں]

یہاں تو میدان صاف تھا .

[ناتن سے]

میں سمجھتا ہوں کہ میں بہت جلدي واپس نہیں آیا . تم اب تک ضرور کچھہ سوچ چکے ہوگے . — ہاں ، تو کس نتیجہ پر پہنچے ؟ جو کچھہ کہنا ہو کہ ڈالو ، یہاں کوئي اور سننے والا نہیں ہے .

ناتن

میں تو چاهتا ہوں کہ ساري دنیا هماري باتیں سُنے !

صلاح الدین

تو ناتن کو اپنی بات کا اِس قدر پختہ یقین ھے؟ ایسے ھي آدمي کو تو میں دانشمند سمجھتا ھوں — جو حق کے اظہار میں کبھي پس و پیش نہ کرے ، اُس کي راہ میں اپني کسي چیز کو دریغ نہ رکھے ، اور دھن دولت تو کیا اُس کے لئے جان تک دینے کو تیار رھے .

ناتن

بے شک ؛ جب ضرورت ھو ، یا جب اُس سے فائدہ ھو .

صلاح الدین

میں سمجھتا ھوں کہ آج سے مجھے اُس بات کا حق حاصل ھو جائیگا کہ میں اپنے آپ کو " صلاح الدین والملۃ " اور اسم با مسمیٰ سمجھوں .

ناتن

اِس میں کیا شک ھے کہ یہ نہایت عمدہ اور

عزیز نام ھے . مگر جناب ' میں اپنا خیال بیان کرنے سے پہلے ایک چھوٹي سي کہانی کہنے کي اجازت چاھتا ھوں .

صلاح الدین

ھاں ' کیوں نہیں . مجھے ھمیشہ سے کہانیوں کا شوق ھے ' بشرطیکہ کوئي اچھي طرح بیان کرے .

ناتن

خیر ' میں اچھي طرح تو بھلا کیا کہ سکتا ھوں .

صلاح الدین

پھر وھُي تمہارا غرور چلا ' پھر وھی بناوتي انکسار . — اچھا ' کہو ' کہو .

ناتن

اچھا ' تو کہاني یہ ھے ' کہ اب سے بہت پہلے ' نہایت قدیم زمانے میں ' مشرق زمین میں ایک شخص تھا . اُس کے کسي محبوب نے ایک انمول

انگوٹھی اُسے نذر کي تھي ، جس میں اوپل کا نگینہ
جَڑا ہوا تھا ، اور اُس میں بیسیوں طرح کے دلکش
رنگ جھلکتے تھے ۔ اُس نگینہ کي ایک خاصیت
یہ تھي کہ جو کوئي پورے اعتقاد کے ساتھہ اُس
انگوٹھي کو پہن لیتا تھا وہ خُدا اور بندہ ، دونوں
کا ، پیارا ہو جاتا تھا ۔ اس وجہ سے وہ شخص
اُس انگوٹھي کو بہت عزیز رکھتا تھا ، اور کسي
وقت بھي انگلي میں سے اُتار کے نہیں رکھتا
تھا ۔ بلکہ اُس نے یہاں تک عہد کر رکھا تھا کہ
وہ انگوٹھي ہمیشہ ہمیشہ اُس کے خاندان ھي میں
رھیگي ۔ چنانچہ مرتے وقت اُس نے اُس انگوٹھي
کو اپنے سب سے عزیز بیٹے کو دے کے ، وصیت کي
کہ وہ بھي اسي طرح مرتے وقت اپنے سب سے پیارے
بیٹے کو دیتا جائے ؛ اور یہ قاعدہ بنا دیا کہ بلا لحاظ
اس کے کہ خاندان میں سب سے زیادہ عمر والا
کون ھے ، وھي شخص کُل خاندان کا بزرگ سمجھا
جائے جس کے پاس وہ انگوٹھي ہو ۔ سمجھے
آپ ؟

صلاح الدین

ہاں ہاں، پھر کیا ہوا ؟

ناٹن

غرض یہ کہ، وہ انگوٹھی اسی طرح باپ سے بیٹے کو ملتی رہی. آخرکار ایک باپ کے تین بیٹے ہوئے. تینوں اپنے باپ سے تابعدار تھے، اور اس لئے باپ کو بھی تینوں برابر برابر عزیز تھے. جب کبھی اُن میں سے کوئی سے دو بیٹے کہیں چلے جاتے تھے اور صرف ایک ہی باپ کے پاس موجود اور اس کا محرم راز ہوتا، تو باپ کو یہی خیال ہوتا تھا کہ صرف وہی لڑکا انگوٹھی پانے کا حقدار ہے. نتیجہ یہ ہوا کہ محبت بھرے باپ نے ہر ایک بیٹے سے انگوٹھی دینے وعدہ کر لیا. بہت سا عرصہ یوں ہی گزر گیا. ہوتے ہوتے، باپ کی مَوت کا وقت آیا. انگوٹھی کا خیال کرکے اُسے بڑی الجھن ہوتی تھی کہ آخر کسے دوں کسے نہ دوں ؟ ایک کو دیتا ہوں تو دوسرے دونوں سے بھی تو وعدہ کر رکھا ہے ان کو کیسا ملال

ہوگا ؟ آخر ، حضور ، اُس نے یہ تدبیر نکالی کہ ایک بڑے صاحب کمال سنار کو بلایا ، اور اُسے وہ انگوٹھی دکھا کے خفیہ طور پر کہا کہ " چاہے کتنی ہی لاگت آئے ، تم مجھے بالکل ایسی ہی دو اور انگوٹھیاں بنا کے لا دو " غرض یہ کہ سنار . بالکل ویسی ہی دو انگوٹھیاں اور بنا لایا . اب جو باپ ان انگوٹھیوں کو دیکھتا ہے ، تو خود اُسے بھی تمیز نہیں ہوتی کہ اصلی کون سی ہے ، اور نقلی کون سی . مرتے وقت اُس نے بڑی خوشی سے ہر ایک بیٹے کو الگ الگ اپنے پاس بلایا ، اور دعائیں دے دے کے ہر ایک کو ایک ایک انگوٹھی دے دی ، اور مر گیا . آپ سُن رہے ہیں نہ ؟

صلاح الدین

[اُکتا کے ایک طرف کو دیکھتے ہوئے]

ہاں ہاں ، میں خوب سُن رہا ہوں . بس اب ختم کرو کسی طرح .

ناتن

. بس اب ختم ہي سمجھئے . وہ تو ظاہر ہي ہے کہ پھر کیا ہوا ہوگا . باپ کي آنکھیں بند ہوتے ہي ہر ایک بیٹا اپني اپني انگوٹھي کے برتے پر اپنے خاندان کي سرپرستي اور بزرگي کا دعویدار ہوا . پھر تو خوب چھان بین ہوئي ' خوب ہي تُو تُو مَیں مَیں ہوئی ' بڑا جھگڑا پڑا . مگر سب بیکار — کیونکہ یہ کسي طرح معلوم ہي نہیں ہو سکتا تھا کہ اصلي انگوٹھي کون سي ہے —

[ذرا رک کر ' سلطان کو غور سے دیکھتے ہوئے]

بالکل اسي طرح ہم بھی اس وقت یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ سچا دین کون سا ہے .

صلاح الدین

ناتن . تم نے میرے سوال کا یہ جواب دیا ہے ؟

ناتن

جي نہیں ؛ یہ قصہ تو میں نے صرف ایک

عذر کے طور پر بیان کیا ھے . اب حضور ھي فرمائیں کہ میں ان انگوٹھیوں میں کیسے تمیز کر سکتا ھوں جن کو باپ نے جان بوجھ کے ایسا بنوایا تھا کہ اُن میں تمیز نہ ھو سکے !

صلاح الدین

انگوٹھیا ؟ خوب ! میں ایسي باتوں سے نہیں بھل سکتا . میرا خیال تو یہ تھا کہ میں نے جن تین دینوں کا نام لیا تھا ، اُن میں تمیز کرنا آسان ھے ، کیونکہ ان کے ماننےوالوں کے لباس اور کھانے پینے کے طریقے تک میں فرق ھے .

ناتن

لیکن ان کي دلیلوں میں تو کوئي اصولي فرق نہیں ھے . یہ سب لوگ دلیل کے لئے تاریخ کو پیش کرتے ھیں ، خواہ وہ تاریخ زباني روایتوں کي صورت میں ھو یا تحریري ھو . مگر تاریخ کي بنیاد عقیدے اور اعتبار پر ھے . اب سوال یہ پیدا ھوتا ھے کہ اعتبار سب سے زیادہ

کس کا ہونا چاہئے؟ ظاہر ہے کہ ہم اپنے ہی
مذہب‌والوں کا اعتبار کرینگے، جن کا خون ہماری
رگوں میں ہے، جنھوں نے ہمارے بچپن سے آج
تک ہم سے محبت کی ہے، جنھوں نے ہمیں
کبھی دھوکا نہیں دیا — سوا اُن وقتوں کے جب
ہمارے لئے شاید بہ نسبت سچی بات کے دھوکا
ہی زیادہ مفید تھا. آپ کو اپنے باپ دادا پر
جتنا اعتبار ہے، مجھے بھی تو اپنے باپ دادا
پر اتنا ہی بھروسہ ہے. کیا میں آپ سے یہ
درخواست کر سکتا ہوں کہ آپ میرے باپ دادا
کی بات کو حق تسلم کرکے اپنے بزرگوں کے قول
اور خیال کو غلط قرار دیں؟ یا، کیا آپ مجھ
سے ایسا فرما سکتے ہیں؟ — پھر یہی صورت
عیسائیوں کے ساتھ سمجھ لیجئے. اب فرمائے
کیا ارشاد ہے؟

صلاح الدین

[دل میں]

قسم ہے خدائے حیّ و قیوم کی، یہ شخص

سچ کہتا ھے . اب مجھے خاموش ھی رھنا چاھئے .

ناتن

اب میں پھر انگھوٹھیوں کي کہاني کي طرف آتا ھوں . تو ' جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا ' بیٹوں میں جھگڑا ھو گیا . سب نے ایک دوسرے کے خلاف عدالت میں چارہ‌جوئی کي . ھر ایک نے جج کے سامنے یہي کہا کہ مجھے یہ انگوٹھي براہ راست باپ کے ھاتھ سے ملي ھے " — اور سچ بھی یہي تھا — " اور وہ بھي اس طرح کہ باپ نے مجھ سے مدت سے وعدہ کر رکھا تھا کہ انگوٹھي مجھ ھي کو دي جائیگي " — اور یہ بات بھي صحیح تھي . ھر ایک بیٹا یہي کہتا تھا کہ باپ نے مجھے ھرگز دھوکا نہیں دیا : ایسا محبت کرنےوالا باپ ایسا نہیں کر سکتا ; اور گو مجھے اچھا نہیں معلوم ھوتا کہ میں دوسرے بھائیوں پر الزام لگاؤں ' مگر کہنا یہي پڑتا ھے کہ وہ دونوں ضرور مجرم ھیں اور آج میں اُن کا بھید کھول کے اُن سے بدلہ لے کے چھوڑونگا !

صلاح الدین

اچھا پھر، جج نے کیا کہا ؟ میں سننا چاھتا ھوں کہ تم جج کے منہ سے اب کیا کہلواؤگے ۔ ھاں ، پھر ؟

ناتن

جج نے فیصلہ سناتے ھوئے کہا کہ " تم لوگ جاؤ اور اپنے باپ کو لاکے عدالت میں پیش کرو ، ورنہ میں تمہارا مقدمہ خارج کرتا ھوں ۔ آخر تم لوگ کیا سمجھتے ھو کہ میں یہاں بیٹھ کے تمہارے یہ معمّے حل کیا کرونگا ؟ — یا شاید تم لوگوں کو انتظار ھوگا کہ اصلی انگوٹھی خود بخود اپنی اصلیت کی گواھی دیگی ۔ مگر ذرا ٹھہرو ۔ — تمہارا بیان ھے کہ اصلی انگوٹھی میں یہ جادو ھے کہ اُس کا استعمال کرنےوالا اور سب سے زیادہ خدا اور اُس کے بندوں کا محبوب ھو جاتا ھے ۔ اب اسی پر فیصلہ آ کے ٹھہرتا ھے کہ نقلی انگوٹھیوں میں یہ طاقت نہیں ھو سکتی — تو اب بتاؤ کہ تم تینوں میں سے وہ کون سا شخص

ھے جسے باقی دونوں بہت زیادہ عزیز رکھتے
ھیں ؟ — کیوں ، جواب کیوں نہیں دیتے ؟ —
یہ تو ایسا معلوم ھوتا ھے کہ تمھاری انگوٹھیاں
اندر اندر اثر کرتی ھیں ، باھر نہیں : کیونکہ تم
میں سے ھر شخص صرف اپنا ھی عاشق معلوم
ھوتا ھے . اس سے یہ ثابت ھوتا ھے کہ تم تینوں
کو دھوکا دیا گیا ھے ، اور تم خود بھی دھوکہ
باز ھو ، اور تینوں انگوٹھیاں جھوٹی ھیں . —
غالباً ، واقعہ یہ ھے کہ اصلی انگوٹھی گم گئی ھے
اور اِس بات کو چھپانے اور اُس کی جگہ دوسری
تیار کر دینے کی غرض سے تمھارے باپ نے یہ
تینوں انگوٹھیاں بنوائی تھیں . "

صلاح الدین

شاباش ، شاباش !

ناتن

اس کے بعد جج نے کہا : " میں تو فیصلہ
کر چکا . لیکن شاید تم لوگوں کو میرا مشورہ

میرے فیصلے سے زیادہ ناپسند ہوگا ۔ ایسا ہے تو
اب تم لوگ جاؤ ۔ مگر میں تم کو یہ نصیحت
کرتا ہوں کہ اس وقت مقدمہ کی جو صورت
ہے اُسے اُسی طرح قبول کر لو ۔ اگر یہ واقعی صحیح
ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو تمہارے باپ ہی
نے انگوٹھی دی ہے ، تو تم میں سے ہر ایک کو
یہی سمجھنا چاہئیے کہ اُسی کی انگوٹھی سچی
اور اصلی ہے ۔ ممکن ہے تمہارے باپ نے یہ کام
اسی لئے کیا ہو کہ اُس کی اولاد میں آگے یہ
بیجا رعایت ختم ہو جائے کہ صرف ایک ہی
شخص کو وہ خاص انگوٹھی دی جائے ۔ یہ تو
تم خوب یقین رکھو کہ اُسے تم سب سے محبت
تھی اور سب سے یکساں محبت تھی : اور اسی
وجہ سے اُس نے یہ پسند نہیں کیا کہ صرف
ایک بیٹے سے رعایت کرکے باقی دونوں کو رنجیدہ
کر دے ۔ اب تم لوگوں کو یہ کرنا چاہئیے کہ
محبت میں ہر ایک دوسرے سے بڑھ جائے ،
اور وہ محبت بھی ایسی ہو کہ اُس میں کسی

طرح کے تعصب یا فرقہ بندي کا گمان بھي نہ
ہو ۔ تم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرني
چاھئے کہ اپني انگوٹھي کي صفتوں کو صحیح
ثابت کرکے دکھائے ۔ ہر ایک کو چاھئے کہ وہ
نیک نفسي ، انکسار ، تحمل اور صحیح فیاضي
سے کام لے ، اور خدا کي مرضي پر شاکر رھے ، —
اور اب سے بہت دور ، کہیں ھزارھا سال کے بعد ،
جب تمہاري اولاد کي اولاد پھر اِس عدالت کے
سامنے حاضر آکے کسي مجھ سے زیادہ عقلمند جج
کے حضور میں اصلي انگوٹھي کي صفتوں کي
شہادت دیگي ، تب وہ جج اپنا فیصلہ سنائیگا ۔ —
اچھا ، اب جاؤ ۔ " — تو حضور ، اُس نیک مزاج
جج نے یہ تقریر کي تھي ۔

صلاح الدین

اللہ ! اللہ !

ناتن

سلطان صلاح الدین ! اگر وہ زیادہ عقلمند جج ،
جس کا وعدہ کیا گیا ھے ، آپ ھي ھیں —

صلاح الدین

[آگے بڑھ کر اور ناتن کا ھاتھ پکڑ کر]

نہیں، میں، تو خاک ھوں، ذرۂ بےمقدار ھوں . یا اللہ!

ناتن

آیں! یہ آپ کا کیا حال ھے؟

صلاح الدین

نہیں، ناتن! اُس جج کے آنے کے ھزارھا سال ابھي نہیں گزرے: اور نہ صلاح الدین اُس کُرسي عدالت کے قابل ھے . اچھا، بس اب جاؤ . لیکن مجھ سے دوستي قائم رکھنا .

ناتن

تو آپ مجھ سے بس یہي فرماتے تھے یا کچھ اور؟

صلاح الدین

نہیں، اور کچھ نہیں .

ناتن

اور کچھ بھي نہیں ؟

صلاح الدین

نہیں ، کچھ نہیں . مگر تم کیوں پوچھتے ہو ؟

ناتن

میں اِس امید سے حاضر ہوا تھا کہ مجھے آپ کي خدمت میں ایک خاص معروضہ پیش کرنے کا موقع مل جائیگا .

صلاح الدین

موقع ملنے کا کیا ذکر ہے : کہو کیا چاہتے ہو ؟

ناتن

میں ابھي ایک بڑے دور کے سفر سے واپس آ رہا ہوں . اس عرصہ میں میں نے اپنے بہت سے قرض واپس لئے ہیں ، اور اب میرے پاس بہت سا نقد روپیہ موجود ہے . اب پھر نازک وقت آ رہا ہے ،

اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اپنے مال کی حفاظت کیونکر کروں . اس لئے مجھے خیال ہوا کہ بہت ممکن ہے کہ آپ — کیونکہ جب جنگ بالکل دروازے پر آ کھڑی ہوتی ہے ، تو روپے کی ضرورت ہوتی ہی ہے — میرا خیال تھا کہ شاید آپ میرے مال و زر میں سے کچھ استعمال فرما سکینگے .

صلاح الدین

[ناتن کو غور سے دیکھتے ہوئے]

ناتن ، میں یہ نہیں دریافت کرنا چاہتا کہ تمہیں حافی نے بتایا ہے ، یا خود تم ہی کو کچھ ایسا شبہ ہوا ہے کہ تم اپنی مرضی سے اپنا روپیہ پیش کر رہے ہو —

ناتن

شبہ کیسا ، حضور ؟

صلاح الدین

نہیں ، میں اسی قابل ہوں . ناتن ، مجھے

معاف کرنا — اب چھپانے سے کیا حاصل ھے ؟ — سچ یوں ھے کہ میں ابھی اس بات پر آنے والا تھا کہ —

ناتن

کیا آپ بھی مجھ سے یہی فرماتے تھے ؟

صلاح الدین

ھاں ، بس یہی کہنے والا تھا .

ناتن

تب تو ھم دونوں کا کام بن گیا . لیکن حضور ، اگر میں آپ کو اپنا تمام روپیہ نہ بھیج سکوں ، تو اس کا سبب وہ نوجوان تمپلر ھوگا . میرا خیال ھے کہ حضور اُس سے واقف ھیں . مجھے اُس کا ایک بڑا قرضہ اُتارنا ھے .

صلاح الدین

تمپلر ! — یہ کیا ؟ کیا تم میرے بدترین دشمنوں کو بھی اپنے مال و زر سے مدد دو گے ؟

ناتن

جي نہیں، میں تو صرف اُس تمپلر کا ذکر کر رھا ھوں جس کي حضور نے جان بخشي کي تھي .

صلاح الدین

ارے، یہ تم نے مجھے کیا یاد دلا دیا ؟ ھاں، میں تو اُس جوان کو بالکل بھول ھي گیا تھا . ناتن، تم اسے جانتے ھو ؟ بتاؤ، وہ اب کہاں ھے ؟

ناتن

شاید حضور کو یہ معلوم نہیں ھے کہ حضور نے اُس پر جو احسان فرمایا ھے، وہ اُس کے واسطے سے ایک برکت کي صورت میں مجھ تک پہنچا ھے : اور میري پیاري بچي کو شعلوں میں سے نکالنے کے لئے اُس نے اپني اِس نئي زندگي کو بھي جوکھم میں ڈال دیا تھا .

صلاح الدین

اچھا ! — یہ تو اُس کي صورت ھي سے معلوم

ہوتا تھا کہ وہ بڑا جوانمرد ہے. واللہ، یہی میرا اسد بھی کرتا، جس سے وہ اتنا مشابہ ہے. وہ اب بھی یہیں ہے کیا؟ اگر ایسا ہے تو اُسے سیدھا یہاں بلا لاؤ. میں نے اپنی بہن سے اپنے اُس عزیز بھائی کا اتنا ذکر کیا ہے کہ گو وہ اُس بھائی کو بالکل نہیں جانتی، مگر میں چاہتا ہوں کہ وہ کم سے کم اُس کی ایک ہو بہو تصویر کو تو دیکھ لے — ہاں، اُسے بلا لاؤ، اور جلدی لاؤ. دیکھتے ہو، ایک نیک کام سے، خواہ وہ ایک وقتی جذبے ہی کا نتیجہ کیوں نہ ہو، کتنے اور نیک کام ہو سکتے ہیں! جاؤ، اسے لے آؤ.

ناتن

جی ہاں، ضرور — مگر ہمارا دوسرا معاہدہ تو پختہ ہو گیا ہے نہ، حضور؟

[جاتا ہے .]

صلاح الدین

مجھے افسوس یہ ہے کہ میں نے اپنی بہن کو یہ باتیں نہیں سننے دیں. اب میں جلدی سے

اس کے پاس چلوں . مگر جتنی باتیں ہوئی
ہیں ، اب میں اُن کا آدھا حصہ بھی تو بیان
نہیں کر سکونگا .

[چلا جاتا ہے ·]

آٹھواں سین

راہبوں کے حجروں کے قریب ، کھجور کے درختوں
کے نیچے تمپلر ناتن کے انتظار میں ہے .

تمپلر

[نہایت کشمکش اور اضطراب کے عالم میں]

اب تو یہ میرا دل ، یہ صید زبوں ، کمبخت
پھڑکتے پھڑکتے تھک کے رہ گیا — مگر نہیں ، اب
میں اس پر غور ہی نہ کرونگا کہ میرے دل میں
کیا کیا گزر رہا ہے ، اور نہ یہ سوچونگا کہ آئندہ
کیا کیا گزرنے والا ہے . بس اب بہت ہو چکا . میں

وهاں سے خواہ مخواہ بھاگ آیا — لیکن ، نہ بھاگتا
تو اور کیا کرتا ؟ — خیر ، هرچہ بادا باد ! اول تو
یہ حملہ هي مجھ، پر کچھ، ایسا اچانک هوا کہ
هزار بچنے کي کوشش کي ، مگر نہ بچ سکا . میں
کتنے دن سے اس بات کو ٹال رها تھا . اور مجھے
کچھ اُس کي شکل دیکھنے کي ایسي آرزو بھي نہ
تھي . مگر وہ دیکھنا قہر هو گیا ، اور ایک بار
دیکھتے هي پھر یہ بھي عہد کر لیا کہ اب کبھي
اس شکل کو اپني آنکھوں سے اوجھل نہ هونے
دونگا . مگر یہ عہد کرنا کیسا ؟ اس کے معني تو
هیں تدبیر ، اور عمل : اور مجھے سوا تڑپنے کے اور
کسي چیز سے سروکار نہیں . — کیا کہوں ، اُسے
دیکھتے هي مجھے کچھ ایسا محسوس هوا کہ
جیسے میري هستي هي اس کي شخصیت کے
ساتھ وابستہ هو گئي هے ؛ اور اب تک یہي حال
هے کہ یہ بات کسي طرح قیاس میں بھي نہیں
آتي کہ اُس سے جدا هوکے زندہ کیسے رہ سکتا
هوں . یہ تو زندہ درگور هونا هے . اور یہیں کیا ،
میں تو مر کے بھي جہاں جاؤنگا ، وهاں بھي میرے

لئے موت هي موت هے . کیا اِسي کو عشق کہتے
هیں ؟ هیں ! کہیں تمپلر بھي عاشق هوا کرتے
هیں ؟ غضب خدا کا ' ایک عیسائي اور ایک
یہودي لڑکي سے عشق رکھے ! — مگر اس میں
مضایقه هي کیا هے ؟ — اِس موعوده سرزمین میں '
جس کي خوبیوں کو میں کبھي نه بھولونگا ' میں
نے اپنے بہت سے تعصبوں کو بالاے طاق رکھ دیا
هے . آخر میري جماعت مجھ سے کیا چاهتي هے ؟
تمپلر کي حیثیت سے تو میں اب مُرده هوں — میں
تو اسي وقت سے مرچکا هوں جب سے صلاح الدین کے
پنجے میں گرفتار هوکے آیا تھا . کیا واقعي یه سر '
جو صلاح الدین نے مجھے بخشا هے ' وهي هے جو پہلے
تھا ؟ هرگز نہیں ' یه تو کوئي اور هي سر هے . اِس
سر کو تو اُن سب باتوں کا هوش هي نہیں جو
میرا پہلا سر دیکھ سُن چکا تھا . اور اِس میں
بھي شک نہیں کہ یه اُس پرانے سر سے بہتر هے ' اور
اِسے میرے باپ کے اصلی وطن سے زیاده مناسبت هے .
هاں ' میرا یه خیال ضرور صحیح هے — کیونکه اب
میرے دماغ میں بھي بالکل ویسے هي خیالات پیدا

هو رهے هیں جیسے اس ملک میں میرے باپ کے
دماغ میں پیدا هوئے هونگے . یه اور بات هے که
لوگوں نے مجھے اُن کے متعلق جھوت موت کے قصے
گھڑ گھڑ کے سنائے هوں — لیکن اگر وہ قصے بھي
هیں ، تب بھي میرا دل گواهي دیتا هے که وہ بالکل
صحیح هیں ؛ اور خاص کر اب تو مجھے اُن کا بالکل
یقین هوتا جاتا هے ، کیونکه میں بالکل اُسي جگه
لڑکھڑا رها هوں جہاں میرے باپ لغزش کھاکر گرے
تھے . خیر ، وہ گرے هی سہی : مگر لڑکوں میں
مل کے کھڑے هونے سے تو یهی بہتر هے که آدمي
جواں مردوں کے ساتھ گر پڑے . میرے باپ کا طرز عمل
اِس کا ثبوت هے که میرے باپ کی نگاہ میں میرا
یه فعل ضرور پسندیدہ ٹھہرتا . پھر مجھے اوروں
کی پسندیدگی یا ناپسندیدگي کی کیا ضرورت هے ؟
اچھا ، ناتن کي پسندیدگي ؟ مگر نہیں ، اُس سے
تو مجھے صرف پسندیدگي هی نہیں بلکه تائید
کي بھي اُمید هے . یه بھي عجب یهودي هے !
اور بے وجه ایسا پکا یهودي بنتا هے . — آرے ، وہ تو
بڑے زناٹے سے آ رها هے ، اور اتنا خوش خوش ، آیں !

مگر صلاح الدین کے هاں جو بھی هوکے آتا هے اسی طرح
خوش خوش آتا هے . ناتن ! ناتن !! .

نواں سین

ناتن اور تمپلر

ناتن

اخاہ ، نائٹ صاحب ، آپ هیں !

تمپلر

آپ سلطان کے هاں خوب ٹھہرے .

ناتن

نہیں ، وهاں تو زیادہ دیر نہیں لگی . جانے هی
میں دیر هو گئی تھی . ... سچی بات یہ هے کہ
جیسی اس کی شہرت سنی تھی ویسا هی پایا . نہیں
بلکہ یوں کہنا چاهئے کہ اُس کی شہرت اُس کی

شخصیت کا ایک دھندلا سا عکس ھے . مگر ھاں '
پہلے مجھے آپ سے یہ کہ دینا چاھئے کہ سلطان آپ
سے ——

تھپلر

کیا چاھتا ھے ؟

ناتن

آپ سے باتیں کرنا چاھتا ھے . اس لئے آپ
فوراً اس کے ھاں جائے . پہلے آپ ذرا ایک لمحے
کے لئے مکان تک چلے چلئے . مجھے وھاں سلطان
کے لئے کچھہ انتظام کرنا ھے . پھر وھاں سے سلطان
کے ھاں چلینگے .

تھپلر

اب تو میں آپ کے مکان میں اُس وقت تک
قدم نہیں رکھونگا کہ ——

ناتن

یہ کیوں ؟ معلوم ھوتا ھے آپ وھاں ھو آئے

ہیں ؛ بلکہ اُس سے ملے بھي ہیں ، اور اس سے بات چیت بھي کي ہے . اچھا ، اب بتائے کہ آپ ریشع کو کیسا سمجھتے ہیں ؟

تہپلر

لفظوں میں ادا ہونا مشکل ہے . اب رہا یہ کہ میں پھر جاکے اس سے ملوں — یہ تو میں ہرگز نہ کرونگا . نہیں ، ہرگز نہیں : جب تک کہ آپ مُجھ سے ابھي اسي جگہ یہ وعدہ نہ کریں کہ اب مجھے اجازت ہوگي کہ میں اُسے ہر وقت دیکھا کروں .

ناتن

آپ کا مطلب کیا ہے ؟

تہپلر

[ناتن کے گلے سے لگ کے]

پیارے باپ !

ناتن

میاں صاحبزادے ، یہ کیا ؟

تھمپلر

[گلے سے الگ ہوکے]

مجھے بیٹا نہیں کہتے آپ ، آیں ؟

ناتن

میرے عزیز نوجوان !

تھمپلر

پھر بیٹا آپ نے نہیں کہا ! ناتن ! میں آپ کو خدا کے بنائے ہوئے قدیم‌ترین اور مضبوط‌ترین رشتے کی قسم دیتا ہوں — ان عارضی رشتوں کو اصلی رشتوں پر ترجیح نہ دیجئے . اس وقت آپ یہ سمجھئے کہ آپ انسان ہیں ، باقی سب بھول جائیے .

ناتن

عزیزترین دوست !

تھمپلر

اور بیٹا ؟ بیٹا نہیں ؟ ہائے ، اب بھی

نہیں — اب بھی نہیں کہ جب احسانمندی نے آپ کی صاحبزادی کے دل تک عشق کے لئے ایک راستہ کھول دیا ہے . اب بھی نہیں ، جب کہ ہم دونوں کے جذبات صرف آپ کی " ہاں " کے انتظار میں ہیں کہ مل کے ایک ہو جائیں ! آپ اب بھی خاموش ہیں ؟

ناتن

نوجوان تمپلر ، تم نے تو مجھے حیرت میں ڈال دیا .

تمپلر

حیرت میں ڈال دیا ؟ یہی حیرت نہ کہ میں نے آپ کے دل کی بات کیسے کہ دی ؟ یا ممکن ہے کہ میرے منہ سے نکل رہی ہے اس لئے آپ اُسے نہ سمجھ سکے ہوں — یہ حیرت کیوں !

ناتن

مگر تمپلر صاحب ! مجھے ابھی یہ بھی تو معلوم نہیں ہے کہ آپ اشتاؤفن خاندان کی کس

شاخ سے ھیں ۔

تمپلر

کیا کہا آپ نے ؟ کیا ایسے نازک وقت میں بھي آپ کے دل میں ایسے ایسے فضول سوال پیدا ھو رھے ھیں ؟

ناتن

سنئے تو — ایک زمانہ ھوا کہ جب اشتاؤفن خاندان کے ایک فرد سے واقف تھا ۔ اُس کا نام تھا کونراد ۔

تمپلر

اچھا ، اگر میرے باپ کا بھي بالکل یہی نام ھو ، تو ؟

ناتن

کیا وقعي یھي نام تھا ؟

تمپلر

اُن ھي کے نام پر تو میرا نام بھي یہ ھوا ھے :

کیونکہ کرد اور کونراد دونوں ایک ھي ھیں .

ناتن

خیر ، تو میرا کونراد تمھارا باپ نہیں ھو سکتا : کیونکہ میرا کونراد بھي تمھاري طرح ایک تمپلر تھا ، اور اُس کي شادي کبھي نہیں ھوئي .

تمپلر

پھر بھي —

ناتن

یعني ؟

تمپلر

تب بھي ، ممکن ھے کہ وھي میرا باپ ھو .

ناتن

اب تو تم مذاق کرنے لگے .

تمپلر

آپ بھي تو بےحد احتیاط سے کام لے رھے

هیں . اچها ، میں اپنے باپ کي ناجائز اولاد هي سهي ! مگر ، خون بهي تو آخر کوئي چیز هے . بهتر یه هے که نه آپ مجهه سے میرا نسب پوچهئے ، اور نه میں آپ کے نسب سے کوئي سروکار رکهوں . مگر اس سے میري یه مراد نهیں که خدا نخواسته مجهے آپ کے نسب نامه میں کے صحیح هونے میں کوئي شک هے . وه تو مجهے یقین هے که آپ اُسے ، نهایت صحت کے ساتهه ، هوتے هوتے حضرت اُبراهیم سے جا ملائیںگے : اور اُس سے اوپر کي صحت پر تو میرا ایمان هے ، بلکه اُس کي قسم کها سکتا هوں .

ناتن

تمهیں غصه آ گیا — کیا واقعي میں اسي قابل هوں ؟ کیا میں نے اب تک تمهاري کسي بات کو ماننے سے انکار کیا هے ؟ میں تو صرف اس لئے تامل کر رها هوں که تم نے جلدي میں بے سوچے سمجهے ایک بات کهه دي .

تھیلر

بس اتنی سی بات تھی؟ خیر، تب تو مجھے معاف کیجئیگا .

ناٹن

اچھا، تو میرے ساتھہ آؤ .

تھیلر

کہاں؟ آپ کے مکان کو؟ جی نہیں، یہ تو نہ ہوگا . مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں پھر ایک دفعہ اور آگ نہ لگ جائے — میں یہیں آپ کا انتظار کرونگا بس . اور اگر اب میں اُسے کبھی دیکھونگا بھی، تو اِس شرط پر کہ مجھے یہ حق حاصل ہو کہ آزادی کے ساتھ جب چاہوں دیکھوں . ورنہ یوں تو میں اُسے اچھی طرح دیکھہ ہی چکا ہوں .

ناٹن

اچھا، تو میں جاتا ہوں .

[چلا جاتا ہے .]

دسواں سین

تمپلر ' اور کچھ وقفہ کے بعد دایہ

تمپلر

[ابھي تک تنہا]

ھاے ' اب نہیں رہا جاتا . انسان کا دماغ بھي کیسي وسیع چیز ھے کہ اِس میں خیالوں کي ایک دنیا کي دنیا آباد رھتي ھے . پھر بھي اکثر ایسا ھوتا ھے کہ ذرا سا نیا خیال بھي ایک دم سے سارے دماغ پر چھا جاتا ھے ؛ پھر خواہ اس سے پہلے اُس میں کچھ ھي بھرا ھو سب کچھ بیکار ھو جاتا ھے. مگر ھاں ذرا صبر کیا جائے ' تو اسي بے جوڑ اور بے ھنگم مواد سے ایک صحیح سالم خیال پیدا ھو جاتا ھے ' وہ ساري بدنظمي ختم ھو جاتي ھے ' اور پھر وھي اگلي سي ترتیب اور وھي نظام قائم ھو جاتا ھے . تو کیا واقعي میں عشق میں مبتلا ھوں ؟ —

کیا اس سے پہلے مجھے کبھی کسی سے عشق
نہیں ہوا ؟ یا یہ بات ہوگی کہ پہلے میں
جسے عشق سمجھا تھا وہ اصل میں عشق نہیں
تھا . تو کیا اصلی عشق یہی ہے جس کو میں
اب محسوس کر رہا ہوں ؟

دایہ

[چپکے سے کہیں ایک طرف سے آ نکلتی ہے]

نانت صاحب ، نانت صاحب !

تمپلر

کون ؟ دایہ ، تم ہو ؟

دایہ

میں ابھی آتے آتے ناتن سے آنکھ بچا کے یہاں
پہنچی ہوں . مگر وہ یہاں ہمیں دیکھ پائیگا .
اس لئے آپ اِدھر میرے پاس کو آ جائیے —
اِدھر اِس درخت کی آڑ میں .

تمپلر

آخر اب یہ کیا ہونےوالا ہے ؟ یہ راز کیوں ؟

داید

هاں راز کي بات هي کے لئے تو میں آئي هوں ؛ اور وہ بھي ایک نہیں ، دو دو . — ان میں سے ایک تو مجھے معلوم هے ، اور ایک آپ کو — آئیے ، هم اپني اپني باتیں ایک دوسرے سے بدل لیں . آپ اپني بات مجھے بتا دیں ، تو میں اپني بات آپ کو بتا دونگي .

تمپلر

هاں ، میں خوشي سے بتا دونگا . مگر مہرباني کرکے پہلے تم بتا دو کہ میري کیا یہ بات هے . مگر خیر ، وہ تو ابھي تمھاري هي بات سے معلوم هو جائیگي . هاں ، تو پہلے تم بتاؤ .

داید

هائیں ، پہلے میں هي بتاؤں ؟ نہیں نائٹ صاحب ، یوں نہیں . پہلے آپ بتائیے — تب میں بتاؤنگي — اور آپ یقین رکھئے کہ جب تک آپ اپني بات نہ کہہ دینگے اُس وقت تک

میری بات کے سننے کا کوئي فائدہ نہیں ہو سکتا . مگر جلدی کہئے . جو میں نے یوں هي هوتے هوتے آپ کي بات کا پتہ لگا لیا ' تو آپ کے بتانے کي کوئي بات نہ رهیکي ' اور میری بات میرے هی پاس رہ جائیگي — اور آپ منہ دیکھتے رہ جائینگے . اور ' میاں نائٹ ' یہ تو مردوں کا بس خیال هي خیال هے کہ وہ عورت ذات سے کوئي بات چھپا سکتے هیں .

تمپلر

اور جو وہ خود هي نہ جانتے هوں تو ؟

دایہ

ممکن هے ایسا هي هو ' تب تو شاید مجھے یہ چاهئے کہ آپ کا بھید بھي آپ کو بتا دوں . مگر پہلے آپ یہ تو بتائیے کہ اُس روز آپ اِس طرح ایک دم سے همیں دیکھتے کے دیکھتے چھوڑ کے کیوں چلے آئے ؟ اور اب آپ ناٹن کے گھر کیوں نہیں جاتے ؟ کیا ریشم نے آپ کے دل

پر اتنا کم اثر کیا ھے ؟ یا بہت گہرا اثر کیا ھے ؟ ھے نہ یہی بات ؟ ارے میں خوب جانتی هوں کہ پرندہ لاسے میں پھنس کے کیسے پھڑپھڑاتا ھے ! بس اب آپ صاف صاف کہہ ڈالئے کہ آپ کو اُس سے محبت ھے — نہیں ، بلکہ آپ اس کے دیوانے ھیں . — جو آپ یہ مان لیں ، تو میں آپ کو ایک بات سناؤں .

تمپلر

میں دیوانہ هوں ؟ هاں سچ تو کہتي هو : تم اِن باتوں کو خوب سمجھتی هو .

دایہ

نہیں ، اگر آپ محبت کا اقرار کر لیں ، تو میں دیوانہ نہیں کہونگي .

تمپلر

دایہ ، یہ بھي کوئي عقل کی بات ھے بھلا ؟ تم ھی کہو ، کوئي تمپلر کسي یہودي لڑکي پر کیسے عاشق هو سکتا ھے !

داية

هاں، معلوم تو ایسا هي هوتا هے کہ یہ بے عقلي کي بات هے . مگر یہ بهي تو هو سکتا هے کہ کسی چیز میں هماري سمجهہ سے بهي زیادہ مطلب هو — اور پهر یہ بهي کوئي اچنبهے کي بات نہیں هے کہ همارا پاک نجات دینے والا همیں ایسے ایسے راستوں سے اپنے پاس بلاے جو هماري دنیا کے بڑے بڑے عقلمندوں کو بهي نہ سوجهیں .

تمپلر

اُف ري سنجیدگی !

[دل میں]

هاں اگر "نجات دینے والا" کي جگہ "خدا کي دی هوئي عقل" کہا جائے، تب تو یہي کہنا چاهئے کہ یہ تهیک کہہ رهي هے — دایہ، میري عادت نہیں کہ میں اپني چهان بین کروں، مگر تم نے مجهے بہت مشتاق بنا دیا .

دایہ

مگر صاحب ، یہ زمین بھی تو معجزوں* کی
زمین ہے !

تمپلر

[دل میں]

خیر — معجزوں کے کیا کہنے ہیں . بھلا جہاں
ساری دنیا امڈی چلی آتی ہو ، وہاں بھی
عجیب باتیں نہ ہونگی تو اور کہاں ہونگی !

[دایہ سے]

اچھا دایہ ، تم جس بات کا اقرار مجھ سے
لیا چاہتی ہو ، سمجھ لو کہ میں نے اقرار کر
لیا . ہاں ، میں مانتا ہوں کہ مجھے اُس سے
محبت ہے — ہاں ضرور محبت ہے — اور میری
سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اُس کے بغیر کیسے
زندہ رہ سکتا ہوں .

دایہ

سچ مچ ؟ تو اب آپ مجھ سے قسم کھا کے

وعدہ کیجئے کہ آپ اُسے اپنا بنا لینگے۔ ہاں قسم کھائیے کہ آپ اِس دنیا ہی میں نہیں، بلکہ آخرت میں بھی اُسے ہمیشہ کے لئے اِس جنجال سے نکال لینگے۔

تمپلر

مگر کیسے؟ — میں کیسے؟ — کس طرح ایسی بات کی قسم کھا سکتا ہوں جو میرے بس کی نہیں؟

دایہ

آپ کے بس کی ہے، ضرور ہے۔ اور اگر نہیں بھی ہے، تو میں ایک ہی لفظ میں بتا دونگی کہ کس طرح آپ کے بس کی ہو سکتی ہے۔

تمپلر

شاید تمہارا مطلب یہ ہے کہ اُس کا باپ رضامند ہے۔

دایہ

باپ کا کیا اجارہ ھے ! اُسے رضامند "ھونا پڑیگا" .

تمپلر

اچھي دایہ ، تم یہ "ھونا پڑیگا" کیا کہ رھي ھو؟ اُس کے سر پر کوئی لٹھہ لئے تھوڑا ھی کھڑا ھے کہ ضرور رضامند ھونا ھي پڑیگا ۔ بھلا کوئی بات بھي ھو !

دایہ

تب تو اُسے رضامند ھونے کے لئے تیار ھونا پڑیگا ؛ اور ھنسي خوشي ایسا کرنا پڑیگا .

تمپلر

رضامندي بھي ، اور "زبردستي ھونا پڑیگا" بھي ! خوب ! اچھا اب میں تمھیں بتاتا ھوں کہ میں اُس کا دل ٹٹول چکا ھوں — اب ؟

دایہ

اور اس نے تمہاری بات نہیں مانی ؟

تمپلر

اُس نے ایک ایسی بات کہی ' جس سے مجھے
بڑا ہی صدمہ ہوا .

دایہ

یہ آپ کیا کہ رہے ہیں ؟ ہونا تو یہ چاہئے
تھا کہ آپ کے منہ سے ریشع کے نام کا ذرا سا اشارہ
پاتے ہی وہ مارے خوشی کے اچھل پڑتا . پھر یہ کیا
الٹی بات ہوئی کہ وہ الٹا بے مروتی سے پیش آیا
اور روڑے اٹکانے لگا ؟ میری سمجھ میں نہیں
آتا .

تمپلر

ہاں ' مگر ہوا یہی .

دایہ

تب تو مجھے جو کچھ بھی کرنا ہے بے دھڑک

کرونگي ؛ ایک لمحه بھي دم نهیں لونگي .

[رک جاتي هے .]

تهپلر

کچھ نه کچھ دھڑکا تو تمهیں ضرور معلوم هوتا هے .

دایه

هاں ' یوں تو وہ هر طرح بهت هی نیک هے ' اور مجھ پر اس کے بهت سے احسان هیں . مگر تعجب هے کہ اُس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا ! خدا جانتا هے اُسے مجبور کرتے هوئے میرا دل دکھتا هے ؛ مگر پھر کیا کروں آخر ؟

تهپلر

خدا کے لئے دایه ' بس ایک بات که کے میرے شک کو دور کر دو . یا اگر تمهیں یه هچکچاهت هو کہ جو کچھ تم کهنے والي هو وہ سچ هے یا جھوٹ هے ' یا اچھي بات هے یا شرم کي بات

ھے ، تو بہتر ھے کہ بالکل چپ ھو جاؤ ؛ اور میں بھي اس بات کو بھلا دونگا کہ تمہارے پاس کوئي چھپانے کي بات بھي تھي ۔

دایہ

اس سے تو میرا جوش اور بھی بھڑکتا ھے ، دبتا نہیں ۔ تو نائٹ صاحب ، اب میں آپ کو بتائے دیتي ھوں کہ ریشع یہودن نہیں ھے — بلکہ وہ عیسائي لڑکي ھے !

تمپلر

[سرد مہري سے]

آخر بات نکلي صاحب ! دایہ ، میں تم کو مبارکباد دیتا ھوں کہ صحت سلامتی کے ساتھ تمہارا یہ حمل وضع ھو گیا ۔ دردوں نے تمہیں بہت ھي تکلیف دي ھوگي ۔ بہت اچھي بات ھے : تم اب زمین کي آبادي بڑھانے کے تو رھیں ، بس اب خدا کا نام لے کے اسي طرح آسمان کي آبادي بڑھائے جاؤ !

دایہ

هم نے تو ایسي اچھي بات بتائي ' اور اُس پر همیں یہ طعنے دئے جا رهے هیں ' کیوں صاحب ! یہ بھي خوب بات هے کہ ایک عیسائي آدمي ' اور وہ بھي تمپلر ' اور پھر عاشق ' یہ سن کے خوش نہ هو کہ ریشم عیسائي هے !

تمپلر

هاں ' اور خاص کر یہ خبر سن کے کہ وہ خاص تمهارے هاتھوں عیسائي بني هے !

دایہ

واہ صاحب واہ ' آپ نے میري بات کا اچھا مطلب نکالا . نهیں ' یہ بات هرگز نهیں — بلکہ میں تو خدا سے چاهتي هوں کہ کوئی خدا کا بندہ آکے اُس کا عقیدہ بدل دے . یہ بھي اُس بیچاري کي قسمت کي بات هے کہ یوں کهنے کو تو اتنے دن سے عیسائي هے ' پر اصل میں اب تک نہ هونے پائی .

تھپلر

سنو، یا تو صاف صاف کہو، یا چل دو.

دایہ

یہ لڑکی عیسائی تھی، عیسائی ماں باپ کی بچی تھی، اور بپتسمہ لے چکی ہے.

تھپلر

[مشتاقانہ انداز سے]

اور ناتن ؟

دایہ

وہ اس کا باپ تھوڑا ہی ہے !

تھپلر

کیا ! ناتن اُس کا باپ نہیں ہے ؟ تم سمجھتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو ؟

دایہ

ہاں ہاں، خوب سمجھتی ہوں کہ جو کچھ

کہ رهي هوں تهیک کہ رهي هوں — هائے اس بات کو سوچ سوچ کے کیسا کیسا میرا کلیجا کٹتا هے ! نهیں ' وہ اس کا باپ نهیں هے .

تمپلر

اچها ' تو صرف لے کے پال لیا هے ' اور مشہور کر رکها هے کہ اُسي کي بچي هے ؟ اُف اُف ' ایک عیسائي لڑکي کو یہودي بنا کے پالا هے !

دایہ

هاں ' اور نهیں تو کیا ؟

تمپلر

اور اُسے خود بهي خبر نهیں کہ وہ کس دین میں پیدا هوئي تهي ؟ باپ نے بهي کبهي نهیں بتایا کہ وہ یہودي نهیں بلکہ عیسائي پیدا هوئي تهي ' آیں ؟

دایہ

کبهي نهیں .

تھپلر

نہ صرف یہ کہ بچی کو اِس خیال سے پالا ھے ، بلکہ اس غریب کو بھی برابر اسی دھوکے میں رکھا ؟

دایہ

ھائے افسوس !

تھپلر

ارے ! ناتن بھی ایسا کر سکتا ھے ! کیا یہ دانشمند ناتن ، نیک ناتن بھی ایسا کر سکتا ھے کہ فطرت کی آواز کو اس طرح گھونٹ کے دبا دے اور کسی کے دلی جذبات کو ایسے غلط راستے پر ڈال دے کہ اگر اُن کو اختیار دیا جاتا تو وہ کبھی اِس کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلتے ! دایہ ، تم جو کچھ کہہ رھی ھو ، کچھ معمولی بات نہیں ھے ، بڑی سنگین چیز ھے ، اور اس کے نتیجے بھی بڑے سنگین اور گراں ھو سکتے ھیں . میرے تو حواس درست نہیں ، اور سمجھ میں نہیں

آتا کہ اب اس وقت میرا فرض کیا ھے — مجھے ذرا
غور کرنے کے لئے وقت دو — اب تم جاؤ — شاید وہ
ابھی پھر یہاں سے گزریگا : ایسا نہ ھو اچانک
ھمیں آ پکڑے .

دایہ

ایسا ھوا ، تو میری جان کی خیر نہیں .

تمپلر

اب مجھ سے تو اُس سے بات نہ کی جائیگی .
اگر تمھیں مل جائے ، تو میری طرف سے اُس سے
اتنا کہ دینا کہ اب ھم لوگ صلاح الدین ھی کے
ھاں ملینگے .

دایہ

دیکھئے ایسا نہ ھو کہ اُس کے سامنے کوئی طعنہ
یا ملامت کی بات آپ کے منہ سے نکل جائے .
ابھی ذرا اس بھید کو چھپائے ھی رکھنا چاھئے :
اس سے یہ ھوگا کہ اگر آئندہ کوئی صورت نہ بن

سکي تو هم اس پر زور ڈال سکیں گے. رهي ریشع ' سو اس کے بارے میں آپ کوئي پس و پیش نه کریں. مگر سنئے صاحب ' جب آپ اُسے اپنے مغربی وطن کو لے جانے لگیں ' تو مجھے یہاں چھوڑ کے نه جائیگا.

تمپلر

خیر ' یه سب تو پھر دیکھا جائیگا — اب تم جاؤ.

چوتھا ایکٹ

پہلا سین

خانقاہ کے حجرے اور برآمدے

خانقاہي برادر، اور کچھہ وقفہ کے بعد ٹمپلر.

برادر

[دل میں]

ہاں ، بطریق بالکل ٹھیک کہتا ہے . لیکن اُس نے جو کام مجھے کرنے کو دیا تھا وہي کیا خاک ہوا ہے جو اور کچھہ بھي ہوگا . میري سمجھہ میں نہیں آتا کہ وہ مجھہ جیسے شخص سے ایسے کام کیوں کراتا ہے . نہ مجھے باتیں بنانی آتي ہیں ، نہ میں لوگوں کو بہکا پھسلا سکتا ہوں ؛ اور نہ مجھہ سے ہوگا کہ خواہ مخواہ بھي لوگوں کے پھٹے میں پاؤں آڑاؤں . میں کیوں ناحق کو دخل

در معقولات دوں . کیا میں نے سب تعلقات کو چھوڑ چھاڑ کے اسی لئے دنیا سے کنارہ کشی کي تھي کہ میں اُوروں کے کام کر کر کے دنیا میں اور بھي زیادہ پھنْس جاؤں ؟

تمپلر

[جلدي جلدي سے آتے ہوئے]

ارے میاں برادر ، تم یہاں پھر رہے ہو! میں بڑی دیر سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں .

برادر

مجھے ، جناب ؟

تمپلر

کیوں! کیا مجھے بھول گئے ؟

برادر

نہیں جناب ، بھولا تو نہیں ؛ مگر میں سمجھتا تھا کہ اب آپ کي صورت کبھي نہ دکھائي دیگی . سچ یہ ہے کہ میں خدا سے دعا بھی یہي کر رہا تھا

کہ اب آپ کی شکل نظر نہ آئے . خدا ہی خوب
جانتا ہے کہ مجھے آپ جیسے شخص سے مجبوراً
جو تجویز کرنی پڑی تھی اُس سے مجھے کیسی
کچھ نفرت ہے . خدا گواہ ہے کہ میں خود بھی
یہ نہیں چاہتا تھا کہ آپ میری بات مان لیں ؛
اور میں اُس وقت اپنے دل میں بہت ہی خوش
ہوا کہ جب آپ نے بے تامل وہ کام کرنے سے انکار
کر دیا تھا ، جو بلا شبہہ ایک نائٹ کی شان کے
خلاف ہے . مگر آب اپ پھر آئے ہیں معلوم ہوتا ہے
آپ پر اثر ہو ہی گیا .

تھیلر

تمہیں معلوم ہے میں کس لئے آیا ہوں ؟ مجھے
تو خبر بھی نہیں .

برادر

غالباً آپ نے اس بات پر غور کیا ہے ، اور اس
نتیجے پر پہلنچے ہیں کہ بطریق کا یہ خیال غلط نہیں
ہے کہ اُس کی تجویز کے ذریعے دولت اور نام دونوں

چیزیں حاصل کي جا سکتي ھیں — اور یه کہ دشمن پھر دشمن ھي ھے، خواہ اُس نے بارھا ھماری جان بچائی ھو — غالبا آپ نے اِن سب باتوں پر خوب غور کیا ھے اور اب بطریق کو مدد دینے آئے ھیں . خدایا!

تمپلر

بھلے آدمي، اطمینان رکھو؛ نہ تو میں اس لئے آیا ھوں، اور نہ مجھے بطریق سے ملنے کي ضرورت ھے . جس امر کا تم ذکر کر رھے ھو، اُس کے متعلق میري راے میں اب تک کوئی تبدیلي نہیں ھوئي اب خواہ مجھے ساري دنیا کا مال و زر مل جائے، مگر یہ نہیں ھو سکتا کہ تم جیسے پاکباز پرھیزگار شخص نے میرے متعلق جو ایسي اچھي رائے قائم کي ھے وہ بدل جائے . اس وقت میں صرف اس لئے آیا ھوں، کہ مجھے ایک خاص معاملے میں بطریق سے مشورہ کرنا ھے .

برادر

[خوف‌زدہ ھو کر چاروں طرف دیکھتے ھوئے]

کیا! تم، اور بطریق سے راے لو؟ نائٹ بھي پادري

سے راے لیا کرتے هیں؟

ٹمپلر

هاں ، معاملہ هي ایسا هے کہ پادري کي راے کي ضرورت هے .

برادر

مگر پادري مرجائے تب بھي کسي نائٹ سے راے نہ لیگا ، چاهے اُس معاملہ کو نائٹ سے کتنا هي تعلق کیوں نہ هو .

ٹمپلر

اس کي وجہ یہ هے کہ بطریق کو غلطي کرنے کا حق بھي حاصل هے — اور هم نائٹ لوگوں کو اُن کے اِس حق پر کبھي رشک نہیں هوتا . میں جانتا هوں کہ اگر مجھے خود اپنے لئے کوئي طرز عمل اختیار کرنا هوتا ، یا میں خود هي اپنے طرز عمل کا ذمہ‌دار هوتا تو میں بطریق وطریق کي ذرا بھي پروا نہ کرتا مگر بعض امور ایسے هیں کہ ، میں سمجھتا هوں کہ ، اگر اُن کے

متعلق میں دوسروں سے مشورہ کر کے اپنا کام بگاڑ بھی
لوں تب بھی اِس سے بہتر ہے کہ میں خود اپنی رائے
سے کام کروں . تاہم ' مجھے تو یہ نظر آتا ہے کہ
مذہب محض فرقہ‌بندی کے جوش اور تعصب کا
نام ہے ؛ اور انسان کسی معاملے پر ' خواہ وہ کتنی
ہی کشادہ دلی سے غور کرے ' پھر بھی بالکل
نا دانستہ طور پر وہ اسی طرز خیال کی تائید
کرتا ہے جس کا وہ خود معتقد ہے . اور چونکہ
دنیا کا دستور بھی یہی ہے ' اس لئے شاید یہی
ٹھیک بھی ہے .

برادر

میں اس معاملے میں کچھ نہیں کہ سکتا '
کیونکہ آپ کی باتیں میری سمجھ ہی میں نہیں
آئیں .

ٹمپلر

[دل میں]

ہاں واقعی ' مجھے یہ سوچ لینا چاہئے کہ

میری اصلي غرض کیا ھے : میں محض صلاح چاهتا هوں یا قطعي حکم ؟ مجھے محض مشورے کي ضرورت ھے یا کوئي فتوی درکار ھے ؟

[برادر سے]

برادر ، میں تمہارا بہت ھی مشکور هوں کہ تم نے مجھے یہ بات سمجھا دی . بطریق کو الگ رکھو ، اب تم هي میرے بطریق بن جاؤ . اور اگر میں اُس سے بھي یہ بات پوچھتا تو محض اس خیال سے کہ وہ عیسائي ھے ؛ اُس کے بطریق هونے نہ هونے سے مجھے کوئي سروکار نہیں . بات یہ ھے کہ —

برادر

نہیں جناب ، اب آگے اور کچھ نہ کہئے . آپ نے میرا غلط اندازہ کیا . آدمي جتنا زیادہ عالم هوتا ھے ، اُتنے هي اُس کے افکار بھی زیادہ هوتے هیں . اور میں نے تو جناب یہ قسم کھا رکھي ھے کہ سوا ایک فکر کے اور کسي فکر کو پاس نہ

آنے دونگا. یہ لیجئے! اچھا ہوا، وہ دیکھئے وہ
خود هي چلا آ رہا ہے. بس اب یہیں کھڑے رہئے،
وہ آپ کو دیکھ چکا ہے.

دوسرا سین

بطریق، جو بڑے ٹھاٹھ سے پادریوں کي شان لئے ہوئے
برآمدے میں چلا آ رہا ہے براد تمپلر

تمپلر

میں اس سے الگ ہی رہوں تو بہتر ہے —
مجھے ایسے آدمیوں کي کوئی ضرورت نہیں. کیسا
ھٹا کٹا سرخ سفید ہے! یہ تو خاصا یارباش سا پادري
معلوم ہوتا ہے، مسخرہ. اور ٹھاٹھ تو دیکھو ذرا!

برادر

نہیں صاحب، اِس وقت تو کیا ہے، کہیں اِسے
اُس وقت دیکھئے جب یہ دربار سے آیا کرتا ہے —

اِس وقت تو یہ کسي بیمار کے پاس سے ہو کے آ رہا ہے .

ٹمپلر

وہاں تو اِس کے ٹھاٹھ کے سامنے صلاح‌الدین کي بھي کوئي حقیقت نہیں رہتي ہوگي .

بطریق

[قریب آتے ہوے برادر کو اِشارہ کرتا ہے]

یہ وہي ٹمپلر ہے نہ ؟ کیا رائے ہے اِس کي ؟

برادر

مجھے معلوم نہیں .

بطریق

[ٹمپلر کي طرف بڑھتا ہے ' اور اس کے جلودار اور برادر پیچھے کو ہٹ جاتے ہیں .]

کہو میاں نائٹ ! میں تم جیسے بہادر جوانمرد کو دیکھ کے بہت خوش ہوا . تم تو ابھي بالکل

نوجوان هو . خدا کے فضل سے امید هے کہ تمهارے وسیلے سے کوئي نہ کوئي کام بن هي جائیگا .

تهپلر

جناب والا ، مجهہ سے جو کچهہ اب تک هو سکا هے ، اِس سے زیادہ اور کیا هو سکیگا — نهیں ، بلکہ کم هي هو تو هو .

بطریق

میري تو یهي دعا هے کہ ایسا پرهیزگار نائٹ همارے پیارے دین کے لئے اور خدا کے مقدس مقصد کو پورا کرنے کے لئے تا دیر سلامت رهے . اور ایسا ضرور هو کر رهیگا ، بشرطیکہ وہ اپني نوجواني کي بهادري اور اپنے بڑهاپے کے تجربے سے هدایت حاصل کرے . فرمائیے جناب ، میں آپ کي کیا خدمت کر سکتا هوں ؟

تهپلر

وهي جس سے میں اِس جواني میں محروم هوں — نصیحت .

بطریق

ہاں ضرور — مگر نصیحت پر عمل بھي تو ہونا چاہئے ' صاحب .

ٹمپلر

اندھوں کي طرح تو عمل نہیں ہونا چاہئے .

بطریق

اندھوں کي طرح عمل کرنے کو کس نے کہا ہے ؟ — یہ صحیح ہے کہ خدا نے انسان کو جو عقل دي ہے اُسے ہر مناسب موقع پر ضرور استعمال کرنا چاہئے — مگر ' کیا ہر موقع اِس کے لئے مناسب ہوتا ہے ؟ — نہیں ' ہرگز نہیں — مثلاً ' اب جب کہ خداوند اپنے کسي خاص فرشتے ' یعني اپنے پاک کلام کے کسي خادم ' کے ذریعے اپنے فضل و کرم سے ایسی تدبیر بتانا چاہتا ہے جس میں تمام مسیحي دنیا اور اس کے مقدس کلیسا کي بہبودي ہے — تو ایسي صورت میں کسے یہ ہمت ہو سکتي ہے کہ اپني عقل کے برتے پر اُس پاک ذات کے ارادے میں '

جو خود عقل کي خالق ھے ' کسي طرح چون
وچرا کرے ؟ کس کي مجال ھے کہ اپني عقل
و رائے کے بل پر اُس ذوالجلال خدا کے ازلي
ابدي قانون کو جانْچ سکے ؟ — اچھا ' اب یہ
بتائیے کہ آپ کس معاملے میں میري نصیحت
چاھتے ھیں ؟

تھپلر

جناب والا ' فرض کیجئے کوئي یہودي ھے ' اور
اُس کے ایک لڑکي ھے جسے اس نے بڑي محبت
سے ھر طرح خدمت کرکے پال پوس کے بڑا کیا ھے
اور اُسے وہ اپني جان سے زیادہ عزیز رکھتا ھے '
اور وہ لڑکي بھي بڑي سعادتمندي کے ساتھ اُس
سے فرزندانہ محبت رکھتي ھے . فرض کیجئے کہ
ھم میں سے کسي کو یہ معلوم ھو جائے کہ وہ لڑکي
اس یہودي کي بیٹي نہیں ھے ' بلکہ وہ اُسے کہیں
بچپن ھي میں مل گئی تھي — اُس نے خریدا
یا چرا کے لایا ' یا جو کچھ بھی ھوا ھو — اور
یہ کہ وہ حقیقت میں مسیحي لڑکي تھي اور

با قاعدہ بپتسمہ لے چکي تھي ؛ مگر اس یہودي نے نہ صرف یہ کہ یہودیوں کے طریقے پر اس کي پرورش کي ، بلکہ اب بھي اُسے یہودي اور اپني لڑکي بنا کے رکھہ چھوڑا ھے ؛ تو فرمائیے کہ ایسي صورت میں کیا کرنا چاھئیے .

بطریق

مجھے تو سن کے دھشت ھوتي ھے ! — مگر آپ یہ تو بتائیے کہ یہ جو باتیں آپ نے بیان کي ھیں ، یہ کوئي اصلي واقعہ ھے ، یا آپ نے محض ایک فرضي مقدمہ پیش کیا ھے ؟ آپ نے ایسا واقعہ فرض ھی کر لیا ھے ، یا سچ مچ ایسا ھوا ھے اور ھو رھا ھے ؟

تمپلر

میں نے یہ صورت حال اس لئے عرض کي کہ اس کے متعلق جناب کا فتویٰ معلوم کر سکوں . جناب کو اس سے کیا غرض ھے کہ یہ صحیح واقعہ ھے یا فرضي بات ھے .

بطریق

کیا فرض ھے ؟ دیکھا ' میں یھي کہ رھا تھا کہ انسان کي یہ غلط کار عقل ' روحاني باتوں میں کس قدر غلطي کرتي ھے ! — یہ تو بڑا ضروري سوال ھے صاحب ! اگر یہ آپ کا پیش کیا ھوا مقدمہ محض خیال آفریني ھي ھے ' تب تو اس پر غور کرنا محض وقت ضائع کرنا ھے : اور میں آپ کو یہ صلاح دونگا کہ آپ تھئیٹر میں جائیں ' جہاں ایسے قصوں پر بحث ھوتي ھے ' اور لوگ (لوگ) سن سن کر خوب تالیاں بجاتے ھیں ۔ لیکن اگر یہ قصہ آپ نے محض ضیافت طبع کے لئے نہیں گھڑا ھے — اگر یہ حقیقت میں ایک صحیح اور سنجیدہ بات ھے — اگر یہ درست ھے کہ ھمارے علاقہ میں ' ھمارے پیارے یروشلم میں ایسا واقعہ ھوا ھے ' تب تو —

ٹمپلر

تب ؟

بطریق

تب تو اس یہودی کو وہ سخت سے سخت سزا ملنی چاھئے جو مقدس پاپا اور شہنشاہ دونوں کے قانونوں کی رو سے ایسے سنگین جرم اور ایسے شیطانی کام کے لئے مقرر ھے .

تمپلر

اچھا ، یہ بات ھے ؟

بطریق

اور یہ سمجھ لیجئے کہ ان دونوں قانونوں کی رو سے کسی مسیحی کو بہکا کر مرتد بنا نے والے یہودی کی یہ سزا ھے کہ — اُسے جَلا دیا جائے — شعلوں کی نذر کیا جائے —

تمپلر

واقعی ؟

بطریق

اور یہ تو اور بھی زیادہ سنگین جرم ھے کہ

ایک یہودی کسی مسیحی بچے کو اُس کے
مسیحی بپتسمہ سے زبردستی ترا کے لے آیا ہے — اور
ظاہر ہے کہ بچوں کے ساتھ، ہمیشہ زبردستی ہی کی
جاتی ہے ، سوا اُن اُمور کے جن میں خود کلیسا
اُن پر سختی کرے ۔

ٹمپلر

لیکن فرض کیجئے کہ وہ بچہ اس یہودی کی
پدرانہ شفقت کے بغیر ہلاک ہو جاتا ، تو ؟

بطریق

کچھ مضایقہ نہیں — یہودی کو تب بھی
جلا ہی ڈالنا چاہئے ۔ اس سے کہ بچہ ابدی
لعنت میں مبتلا ہو جائے ، یہ بہتر ہے کہ وہ یوں
ہی ہلاک ہو جائے ۔ علاوہ اس کے ، اُس یہودی
کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ خدا کے کاموں میں
اس طرح دخل دے ؟ خدا جسے چاہے اس
یہودی کی مدد کے بغیر بھی مصیبت سے نجات
دے سکتا ہے ۔

تھپلر

بے شک، اُس کي مدد کے باوجود بھي خدا ایک روح کو ھلاک ھونے سے بچا سکتا ھے .

بطریق

خیر، جو کچھ بھي ھو، اُس یھودی کو ضرور جلانا چاھئے .

تھپلر

مجھے بڑا ھي صدمہ ھوتا ھے . اور زیادہ صدمہ اس سبب سے ھے کہ میں نے یہ بھي سنا ھے کہ اس یھودي نے لڑکي کو اپنے مذھب کي تلقین نہیں کي ھے، بلکہ اصل یہ ھے کہ کسي مذھب کي بھي تعلیم نہیں دي؛ اور خدا کے وجود کے بارے میں صرف ایسي باتیں بتائي ھیں جن کو عقل تسلیم کرتي ھے .

بطریق

کوئي مضایقہ نہیں، یھودي کو ضرور جلانا چاھئے . بلکہ صرف ایسي ایک بات کے لئے

اُسے ایک بار نہیں بلکہ تین بار جلانا چاھئے . غضب ھے کہ ایک بچے کو بالکل بے دین رکھہ کر پروان چڑھایا جاے اور اُس کے دماغ کو مطلق ایسی تربیت نہ دی جائے کہ وہ ایمان حاصل کرنے کے اھم فرض سے سبکدوش ھو — یہ تو بڑی ھی بڑی بات ھے . نائٹ صاحب ' مجھے سخت حیرت ھے کہ آپ خود بھی —

تمپلر

جناب والا ' باقی کا حصہ خدا چاھے تو میں اعتراف گناہ کے موقع پر عرض کر دونگا .

بطریق

کیا ! آپ میرے سوال کا کوئی جواب نہ دینگے ؟ مجھے اُس بدمعاش یہودی کا نام نہ بتائینگے ؟ اُسے یہاں تک بلا کے نہ لائینگے ؟ تب تو مجھے خوب معلوم ھے کہ مجھے کیا کرنا چاھئے . میں ابھی اسی وقت صلاح الدین کے پاس جاؤنگا . وہ ھم سے حلفی معاھدہ کر چکا ھے کہ وہ ھمیں اپنے پاک

دین کے تمام روحاني معاملوں اور رسموں کے انجام دینے میں مدد دیگا اور هماري حمایت کریگا ۔ اور خدا کا شکر ھے کہ همارے پاس اب تک اُس معاهدے کا اصلي نسخه موجود ھے ' جس پر خود اُس کے دستخط اور مہر موجود هیں ۔ هاں ھے ' همارے پاس موجود ھے ۔ هم اُسے آساني سے اس کا ثبوت دے سکتے هیں کہ رعایا کا بے دین هونا خود حکومت کے لئے زهر کا حکم رکھتا ھے — اور یہ کہ اگر لوگوں کو کسي چیز پر اعتقاد نه هو تو سارا نظام درهم برهم اور فنا هو جاتا ھے — ستیاناس هو ایسي بےدیني کا !

تھیلر

معاف فرمائیگا جناب ' مجھے فرصت نہیں ھے ' ورنه میں حضور کا وعظ آخر تک سنتا ؛ کیونکہ مجھے صلاح الدین نے بلایا ھے ۔

بطریق

اچھا ! یه بات ھے ! تب تو —

تمپلر

جي هاں ، اگر حضور فرمائیں تو پہلے هي سے سلطان کو اطلاع کر دوں کہ آپ باریابی چاهتے هیں .

بطریق

هاں هاں ، مجھے خوب معلوم هے کہ آپ صلاح الدین کے منظورنظر هو گئے هیں . آپ سے اتني درخواست هے کہ دربار شاهي میں آپ میرا ذکر اچھے الفاظ میں کر دیجئیگا . میں جو کچھ کرتا هوں خدا کے لئے کرتا هوں ؛ اور کبھي اگر حد سے بڑھ جاتا هوں ، تو صرف اُسي کے لئے . مہرباني کر کے اس کا لحاظ رکھئیگا . اور یہ جو آپ نے یہودي کا واقعہ بیان کیا هے ، یہ غالباً محض ایک فرضي قصہ هے . یعني —

تمپلر

جي هاں .

[چلا جاتا هے .)

بطریق

مگر میں اس معاملے کي پوري پوري چھان بین کرونگا . اور بہتر یہ ھے کہ کام بھي اسي برادر ھي سے لیا جائے .

[برادر سے]

آؤ بیٹا ، آؤ .

تیسرا سین

[صلاح الدین کے محل کا ایک کمرہ . چند غلام اشرفیوں کي تھیلیاں لا لا کر فرش پر ڈھیر لگا رھے ھیں .]

صلاح الدین ، پھر ستہ .

صلاح الدین

[تھیلیوں کو دیکھتے ھوے]

اِن کی تو کوئي انتہا ھی نہیں معلوم ھوتي . کیا ابھي اور بہت سے باقي ھیں ؟

ایک غلام

حضور ، اتنے ہي ابهي اور هیں .

صلاح الدین

اچها ، اب تم باقي سب کو ستہ کے پاس لے جاؤ . حافي کہاں ہے ؟ اُس سے کہو کہ آکے اِن سب کو سنبهالے — یا نہیں تو ، میں اِن سب کو والد هي کے پاس کیوں نہ بهیج دوں ؟ یہاں تو یہ دیکهتے هي دیکهتے میرے هاتهوں سے نکل جائیگا . آخر کب تک هو ، آدمي هوتے هوتے یوں هي سخت دل هو جاتا ہے : اب یہ آسان بات نہیں رهي ہے کہ کوئي مجهہ سے خوشامد درآمد کرکے روپیہ وصول کرلے . اگر مصر سے روپیہ نہ آ گیا ، تو غریبوں کو بڑي هي تنگدستي کے ساتهہ گزارہ کرنا پڑیگا . بیت المقدس کا خرچ تو خیر کسي طرح نکل هي آئیگا ؛ مگر کہیں ایسا نہ هو کہ همیں مسیحي زائرین کو یوں هي خالي هاتهہ واپس بهیجنا پڑے — اور —

ستہ

میں پوچھتي هوں کہ میں اِس سب روپے کو لے کے کیا کروں ؟

صلاح الدین

پہلے تو تم اس میں سے وہ سب روپیہ نکال لو جو تمہارا میرے ذمے هے . بھر اگر کچھہ باقي رہ جائے تو اُسے کہیں جمع کر کے رکھہ دو ' اور کیا .

ستہ

کیا ناتن اب تک تمپلر کو لے کے نہیں آیا ؟

صلاح الدین

نہیں ' ابھي تو وہ اُسے ڈھونڈ تا هي پھر رها هے .

ستہ

ابھي جو میں اپنا زیور کا صندوق کرید رهي تھي تو مجھے اُس میں سے یہ چیز ملي هے '

یہ دیکھئے .

[صلاح الدین کو ایک چھوٹی سی تصویر دکھاتی ہے] .

صلاح الدین

ارے ! آسد ! یہ وہی ہے ' وہی ہے ! — ہے نہیں ' بلکہ تھا . آہ ' کیسا بہادر لڑکا تھا ' اور کیسی جلدی ہم سے چھن گیا . بھائی ' قسم ہے تیری جان کی ' تو ہوتا تو ہم دونوں مل کر کیا کچھہ نہ کرتے ! ستہ ' اِس تصویر کو میرے ہی پاس رہنے دو . آہ ! یہ مجھے خوب یاد ہے : میں اِسے خوب جانتا ہوں . اُس نے یہ تصویر اپنی بڑی بہن لیلیٰ کو دی تھی ' اور وہ اُسے اُس وقت کسی طرح نہیں چھوڑنا چاہتی تھی . وہی آخری صبح تھی جب وہ سوار ہو کے نکلا تھا — افسوس ! میں نے اُسے کیوں جانے دیا تھا . اور وہ بھی بالکل تنہا ! بیچاری لیلیٰ نے اسی غم میں جان دی ' اور آخری دم تک میری یہ خطا نہیں بخشی کہ میں نے اُسے اکیلا کیوں جانے دیا تھا. وہ پھر واپس نہیں آیا !

ستھ

وائے اسد !

صلاح الدین

خیر ' ایک دن وہ بھي آنے والا ھے کہ ھم سب بھي اسی طرح جاکے واپس نہ آئیں گے . پھر یہ موت ھي پر کیا منحصر ھے کہ اُس جیسے جوان کے کارناموں کا خاتمہ کردے . بہادروں کے تو اور بھی دشمن ھوا کرتے ھیں ' اور اکثر سب سے قوی جواں مرد سب سے کمزور دشمن سے مغلوب ھو جاتا ھے . خیر ' جو کچھہ بھي ھو ' میں اس تصویر کا اِس ٹمپلر سے مقابلہ کر کے دیکھونگا . کہیں میرے وھم نے مجھے دھوکا ھي نہ دیا ھو .

ستھ

ھاں میں اسي لئے تو اِسے لائي ھوں . مگر اِس وقت آپ اِسے میرے حوالے کر دیجئے : میں بتا دونگی کہ یہ اُس سے ملتي جلتی ھے یا نہیں . عورت کي آنکھ سے بڑھ کے کوئی ایسي

چیزوں کا اندازہ نہیں کر سکتا .

صلاح الدین

[ایک دربان سے ' جو اندر داخل ہو رہا ہے]

کون آیا ہے ؟ تمپلر ؟ کہ دو آئے .

ستہ

میں ایک طرف کو ہوئی جاتی ہوں ' نہیں تو آپ کو بھی پریشانی ہوگی ' اور وہ بھی میرے تعجب سے گھبرا جائیگا .

[وہ ایک طرف کو ایک تخت پر بیٹھہ جاتی ہے ' اور نقاب ڈال لیتی ہے .]

صلاح الدین

ہاں ' یہی ٹھیک ہے .

[دل میں]

اب اس کی آواز کان میں آئیگی ! خدا جانے یہ آواز کیسی معلوم ہوگی — میرے اسد کا لب و لہجہ تو اب تک میری روح کی تہ میں گونج رہا ہے .

چوتھا سین

صلاح الدین اور ٹمپلر

ٹمپلر

میں ہوں ، سلطان کا قیدي .

صلاح الدین

قیدي کیسا ؟ جس شخص کي میں نے جان بخشي کر دي ، کیا اُسے آزادي نہ دونگا ؟

ٹمپلر

سلطان جو کچھ بھي عطا کرے اُسے عاجزي کے ساتھ قبول کر لینا میرا کام ھے ؛ پہلے سے ھي اُمید قائم کر لینے کا مجھے کیا حق ھے ؟ یہ تو میرے پیشے اور شخصیت کي شان کے خلاف ھے کہ میں صرف اپني جان کے بخشے جانے کے لئے حضور کا شکریہ ادا کروں — البتہ میري جان اب بھي آپ کي نذر ھے .

صلاح الدین

میں صرف یہ چاھتا ھوں کہ تم اِس آزادي
کو میرے خلاف استعمال نہ کرو. اگر صرف تمہارے
ھاتھ ھي دشمنوں کے کام آتے تو مجھے اس میں عذر
نہ تھا ، لیکن مجھے یہ کسي طرح گوارا نہیں
کہ ایسا اچھا دل بھی اُن ھي کي طرف چلا
جاے . بہادر نوجوان ! تمہاري جو تصویر میرے دل
میں تھي ، میں تمہیں بالکل ویسا ھي پاتا ھوں .
تم بالکل میرے اسد ھو : اُسي کي سي روح ھے ، اور
اُسي کا سا جسم . یہ بتاؤ کہ تم اتنے برس مجھ
سے کہاں چھپے رھے ؟ اب تک کس اندھیري کوتھري
میں سو رھے تھے ؟ وہ کون سي جنات کي زمین تھي ،
وہ کون سی خدائی تھي جس نے اب تک تمہاري
جوانی کو ایسا تر و تازہ رھنے دیا ھے ؟ جي چاھتا
ھے کہ میں تمہیں پچھلے زمانے کی وہ باتیں اور
وہ کام یاد دلاؤں جو ھم تم کیا کرتے تھے — اور —
تم کو تمہاري اس حرکت پر ملامت کروں کہ تم
نے اپنے ایک بھید کو مجھ سے چھپائے رکھا — اپني

اتني بڑي مہم میں مجھے شریک نہ کیا . مگر ، یہ سب تو میں جب کرتا کہ میں صرف تم کو دیکھتا ، اپنے آپ کو نہ دیکھتا — خیر ، جو کچھ بھي ہو : اس مزیدار خواب کا کم سے کم اتنا حصہ ضرور سچا ہے کہ اس زندگی کي خزاں میں میرا اسد پھر ہرا بھرا ہوکے مجھے واپس مل رہا ہے . کہو نائنت ! تم اس سے راضی ہو ؟

تہپلر

آپ مجھ سے جو سلوک چاہیں کریں — جو کچھ بھي گزرے — میرا دل اُسے بڑي خوشي سے منظور کرتا ہے .

صلاح الدین

اچھا ، تو اس بات کا ثبوت فوراً ملنا چاہئے . بولو ، تم میرے ساتھ رہنے کو تیار ہو ؟ تم عیسائی رہو یا مسلمان ہو جاؤ ، میرے لئے سب برابر ہے . خواہ عیسائیوں کي سی سفید عبا پہنو ، خواہ اسلامي لباس رکھو : پگڑي باندھو یا

اپني هي توپي اوڑھے رهو -- جو چاهو کرو . میں یه کب کهتا هوں که هر ایک درخت کي چھال ایک هي طرح کي هوني چاهئے .

تمپلر

ایسا نه هوتا تو آپ هرگز وہ آدمي نه هوتے جو آپ هیں -- وہ سورما ' جس کي بهادري کي دهوم هے ' مگر جس کي یه آواز هے کہ وہ خدا کے باغ کا مالي هوتا .

صلاح الدین

هاں ' اگر تم مجھ کو ایسا برا نهیں سمجھتے ' تو اب یه سمجھنا چاهئے کہ هم تم قریب قریب متفق هو گئے .

تمپلر

قریب قریب نهیں ' بلکہ پوری طرح متفق هو گئے .

صلاح الدین

[تمپلر کو اپنا هاتهہ دیتے هوئے]

قول مرداں !

تمپلر

[سلطان کا هاتهہ تهامتے هوئے]

جان دارد ! لیجئے میں آپ کو خوشی سے وہ چیز دیتا هوں جو آپ مجھ سے چهین نہیں سکتے تهے . اب میں بالکل آپ کا هوں .

صلاح الدین

ایک دن میں اتنی بڑی دولت میرے هاتهہ آئی ! مگر وہ تمهارے ساتهہ نہیں آیا ؟

تمپلر

کون ؟

صلاح الدین

ناتن

تھپلر

[سرد مہری کے لہجہ سے]

نہیں ، میں اکیلا ہی آیا ہوں .

صلاح الدین

شاباش ! تم نے بڑی جوانمردی کا کام کیا ہے ! اور یہ کیسی اچھی بات ہے کہ اِس کام سے ایسے اچھے آدمی کو خوشی نصیب ہوئی .

تھپلر

ہاں ، ہوئی ہوگی .

صلاح الدین

اُف ! یہ سرد مہری ؟ نہیں ، بھائی میاں ! ایسی بات نہیں کرنی چاہئے . جب خدا ہمارے ہاتھ سے کوئی نیک کام کرائے تو ہمیں ایسی سرد مہری سے کام نہیں لینا چاہئے — بلکہ حق تو یہ ہے کہ انکسار کے طور پر بھی سرد مہری کا اظہار نہ کرنا چاہئے .

تھیلر

یہ بھي خوب بات ھے کہ دنیا میں ایک ھي چیز کے اتنے سارے پہلو ھوتے ھیں کہ اکثر تو سمجھ ھي میں نہیں آتا کہ یہ سب ایک دوسرے سے کیا مناسبت رکھتے ھیں!

صلاح الدین

سب سے اچھي ترکیب یہ ھے کہ ان میں سے بہترین چیز کو مضبوطي سے پکڑ لو ، اور اپنے خدا کا شکر کرو ۔ اُسے تو خوب معلوم ھے کہ ایک ھي چیز کے یہ سب پہلو کس طرح آپس میں ایک دوسرے سے مل کے ایک ھو سکتے ھیں ۔ پھر بھي ، میرے بہادر جوان ، اگر پھر بھي تم کو کچھ تامل ھو تب تو مجھے تمھاری طرف سے بہت احتیاط کرني چاھئے ۔ مصیبت یہ ھے کہ میں خود ایسي چیز ھوں جس کے بہت سے پہلو ھیں ۔ ان میں سے بعض تو ایسے ھیں کہ شاید تمھیں اُن میں کوئي علاقہ ھي نظر نہ آئیگا ۔

تہپلر

اِس سے مجھے صدمہ ہوتا ہے ! — کیونکہ میری طبیعت ہي میں یہ بات نہیں ہے کہ میں ہر وقت کسي کو شبہہ کي نظر سے دیکھوں .

صلاح الدین

اچھا ، تو اب تم کو کسي پر شبہہ ہے ؟ — شاید ناتن پر شبہہ ہے ، آیں ؟ بولو ؟ تم کو ، اور ناتن پر شبہہ ہو ! صاف صاف کہو . اِس سے مجھے اِس بات کا سب سے پہلا ثبوت مل جائیگا کہ تم کو مُجھ پر اعتبار ہے .

تپہلر

نہیں ، مُجھے ناتن سے کوئي شکایت نہیں ہے . مُجھے تو اپنے آپ ہي سے شکایت ہے —

صلاح الدین

کیا ؟ آخر شکایت کیا ہے ؟

تهپلر

میري سمجهه میں نہیں آتا کہ میں جاگتے هوئے بهي کس طرح یہ خواب دیکهہ سکتا هوں کہ ایک یہودی اپني یہودیت کو چهوڑ سکتا هے .

صلاح الدین

یہ کیا کہہ رهے هو ؟ جاگتے میں خواب کیسا ؟ صاف صاف بات کرو .

تهپلر

آپ کو ناتن کي بیٹي کا حال معلوم هے . اچها ، میں نے جو کچهہ اُس کي خدمت کي ، وہ تو محض اتفاق تها . میں اِس بات کو اپني شان کے خلاف سمجهتا تها کہ جب میں نے شکریہ کا کوئي کام هي نہیں کیا تو میں کسي کے شکریہ کی اُمید رکهوں ؛ جو کهیت میں نے نہیں بویا اُس کے فصل اُتهانے کا اُمیدوار کیوں رهوں . اِسي لئے میں همیشہ اِس لڑکي سے مُلاقات کرنے سے بچتا رها . اُن دنوں اُس کا باپ موجود نہیں تها . واپس آنے پر وہ یہ سب واقعہ

سنتا ھے ؛ مُجھے کسی طرح سے فوراً ڈھونڈھ نکالتا ھے ؛ میرا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ھے ؛ اور مُجھ سے بڑی اُمیدوں کے ساتھ اِس امر کا اِظہار کرتا ھے کہ میں اِس کی لڑکی پر مہربان ھوں اور اُسے پسند کرتا ھوں ؛ آئندہ کی خوشگوار اُمیدوں کی تصویر کھینچتا ھے ، اور آئندہ کی خوش حالی سے خوش ھوتا ھے — غرض ، میں اُس کی باتوں میں آ جاتا ھوں ؛ اُس کے ساتھ اُس کے مکان کو جاتا ھوں ، لڑکی کو دیکھتا ھوں — اُف ، مُجھے آگے کچھ کہتے ھوئے شرم آتی ھے !

صلاح الدین

شرم کیسی ؟ صرف اس لئے کہ ایک یہودی لڑکی نے تمہارے دل میں جگہ کر لی ھے ؟ آخر شرم کی کیا بات ھے ؟

تمپلار

مجھے اس خیال سے شرم آتی ھے کہ میرے حساس دل پر یہودی کی میٹھی میٹھی باتوں سے کچھ ایسا اثر ھوا کہ وہ ھاتھ سے جاتا رھا ! —

میں بچارہ سادہ دل آدمي ایک دم سے دوسري دفعہ دیوانہوار آگ میں کود پڑا — کیونکہ اس مرتبہ خود میں نے درخواست کي اس لئے ٹھکرا دیا گیا .

صلاح الدین

کیا ؟ درخواست رد ہو گئي ؟

تھپلر

جي نہیں ، محتاط باپ نے مجھ سے صاف انکار نہیں کیا . مگر وہی محتاط باپ اس کوشش میں ہے کہ پہلے میرے بارے میں تحقیقات کرائے ، اور سب باتیں اچھی طرح معلوم کرکے ان پر غور کرے . شاید اُس کا خیال ہے کہ جس وقت اس کی بیٹی آگ میں گھري ہوئی چیخ چلا رہی تھی ، اس وقت میں نے بھی اسی طرح آگا پیچھا سوچ کے یہ کام کیا ہوگا — واللہ ، ایسی عقلمندی اور احتیاط سے کام لینا بہت بڑي بات ہے !

صلاح الدین

نہیں ، نہیں ! تم کو ایک بوڑھے آدمی کي

کچھہ نہ کچھہ رعایت ضرور کرنی چاهئے ! آخر وہ کب تک تالیگا ؟ یا تمہارا یہ خیال هے کہ وہ اس بات پر زور دیگا کہ پہلے تم یہودي هو جاؤ ؟

تہپلر

کسے خبر هے ؟

صلاح الدین

کسے خبر هے ؟ اُسے ' جو ناتن کو جانتا هے .

تہپلر

بات یہ هے کہ چھوتی عمر میں جو باتیں دل میں بیتھہ جاتي هیں ' تو چاهے بعد کو یہ معلوم هو جائے کہ وہ سب باتیں بیکار اور بے اصل تهیں ' مگر دل پر ان کا جو اثر جم جاتا هے وہ کسي طرح نہیں متتا . پاؤں کي بیڑیوں پر هنسنے یا اُن کا مذاق اُڑانے سے بیڑیاں کت تهوڑا هي جاتي هیں . ایسا کرنے سے کہیں بھلا کہیں آزادي ملي هے ؟

صلاح الدین

تم نے بڑي پکي بات کہی ! مگر ناتن تو ایسا آدمي نہیں ھے —

تمپلر

مگر بدترین وھم یہ ھے کہ انسان اپنے مذھب کے اوھام کو سب سے زیادہ برداشت کے قابل سمجھے —

صلاح الدین

ھاں شاید — مگر ناتن —

تمپلر

اور کوتاہ نظر انسانوں کو اس وقت تک ان ھي وھموں میں مبتلا رھنے دے جب تک کہ وہ حق کي روشني کے عادي نہ ھو جائیں . صرف ان ھي اوھام —

صلاح الدین

خیر ' یوں ھي سہي ; مگر ناتن — ناتن میں

شاید اس قسم کی کمزوری نہ ہو .

تمپلر

میرا بھی یہی خیال تھا . لیکن اگر یہی شخص ' جس کی سب تعریف کرتے کرتے تھکے جاتے ہیں ' ایسا سخت اور کٹر یہودی ہو کہ وہ عیسائی بچوں کو پکڑ پکڑ کے یہودی بنا لینے کے لئے پال رہا ہو ' تب ؟

صلاح الدین

مگر یہ کون کہتا ہے ؟

تمپلر

وہی لڑکی ' جس کا وہ مجھے اتنا لالچ دیتا ہے اور جس کے ملنے کی امیدیں دلا دلا کر وہ میرے اِس احسان کا بدلہ دینا چاہتا ہے ' تاکہ پھر بعد میں کوئی یہ نہ کہ سکے کہ میں نے معاوضے کے بغیر خدمت کی تھی — وہ لڑکی اس کی بیٹی نہیں ہے — ہرگز نہیں ' بلکہ کسی عیسائی کی بھگائی ہوئی لا وارث بچی ہے !

صلاح الدین

اور پھر بھی وہ اُسے تمہارے حوالے کر دینے پر رضامند نہیں ہے ؟

تھیلر

[سختي کے ساتھ]

کرے یا نہ کرے ! مگر اب میں اُسے خوب سمجھ گیا ہوں . یہ شخص ، جو رواداری کي اتنی تینگیں مارتا ہے ، آخر اُس کي اصلیت کُھل گئي ! یہ یہودی بھیڑیا بڑي شان سے فلسفے کي کھال پہنے پھرتا ہے ؛ میں بھي کسي نہ کسي طرح اس کے پیچھے کُتے لگا دونگا کہ اس کي کھال نوچ کے رکھ دینگے !

صلاح الدین

[سنجیدگي سے]

میاں عیسائي ، ذرا اپنے آپ کو سنبھالو !

تھیلر

کیا ؟ " عیسائي ! اپنے آپ کو سنبھالو " —

کیوں جناب ، یہودي اور مسلمان کو تو اس بات
کا حق حاصل ھے کہ وہ یہودیوں اور مسلمانوں کے
سے کام کریں ؛ مگر ایک بیچارے عیسائي کو یہ
حق نہیں ھے کہ وہ عیسائي بنا رھے ؟

صلاح الدین

[سنجیدگي اور سختي سے]

او عیسائی ! ذرا سنبھل .

تمپلر

[کسی قدر نرمي کے ساتھہ]

میں مانتا ھوں کہ صلاح الدین نے اِن دو لفظوں
میں جتنی ملامت بھر دي ھے اُس کا مجھہ پر پورا دباؤ پڑ
رھا ھے .— مگر یہ تو بتائے کہ ایسی حالت میں آپ
کا اسد کیا کرتا !

صلاح الدین

ھاں ، وہ تم سے کچھہ اچھا نہ رھتا — شاید یہی
ھٹ ، یہی جوش اُس میں بھی ھوتا ! — مگر یہ

بتاؤ کہ تم کو یہ کس نے سکھا رکھا ہے کہ بالکل اُسی کی طرح تم بھی بس ایک لفظ میں میرے دل کی حالت بدل دیتے ہو؟ بہر حال، جو کچھ تم نے مجھے بتایا ہے، اگر یہ بالکل ٹھیک ہو، تو مجھے بھی ناتن سے سخت رنج ہوگا. مگر، جب تک یہ بات ثابت نہ ہو جائے، اُس وقت تک وہ میرا دوست ہے؛ اور میں چاہتا ہوں کہ میرے سب دوست اتفاق سے رہیں. اسی لئے میں کہتا ہوں کہ ذرا سبھل کے، سوچ سمجھ کے چلو، احتیاط سے کام لو؟ اُسے اپنے جو شیلے؟ بازاری لوگوں کے غصے پر قربان نہ کرو. کوئی ایسی بات نہ کہ بیٹھنا کہ تمہارے یہ پاک پادری مجھے اُس سے بدلہ لینے پر مجبور کر سکیں. دیکھو، صرف اس لئے عیسائی نہ بنو کہ تم کو یہودی سے — یا مسلمان سے — بدلہ لینا ہے اور اُس سے دشمنی نکالنی ہے. سمجھے؟

تھیلر

افوہ! بس ذرا ہی سی کسر رہ گئی، ورنہ معاملہ ہاتھ سے نکل گیا تھا. سچ پوچھئے تو یہ معصوم

بطریق کی خونخواری کا طفیل ہے کہ میرا دل پھر گیا اور میں نے اُس کا آلۂ کار بننے سے انکار کر دیا .

صلاح الدین

اھّا ! تو تم میرے پاس آنے سے پہلے بطریق کے پاس بھی ہو آئے ھو !

تھپلر

جی ھاں ، میں اپنے فوری غصے کے جوش اور جلدی میں کچھ ٹھیک ٹھیک فیصلہ نہ کر سکا ، اور سیدھا اس کے پاس چلا گیا — مجھے بڑی ندامت ھے . اب تو مجھے اندیشہ ھے کہ شاید آپ کو مجھ میں اور اپنے اسد میں کوئی مشابہت نہ معلوم ھوگی .

صلاح الدین

بلکہ تمہارا یہ اندیشہ ھی تمھاری اور اُس کی مشابہت ظاھر کرتا ھے — میں سمجھتا ھوں کہ میں اُن کمزوریوں سے واقف ھوں ، جن سے ھم میں خوبیاں پیدا ھوتی ھیں . تم نیکیوں کو زیادہ نمایاں کرو ،

تو تمھاری کمزوریوں سے میں درگزر کرونگا . اچھا ، اب تم
جاؤ اور جاکے ناتن کو ڈھونڈھو . جیسے اُس
نے تمھیں ڈھونڈھ نکالا تھا ، ویسے ھي اب تم
جاؤ اور اُسے لے کے آؤ . میں کوشش کرکے اُس
کي اور تمھاري صلح کراؤنگا . اور اگر واقعي اُس
لڑکي پر تمھارا دل ھي آ گیا ھے ، تو ذرا صبر
کرو — سمجھ لو کہ یہ لڑکي تمھاري ھي ھو گئي !
اور ناتن کو بھي اِس کي سزا ملني چاھئے کہ اُس
نے سؤر کا گوشت کھلا کھلا کر ایک عیسائي بچي
کو پالا — خیر ، اب تم جاؤ .

[ٹمپلر چلا جاتا ھے . ستہ تخت پر سے اُتر کر آگے بڑھتي ھے .]

پانچواں سین

صلاح الدین اور ستہ

ستہ

یہ عجب واقعہ ھے !

صلاح الدین

یہ تو تم تسلیم کروگي کہ همارا اسد ایسا هي خوبرو جوان تھا .

ستہ

هاں ، اگر اسد بھي ایسا هي تھا تو ضرور خوبصورت آدمي تھا. یہ تو کچھہ ایسا معلوم هوتا ھے کہ یہ تصویر اِسي تمپلر کي ھے . مگر بھائي جان! آپ اُس سے یہ پوچھنا کیوں بھول گئے کہ اُس کے ماں باپ کون تھے ؟

صلاح الدین

اور خاص کر یہ کہ اُس کي ماں کون تھي ، اور وہ کبھي فلسطین میں رهي تھي کہ نہیں ؟ تم یہي کہنا چاهتي تھیں نہ ؟

ستہ

هاں ، آپ کا خیال صحیح ھے .

صلاح الدین

اِس سے زیادہ اور کیا بات ممکن ہو سکتي ھے ! ھمارا اسد تو خوبصورت عیسائي لڑکیوں کو ھمیشہ عزیز رھا ھے . اور وہ بھي اُن پر کچھ ایسا مائل تھا کہ ایک مرتبہ تو یہ خبر اُڑ گئي تھي کہ — خیر ' اب یہ باتیں اچھي نہیں معلوم ھوتیں — میرے لئے یہی کیا کم ھے کہ وہ مجھے پھر مل گیا ؛ اور وہ بھی اس خوبي کے ساتھ، کہ اس میں وھی پرانی کمزوریاں ' مزاج کا وھي تلوّن اب بھي موجود ھے — ھاں ' ناتن کو ضرور وہ لڑکی اُسے دیدی ھوگی . — کیوں ' تمہارا کیا خیال ھے ؟

ستہ

لڑکی دیدی ھوگي ؟ یوں کہئے کہ وہ اس لڑکی کو تمپلر سے چھیننے نہ پائیگا !

صلاح الدین

بالکل صحیح ! جب ناتن اس لڑکي کا باپ ھي نہیں ھے ' تو اُسے اُس پر کیا حق حاصل

ھے؟ یہ حق اُسي شخص کو حاصل ھوسکتا ھے جس نے ایسي جوانمردي سے اُس کي جان بچائي ھے ۔

ستہ

تو بھائي ! یہ کیوں نہ کیا جائے کہ آپ فوراً اس لڑکي کو اپني حفاظت میں لے لیجئے ۔ جب وہ حقدار ھي نہیں ، تو لڑکي کو اس سے لے ھي کیوں نہ لیا جائے ؟

صلاح الدین

مگر اس کي ضرورت ھي کیا ھے ؟

ستہ

خیر ، ضرورت تو کچھ ایسي نہیں ھے — سچي بات یہ ھے کہ میرا جي چاھتا ھے کہ اُسے کسي طرح دیکھوں ۔ اسي لئے میں نے یہ رائے دی ۔ بعض لوگوں کے متلق مجھے یہ معلوم کرنے کا بہت اشتیاق رھتا ھے کہ وہ کس قسم کی لڑکیوں کو چاھتے ھیں ۔

صلاح الدین

ایسا هي هے تو لڑکي کو ابھی بلا بھیجو .

ستھ

سچ کہئے بھائی ، بلا لوں ؟

صلاح الدین

مگر بیچارے ناتن کی بھی تو کسی طرح دلشکنی نہیں کرنی چاهئے — اُسے کہیں یہ خیال نہ هو کہ هم اس کی بیٹی کو زبردستی اس سے چھینے لیتے هیں .

ستھ

نہیں بھائي ، اس سے تو آپ اطمینان رکھئے .

صلاح الدن

یہ تو سب هوتا هي رهیگا ، اب مجھے حافي کا پتہ لگانا چاهئے کہ وہ کہاں هے .

چھٹا سین

[ناتن کے مکان میں ایک بڑا کمرہ ، جس کا رخ کھجور کے درختوں کي طرف ھے . ناتن کي قیمتي چیزیں ، اور مال تجارت ، جو وہ ابھي اپنے سفر سے لایا ھے . اُس میں سے کچھ چیزیں کھلي ھوئي رکھي ھیں ، اور ناتن اور دایہ اُن کو دیکھ رھے ھیں .]

دایہ

اخاہ ، بڑا قیمتي مال ھے ! یہ تو بڑی کمیاب اور نفیس چیزیں ھیں ! اھو ھو ، یہ تو سب چیزیں — ایسي ھیں کہ بس تم ھي دے سکتے ھو . یہ چاندي کي چیز کہاں کي ھے ، یہ جس پر سونے کی افشان ھے ؟ اس کي قیمت نہ معلوم کتني کچھ ھوگي ! — ھاں ، یہ دیکھو ، یہ کپڑے ھیں دلھن کو دینے کے قابل ! — اس سے اچھا لباس تو کسي ملکہ کے خواب میں بھي نہ آیا ھوگا .

ناتن

دُلهن کا لباس ؟ کیوں ، دُلهن هي کا لباس کیوں کہا تم نے ؟

دایه

خیر ، یه اور بات هے که تم نے اسے خریدتے وقت یه سوچ کے نه خریدا هو ؛ لیکن هے یه دلهن هي کے قابل — یه تو صاف معلوم هوتا هے که دلهنوں کے واسطے هی بنا هے — دیکھو نه ، اِس کی یه برف سي سفید زمین عصمت کي نشاني هے — یه سنهرے تاروں کا لهریا دولت کي علامت هے — ذرا اسے دیکھو تو ، کتنا خوبصورت هے !

ناتن

اس وقت تو تم بڑي اُپج کی لے رهی هو ، ایں ؟ — تم جو اِسے اتنے زور شور سے دلهن کا لباس بتا رهي هو ، آخر وه دلهن کون هے ؟ کہیں تم هی تو دلهن نہیں بننےوالی هو ؟

دایه

کون ؟ میں ؟

ناٹن

اور نہیں تو کون ؟

دایه

اُوئي خدایا ! میں ؟

ناٹن

اگر تم نہیں ، تو پھر وہ کون دلھن ھے ؟ آخر وہ کون دلھن ھے ، جس کے کپڑوں کی تعریف کرتے کرتے تمھاري زبان سوکھي جاتي ھے ؟ یہ جو کچھہ بھی تم دیکھہ رھی ھو سب تمھارا ھي ھے ، اور کسي کا تھوڑا ھی ھے .

دایه

میرا ھے ؟ میرے لئے ھے ؟ — تو کیا یہ ریشع کے لئے نہیں ھے ؟

ناتن

نہیں جي ' ریشع کي چیزیں تو ابھی اُس گٹھري میں بندھي پڑی ھیں . آؤ ' اِدھر آؤ ' یہ لو ! اپني یہ سب آلا بلا اُتھاؤ اور چل دو .

دایہ

کیوں ناحق مجھے للچاتے ھو ؟ نہیں ' ایسا نہ ھوگا ! چاھے اس میں سارے جہان ھي کي دولت کیوں نہ بھري ھو ' میں اسے ھاتھ بھي نہیں لگاؤنگي ' جب تک تم قسم نہ کھا لو گے کہ اس موقع سے فائدہ اُتھاؤگے . یاد رکھو ' یہ موقع خدا نے دیا ھے پھر کبھي نہ ملیگا .

ناتن

کس سے فائدہ اُٹھاؤ ؟ کیا ھے ؟ — موقع کیسا ؟ کس بات کا ؟

دایہ

اب ایسے انجان بھي نہ بنو ! — بس میں

ایک بات کہے دیتی ہوں ! سنو ، تمپلر کو ہماری ریشع سے محبت ہے : اُسے اُس کو دے ڈالو . اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ تمہارا یہ گناہ بھی ختم ہو جائیگا : سچی بات ہے ، اب مجھ سے یہ بھید کسی طرح نہیں چھپایا جاتا . اس طرح لڑکی ایک دفعہ پھر عیسائی لوگوں میں پہنچ جائیگی ، اور پھر وہی ہو جائیگی جو ہے — یا یوں کہو کہ وہ وہی ہو جائیگی جو وہ کبھی تھی . اور تب ہی یہ ہوگا کہ ہم لوگ یہ کہ سکیں گے کہ تم نے ہم پر جو اتنے احسان کئے ہیں — اور سچ یہ ہے کہ ہم اُن احسانوں کا کبھی پوری طرح بدلہ نہیں دے سکتے — ہم یہ نہیں کہ سکیں گے کہ وہ سچ مچ احسان ہی تھے اور ہمارے سروں پر انگارے نہ تھے .

ناتن

پھر تم نے وہی پرانا کھٹراگ چھیڑا ! اتنا ضرور ہے کہ اب کے شاید تمہارے ساز میں ایک نیا تار ہے مگر یہ بھی بالکل بے سُرا ہے .

دایہ

وہ کیسے ؟

ناتن

میرے خیال میں تمپلر بالکل موزوں شخص ھے ' اور اُسي کو یہ بچي ملیگي . اگر میں اِس دنیا میں ریشع کو کسي کو دونگا تو اُسي کو دونگا . پھر بھي اگر —— تم مہربانی کرکے ذرا صبر کرو .

دایہ

صبر کروں ؟ خوب ! کیوں صبر کروں ؟ یہ جو تم مجھہ سے بار بار صبر کرنے کو کہتے ھو ' کیا یہ تمہارا پرانا کھتراگ نہیں ھے ؟

ناتن

نہیں نہیں ' میں یہ کہتا ھوں کہ اب صرف چند روز اور صبر کر لو بس . دیکھو تو ! —— یہ کون آ رھا ھے ؟ یہ تو کوئي راھب معلوم ھوتا ھے ! ذرا جاکے اِس سے پوچھو تو یہ کیا چاھتا ھے .

دایہ

کچھ مانگتا ہوگا ؛ اور چاہیگا ہی کیا ؟

[راہب کی طرف جاتی ہے]

ناتن

تو اسے کچھ دے دو ! — مانگنے سے پہلے ہی دے دو —

[اپنے آپ سے]

کیا اچھا ہو کہ مجھے اس شخص سے تمپلر کا کچھ حال معلوم ہو جائے ؛ مگر اِسے یہ نہ معلوم ہونا چاہئے کہ میں کیوں دریافت کر رہا ہوں ! اگر کہیں اِسے یہ معلوم ہو گیا ، اور میرا خیال غلط نکلا ، تو مجھے باپ ہونے کی وجہ سے جو حق حاصل ہے وہ بےکار جائیگا .

دایہ

[واپس آکے]

راہب تم سے کچھ کہنا چاہتا ہے .

ناتن

اچھا تو آنے دو . اور تم یہاں سے چلی جاؤ .

ساتواں سین

ناتن اور راہب

ناتن

[اپنے آپ سے]

آہ ، مجھے اب بھی یہی شوق ہے کہ میں ریشع کا باپ ہی بنا رہوں ! فرض کرو کہ لوگ اب مجھے اُس کا باپ نہ کہیں ، تو کیا میں اُس کا باپ نہ رہونگا ؟ خود ریشع تو مجھے بہر حال اپنا باپ کہیگی ہی . کاش وہ جانتي کہ مجھے اُس کا باپ بننا کتنا عزیز ہے !

[راہب سے]

کہئے برادر صاحب ، کہا میں آپ کي کچھہ خدمت کر سکتا ہوں ؟

برادر

کچھہ نہیں ؛ مگر ناتن ، مجھے یہ دیکھہ کے

خوشي هوئي کہ آپ اب بهي تنگدست هيں .

ناتن

اچها ، تو آپ مجهے جانتے هيں ؟

برادر

هاں ، کيوں نهيں جانتا — اور وہ کون هے جو آپ کو نهيں جانتا ؟ — آپ کا نام تو بهت سے حاجتمند هاتهوں پر کُهدا هوا هے ؛ اور ميرے هاتهہ پر تو يہ نقش کئي برس سے هے ، اور اب تک باقي هے .

ناتن

[اپنے بٹوے ميں هاتهہ ڈال کر کچهہ ٹٹولتے هوئے]

لاؤ بهائي ، آج پهر اُس نشان کو ذرا اور تازہ کردوں .

برادر

عنايت کا شکريہ هے . مگر يہ تو مجهہ سے زيادہ غريب آدميوں کا تن پيٹ کا تلنے کے برابر هوگا .

نہیں ، میں آپ سے کچھ نہ لونگا — بلکہ ، اگر آپ کي اجازت ہو تو اب میں اپنے نام کو آپ کے دل میں اور زیادہ تازہ کر دینا چاہتا ہوں : کیونکہ مجھے بھي یہ دعویٰ ہے کہ میں نے بھي آپ کے ہاتھوں میں ایک ایسي چیز دي تھي جس کي قیمت کچھ کم نہ تھي .

ناتن

معاف کیجیگا — میں نادم ہوں — آپ اُس چیز کا نام لیجئے ، اور میري لاپرواہي کي سزا میں آپ آج مجھ سے اُس چیز کي سات گني زیادہ قیمت وصول کر لیجئے ،

برادر

یہ تو سب ہوتا ہي رہیگا ، پہلے ذرا آپ یہ سن لیجئے کہ جو چیز میں نے آپ کے پاس امانت رکھي تھي وہ مجھے آج کس طرح یاد آئي .

ناتن

آپ نے میرے پاس امانت رکھي تھی ؟

برادر

ابھي کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ میں شہر یریحو * کے قریب کُرُنتُل * پہاڑ پر ایک خانقاہ کے حجرہ میں رہا کرتا تھا . ایک دن یکبارگي چند عرب ڈاکو آئے اور اُنھوں نے میرے چھوتے سے گرجے پر دھاوا کیا . اُنھوں نے گرجا کو ڈھا دیا ، میرے حجرہ کي اینٹ سے اینٹ بجا دي ، اور مجھے بھي گھسیٹ کے اپنے ساتھہ لے گئے . خوش قسمتي سے میں اُن کے پنجوں سے چھوٹ کے وہاں سے بھاگ کے سیدھا یہاں بطریق کے پاس آیا ، اور اُن سے کہا کہ آپ کي مہرباني سے مجھے یہاں کہیں تھوڑي سی جگہ مل جائے تو میں پڑ رہوں اور خدا کی عبادت کرتے کرتے ایک دن اطمینان سے اس دنیا سے اُتھہ جاؤں .

ناتن

مجھے بےچیني ھے کہ سب کچھہ جلدي سے سن لوں ـــ اختصار کو مد نظر رکھئے . یہ جلدي بتائے کہ وہ چیز کیا تھي جو آپ نے میرے پاس

امانت رکھي تھي — وہ امانت کیا تھي ؟

براڈر

ھاں ، تو ناتن صاحب ، میں یہ کہ رھا تھا
کہ — کہ بطریق نے مجھہ سے وعدہ کیا کہ جوں
ھي تبور* پہاڑ کي خانقاہ میں کوئي حجرہ خالی
ھوا وہ مجھے دلوا دینگے . ساتھہ ھي اُنھوں نے
یہ حکم دیا کہ جب تک مجھے وھاں جگہ نہ
ملے تب تک میں یہیں ، اِسي خانقاہ میں ،
ایک معمولي راھب کی حیثیت سے رھوں . غرض ،
ناتن صاحب ، اس تقریب سے میں یہاں ھوں .
مگر تبور کے لئے میرا دل تڑپتا ھے : دن میں
سیکڑوں ھي دفعہ اُس کا خیال آتا ھوگا ، اور
زیادہتر اِس لئے کہ بطریق مجھے آئے دن ایسے
اچھے برے کام بتاتا رھتا ھے جن سے میري روح
کو نفرت ھوتي ھے . اِس کي مثال سنیئے —

ناتن

خدا کے لئے جلدی سے اصل بات کھئے .

برادر

ہاں، ہاں، میں اب اُسی بات پر آ رہا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے آج ہي کسي نے بطریق کے کان میں یہ پھونک دیا ہے کہ یہاں کہیں ایک یہودي رہتا ہے اور وہ ایک عیسائی لڑکی کو اپني بیٹي بناکے پال رہا ہے، اور ــ

ناتن

[گھبرا کے]

کیا !

برادر

ذرا سن تو لیجئے۔ خیر، تو بطریق نے مجھے حکم دیا ہے کہ اگر ہو سکے تو میں فوراً اُس یہودي کا پتہ لگاؤں۔ وہ غصہ کے مارے بھوت بنا ہوا ہے۔ اُس کے نزدیک یہ بڑي سخت بےحرمتي کي بات ہے، اور خود روح القدس کي شان میں گستاخي ہے۔ ہم لوگوں کے نزدیک یہ ایسا سخت گناہ ہے کہ ہم لوگ اسے بڑے سے بڑے گناہ سے

بھي زيادہ سنگين گناہ سمجھتے ھيں — اب يہ
تو خدا ھي جانے کہ اِس ميں گناہ کي کيا بات
ھے ، مگر گناہ ھے ضرور . بھر حال ، اِس سے ميرا
سوتا ھوا ضمير چونک پڑا ، اور مجھے يکبارگي ياد
آيا کہ ابھي کچھ بہت زمانہ نہيں ھوا کہ خود
ميں نے ھي يہ ناقابل معافي گناہ کيا تھا .
اچھا ، اب آپ مجھے يہ بتائيے کہ آج سے اٹھارہ
برس پہلے کسي بھلے مانس نے ايک چھوٹي سي
لڑکي ، جس کي عمر مشکل سے چند ھفتوں کي
تھي ، آپ کے سپرد کي تھي ؟

ناتن

يہ کيا ھوا ؟ ھاں ھاں ، بالکل صحيح ھے .

برادر

ناتن ، آپ مجھے غور سے ديکھئيے . ميں ھي
وہ شخص ھوں جس نے وہ لڑکي آپ کے سپرد
کي تھی .

ناتن

کيا ! آپ نے دي تھي ؟

برادر

جي ھاں ، جس نائٹ سے ميں اُسے لايا تھا . اگر ميں غلطي نہيں کرتا تو ، اُس کا نام فون فِلنک تھا ، ھاں ٹھيک ، وُلف فون فِلنک .

ناتن

ھاں ٹھيک ، يہي نام تھا .

برادر

اُس کي ماں اُن ھي دنوں مري تھيں ، اور نائٹ کو اچانک وھاں سے بھاگنا پڑ گيا تھا — شايد وہ غزّہ * کي طرف گيا تھا . وہ ننھي سي جان اُس کے ساتھ نہيں جا سکتي تھي ، اس لئے اُس نے مجھ سے کہا تھا کہ ميں اُسے آپ کے پاس پہنچا دوں . اور آپ کو ياد ھوگا کہ ميں نے دروں * کے مقام پر اُس بچي کو آپ کے سپرد کيا تھا !

ناتن

هاں ، بےشک ایسا هي هوا تها .

برادر

اتنا عرصه گزرنے کے بعد امیر حافظه مجھے دھوکا دیتا تو کچھ تعجب نه تها . میں خدا جانے کتنے بهادر نائٹوں کے ساتھ رها هوں ، اور اس نائٹ کے ساتھ تو بہت هي کم رهنے پایا تها . اس واقعه کے بعد هي وه عسقلان * میں کام آ گیا . بڑا هي نیک دل نائٹ تها .

ناتن

هاں ، بےشک ایسا هي تها ! مجھ پر تو اُس کے بےحساب احسان هیں ؛ کیونکه ایک نهیں کئي دفعه اس نے مجھے تلوار کي دهار سے بچایا تها .

برادر

اگر ایسا هے ، تو آپ نے اُس کي لڑکی کو

اپنی جان کے برابر سمجھ کے رکھا ہوگا ۔

ناتن

ہاں ، یہ تو آپ خود ہی اندازہ کرسکتے ہیں ۔

برادر

اچھا ، اب وہ لڑکی کہاں ہے ؟ کہیں مر تو نہیں گئی ؟ خدا کے لئے یہ سنانی نہ سنائیےگا کہ وہ مر گئی — اگر وہ زندہ ہے ، اور کسی اور کو اس معاملے کی خبر نہیں ، تو ابھی تک خیریت ہے !

ناتن

اچھا ، تو آپ کے خیال میں ابھی تک خیریت ہے ؟

برادر

سنئے ناتن صاحب ! میرا طرز عمل ایسے معاملوں میں یہ ہے کہ : جب میں کوئی ایسا کام کرنے لگتا ہوں جو بذات خود اچھا ، مگر برائی کے بہت قریب ، ہوتا ہے ، تو میں ایسے کام کو کرنے سے نہ

کرنا ہي بہتر سمجھتا ہوں . کیونکہ ' جو بات
بري ہوتي ہے وہ تو ہم کو خاصي اچھي طرح بري
نظر آجایا کرتي ہے ؛ لیکن بہت کم ایسا ہوتا ہے
کہ اچھي بات صاف صاف نظر آ جاے — آپ کے
لئے یہ بالکل ایک فطري امر تھا کہ آپ اس
لڑکي کے پالنے اور خدمت کرنے میں پوري پوري
کوشش کرتے اور اُسے اپنی بیٹی کي طرح رکھتے —
اچھا ' تو آپ نے جو کچھ بھی کیا پوري ایمانداری
اور محبت کے ساتھ کیا . تو کیا اب آپ ایسے
برے سلوک کے مستحق ہیں ؟ مجھے تو کسی طرح
بھي یہ انصاف نہیں معلوم ہوتا . میں مانتا ہوں
کہ اگر آپ اس عیسائي بچي کو پالنے اور عیسائي
ہي رکھنے کي نیت سے کسي اور کو اُس کي خدمت
کے لئے مقرر کر دیتے تو زیادہ ترین مصلحت
ہوتا . لیکن اگر ایسا کیا جاتا تو آپ کے ایک
دوست کي بیٹي آپ کي محبت اور شفقت
سے محروم رہ جاتي ؛ اور ایسي چھوٹي سی عمر
میں بچے ' اور سب چیزوں سے زیادہ ' محبت
اور شفقت کے بھوکے ہوتے ہیں ' چاہے وہ کسي

وحشي جانور هي كي محبت كيوں نه هو. عيسائي هونے كي ايسي كون سي جلدي پڑي هے. اور اگر لڑكي آپ كی آنكھوں كے سامنے رہ كر تندرست اور نيک اطوار هوكے اُٹھي هے، تو خدا كي نگاہ ميں وہ جيسي پهلے قيمتي تهی ويسی هي اب بهي هے. ميں تو يه پوچھتا هوں كہ كيا عيسائيت خود بهي يهوديت كے سايه ميں نهيں پلي هے؟ — ميں اكثر اس بات كو سوچ سوچ كے پريشان هوتا اور رويا كرتا هوں كہ يه عيسائی اس كو كيوں بھول جاتے هيں كہ خود اُن كا نجات دلانے والا بهی يهودي تها!

ناتن

اچھے برادر صاحب، ميں آپ سے صرف يه چاهتا هوں كہ جب مجھے ايسا كام كرنے كی سزا دينے كے لئے نفرت اور منافقت كے هتھياروں سے ميرا پيچھا كيا جائے، تو مهرباني كركے آپ ميرا ساتھ ديجيگا. آہ، ميرے ساتھ يه سلوک، اور ايسے كام كے لئے! برادر صاحب، ميں آپ كو، اور صرف آپ

کو ' یہ قصہ سناؤنگا . لیکن یہ وعدہ کیجئے کہ یہ راز آپ ھي کے ساتھ دنیا سے جائیگا . مجھ پر کبھي خود پسندی ایسي غالب نہیں ہوئی کہ میں یہ راز کسی اور سے کہتا . آج میں صرف آپ سے ' اور آپ کی اِس سیدھي سادي پرھیزگاري پر بھروسہ کرکے ' یہ سب باتیں کہ رھا ھوں ؛ کیونکہ آپ جیسے آدمی کے سوا اور کوئی شخص اس بات کو صحیح طور پر اور پوري طرح نہیں سمجھ سکتا کہ جس کو خدا سے محبت ھوتی ھے وہ کیسے کام کیا کرتا ھے .

برادر

آپ کا دل بھرا آرھا ھے . افوہ ' آپ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ھوئے ھیں .

ناتن

آپ اس بچی کو دروں میں میرے پاس لائے تھے . لیکن آپ کو اُس وقت یہ معلوم نہیں تھا کہ اس وقت سے ذرا پہلے عیسائی لوگ جات *

کے ایک ایک یہودی کو تلوار کے گھات اتار چکے
تھے —- سب کو قتل کر ڈالا ، نہ عورت مرد کا کچھ
خیال کیا ، نہ بوڑھے جوان اور بچے کی کچھ پرواہ
کی — اور نہ آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ میری بیوی
اور سات ہونہار لڑکے ، جن کو میں نے اپنے خیال
میں حفاظت کی غرض سے اپنے ایک عزیز بھائی
کے ہاں بھیج دیا تھا ، مکان کے اندر بند کرکے
جلا دئے گئے !

برادر

او عادل خدا !

ناتن

جس روز آپ وہاں مجھ سے ملے ہیں ، میں
تین دن سے خاک اور انگاروں پر اپنے خدا کے
سامنے لوٹ رہا تھا ۔ مجھے ہذیان تھا ، میں پیچ
و تاب کھا رہا تھا ، میں خدا سے جھگڑ رہا تھا ،
میں خوب جی کھول کے روتا تھا ، میں اپنے اور
سب انسانوں پر لعنت کرتا تھا ؛ اور میں نے

قسم کھا لي تھي کہ اُس لمحے کے بعد ھمیشہ
ھمیشہ سب عیسائیوں سے نفرت کرونگا اور اس
نفرت کو کبھي نہ مٹنے دونگا .

براڈر

ھاں ' کیا تعجب ھے !

ناتن

لیکن ھوتے ھوتے مجھے عقل آ گئي ' اور عقل
نے مجھ سے کہا : " اس میں شک نہیں کہ
خدا ھے اور ضرور ھے . اُس بے چون و چرا ذات کي
ایسي ھي مرضي تھي . اس لئے تم جس بات
کو سمجھ چکے ھو اب اس پر عمل بھي کرو ؛
کیونکہ اصلي چیز تو بات کا سمجھنا ھے ' اس
پر عمل کرنا مشکل نہیں ھے ' بشرطیکہ تمھارا
ارادہ پکا ھو . بس اب اُٹھ کھڑے ھو ! " — میں
اُٹھ، بیٹھا ' اور اُٹھ کے خدا کو پکار کے کہا کہ
" ھاں میں ضرور ویسے ھي کام کرونگا ' اگر تیري
یہي مرضي ھے . " — اس کے بعد ھي آپ آئے '

اور اپنے گھوڑے سے اتر کے اپني عبا میں لپٹا ھوا
ایک بچه میرے حوالے کیا . یه میں بالکل بھولتا
ھوں کہ اُس وقت آپ نے مجھ سے کیا کہا تھا
اور میں نے کیا جواب دیا تھا — ھاں اتنا ضرور
یاد ھے کہ — کہ میں نے بچے کو لے لیا اور لے جاکے
اپني چارپائي پر لٹا دیا . — میں نے اُسے پیار
کیا ؛ پھر میں نے وھیں دو زانو ھوکے سبکیاں
لیتے ھوئے چلّا کے کہا کہ " اے میرے خدا ،
میرے سات بچوں میں سے یه ایک تو ابھي مجھے
واپس مل گیا ! "

برادر

ناتن ، اس میں بالکل شک نہیں کہ آپ
عیسائي ھیں . خدا کي قسم ، آپ عیسائي ھیں .
اس سے بہتر عیسائي اور کون ھو سکتا ھے ؟

ناتن

خوب ! خوب !! جس بات سے میں آپ کي
نظروں میں عیسائي معلوم ھوتا ھوں ، بالکل اُسي

بات سے آپ مجھے یہودی معلوم ہوتے ہیں --
بس، بس؛ اب ہم کب تک ایک دوسرے کے
دل میں اسی طرح جذبات کو اُکساتے رہینگے؟
اب ہمیں عمل کر کے دکھانا چاہئے -- اور گو مجھے
اس ایک اجنبی بچی سے سات سات بچوں کی
برابر محبت ہے؛ اور یہ خیال ہی میرے لئے
موت کے برابر ہے کہ اس بچی کے نہ رہنے سے
میرے ساتوں بچے ایک مرتبہ پھر میرے ہاتھ سے
چھنے جاتے ہیں؛ لیکن اگر خدا کی یہی مرضی
ہے کہ اِسے بھی مجھ سے واپس لے لے، تو سوا
اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ میں اس کا حکم
بجا لاؤں!

برادر

خدا آپ کو جزا دے، بہادروں کے کام ایسے
ہی ہوتے ہیں! -- میں بھی آپ سے ایسا ہی
کرنے کو کہنا چاہتا تھا. لیکن اب کہنے کی کیا
ضرورت ہے: خود آپ کی نیک مزاجی نے آپ
کو ایسا کرنے پر آمادہ کر دیا.

ناتن

مگر میں یہ تھوڑا ھي کرونگا کہ جو کوئي چلتا پھرتا بھي ادھر آ نکلے اور اس بچي کو مانگے اُسي کو آساني سے دے ڈالوں !

برادر

ھرگز نہیں .

ناتن

مانگنےوالا کم سے کم ایسا تو ھو کہ اُس کا اُس لڑکي پر چاھے مجھ سے زیادہ حق نہ ھو ، مگر مجھ سے فایق حق تو ھو .

برادر

بے شک !

ناتن

اور وہ حق بھی پیدایش اور قرابت کا حق ھونا چاھئے .

برادر

ہاں ' میرا بھي یہي خیال ھے .

ناتن

اگر آپ مجھے کسي ایسے شخص کا نام بتائیں
جو اِس لڑکي کا چچا ' ماموں ' بھائي — غرض کہ
آپ کے نزدیک کوئي قرابت دار ' ہونے کي حیثیت
سے اِس کا دعویدار ھو ' تو مجھے اُس کے دعوے
کو ماننے میں کوئي عذر نہ ہوگا . اس لڑکي کو
ایسي تعلیم دي گئي ھے کہ وہ ھر خاندان اور
ھر مذھب کي زینت ھو سکتي ھے . کاش آپ
کو اس عیسائي نائٹ کے اصل و نسل کے حالات
اس سے زیادہ معلوم ھوتے جتنے میں معلوم کر سکا
ھوں !

برادر

ناتن صاحب ' ایسا ہونا تو ذرا مشکل معلوم
ہوتا ھے ؛ کیونکہ آپ ابھي سن چکے ھیں کہ میں
اُس نائٹ کي خدمت میں رھا ھوں ' مگر بہت

هي کم عرصه .

ناتن

تو کیا آپ کو یه بھي معلوم نهیں هے کہ اُس کي ماں کس خاندان سے تھي ؟ میرا خیال هے کہ وہ اِشتاؤفن تھي .

برادر

ممکن هے کہ هو . هاں هاں ، مجھے بھي یهي خیال پڑتا هے کہ اُسي خاندان سے تھي .

ناتن

اور بھلا ، کونراد فون اشتاؤفن جو تمپلر نائٹ تھا ، اُس کا بھائي نهیں تھا ؟

برادر

اگر میں غلطي نهیں کرتا تو ، وہ ضرور اُس کا بھائي تھا . مگر ، ذرا ٹھهرئے — مجھے یاد پڑتا هے کہ میرے پرانے آقا نائٹ کي ایک کتاب اب تک میرے پاس رکھي هے . جب هم لوگ اُسے عسقلان

کے سامنے دفن کر رہے تھے ' اُس وقت میں نے وہ کتاب اُس کی جیب میں سے نکال لی تھی .

ناتن

وہ کیسی کتاب ہے ؟

برادر

اُس میں دعائیں وغیرہ لکھی ہیں — یوں کہنا چاہئے کہ وظیفوں کی کتاب ہے . اُس وقت مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید وہ کتاب کبھی کسی عیسائی کے کام آ سکے . مگر خیر ' میرے کام کی تو ہو ہی نہیں سکتی ' کیونکہ میں تو پڑھ ہی نہیں سکتا .

ناتن

ہاں ہاں ' کہئے کہئے !

برادر

خیر ' مجھ سے کسی نے کہا ہے کہ اِس چھوٹی سی کتاب کے پہلے ہی ورق پر ' اور آخری پر بھی ' خود میرے آقا نے اپنے ہاتھ سے اپنے رشتہ‌داروں

کے اور بیوي کے حالات لکھے ھیں .

ناتن

بس اُسي کي تو ضرورت ھے! آپ ابھي ابھي بھاگ کے وہ کتاب لیتے آئیے . میں آپ کو اُس کے وزن کي برابر سونا تول کے اُس کي قیمت دونگا ' اور ھزاروں شکرئے اُس کے علاوہ — آپ اُسے بہت جلدی لے آئیے .

برادر

ھاں ' بڑي خوشي سے لاؤنگا . لیکن میرے آقا نے جو کچھہ لکھا ھے سب عربي میں لکھا ھے .

ناتن

خیر ' کوئي مضایقہ نہیں — جلدي — جلدی لائیے .

[برادر چلا جاتا ھے]

خدایا ' کچھہ ایسي بنے کہ میں کسي طرح اِس بچي کو اپنے پاس رکھہ سکوں ' اور پھر ایسا ھي

اچھا داماد بھي مُجھے مل جائے ! مگر بھلا میري ایسي تقدیر کہاں ! خیر ، ہرچہ بادا باد . مگر آخر یہ کون خدا کا بندہ تھا جس نے جا کے ایسي بات بطریق کے کان میں پھونک دی ؟ اچھا ، میں اِس کو نہیں بھولونگا اور اُس کا ضرور پتہ لگا کے چھوڑونگا . کہیں یہ ہماری دایہ صاحبہ ھي نہ ھوں !

آٹھواں سین

دایہ اور ناتن

دایہ

[جلدي اور گھبراھٹ میں]

ناتن ، ناتن ، ذرا سوچو تو !

ناتن

کیا ، کیا سوچوں ؟

دایه

بچاری بچی تو سناٹے میں آ گئی. انھوں نے اُسے بلایا ھے —

ناتن

بطریق نے ؟

دایه

نہیں ، سلطان کی بہن نے ، شاھزادی ستہ نے اُسے —

ناتن

بطریق نے تو نہیں بلایا ھے نہ ؟

دایه

نہیں ، نہیں ! کیا سُن نہیں رھے ھو : ستہ نے بلایا ھے ، ستہ نے . اُنھوں نے کہلا بھیجا ھے کہ لڑکی کو حاضر کرو .

فاتن

ریشع کو بلایا ھے ! — ستّہ نے بلایا ھے ! خیر ' تو اگر ستّہ ھي نے بلایا ھے اور بطریق نے نہیں بلایا ' تو —

دایہ

آج تم بطریق کا نام کیوں بار بار رٹ رھے ھو ؟

فاتن

اِس عرصہ میں تمھارے پاس بطریق کے ھاں سے تو کوئي پیغام نہیں آیا ھے نہ ؟ اور نہ تم نے جا کے اُس کے کان میں کچھہ پھونکا ھے ' آیں ؟

دایہ

کس نے ؟ میں نے ؟ بطریق سے ؟

ناتن

اور یہ پیغام لانے والے کہاں ھیں ؟

دایہ

وہ کیا باہر کھڑے ہیں .

ناتن

بطور احتیاط مزید کے ' میں خود ہی جا کے اُن سے باتیں کرونگا . امید تو ہے کہ یہ سب کچھ ' پردے کے پیچھے ' بطریق ہی کا کیا دھرا نہ ہوگا !

[جاتا ہے]

دایہ

اور مجھے دوسری ہی فکر ہے . بات یہ ہے کہ ایک ایسے مالدار یہودی کی بیٹی ' اور وہ بھی اکلوتی ' کسی مسلمان کو بھی تو بری نہیں لگیگی ! ٹمپلر کی بات تو اب ہاتھ سے نکل گئی : ہاں ' میں ہمت کر کے لڑکی ہی کو یہ نہ بتا دوں کہ وہ لڑکی اصل میں کیا ہے . بس ہمت چاہئے . اور مجھے جب کبھی سب سے پہلا موقع ملیگا ' تو میں اُسے اکیلا پاتے ہی ضرور سمجھا دونگی . ابھی لو '

ابھي سلطان کے دربار کو جاتے جاتے راستے ھي میں بتا دونگي . ذرا سا اشارہ کر دینے میں تو کوئي نقصان نہیں ھے . اور جو یہ ابھي نہ کیا ' تو پھر کبھي نہ ھوگا !

پانچواں ایکٹ

پہلا سین

[سلطان کے محل کا ایک کمرہ : وہ ھي جس میں
خزانہ کے تھیلے رکھے گئے تھے جیسا کہ چوتھے ایکٹ کے
تیسرے اور چوتھے سین میں تھا . خزانے کے تھیلے
ابھي تک وھیں رکھے ھیں .]

صلاح الدین ' اور تھوڑي دیر بعد
اس کے چند خادم

صلاح الدین

[کمرے میں داخل ھوتے ھوئے]

ھائیں ' یہ تھیلے ابھي تک یہیں پڑے ھیں !
اور کسي کو درویش کا پتہ نہیں چلتا — ھو نہ
ھو وہ کہیں شطرنج میں پھنس گیا ہے . اُس
میں لگ کے تو وہ اپنے آپ کو بھي بھول جاتا ھے '

تو مجھے کیوں نہ بھول جائیگا . — اچھا تھہرو !

[ایک خادم سے جو کمرے میں داخل ہو رہا ہے]

کہو ، کیا کہلے آئے ہو ؟

خادم

حضور ، آخر خوش خبري مل گئی ! — بڑي خوشي کي بات ہے حضور ؛ بڑي هي خوشي کي بات ہے ! قاهرہ سے قافلہ آ گیا ، اور وهاں کا سات برس کا خراج بھي آ رہا ہے .

صلاح الدین

شاباش ابراهیم ، شاباش ! تم نے واقعي بڑي خوش خبري سنائي . اُ هو هو ، آخر سب کچھہ صحیح سلامت پہنچ گیا ! — اچھا ، اس خوش خبري پر میرا شکریہ قبول کرو .

خادم

[امید کے ساتھہ ، اپنے دل میں]

خدا کرے کچھہ انعام دے نکلیں .

صلاح الدین

کس انتظار میں کھڑے ہو؟ بس اب جاؤ.

خادم

حضور، ایسی اچھی خبر لانے والے کو کچھ اور نہ ملیگا؟

صلاح الدین

اب اور تم کو کیا چاهئے؟

خادم

ایسی خوش خبری لانے والا انعام سے محروم رهیگا؟ اگر ایسا هے تو میں پہلا شخص هوں جسے سلطان روکھے سوکھے شکریہ پر تالتا هے. یہی کیا کم فخر کی بات هے کہ میں پہلا شخص هوں جس سے صلاح الدین نے کنجوسی برتی.

صلاح الدین

[سونے کے تھیر کی طرف اشارہ کرکے]

اچھا، اِن میں سے ایک تھیلا لے جاؤ

خادم

نہیں حضور ' اب تو چاہے سرکار مجھے یہ سب تھیلے دے ڈالیں تب بھي نہ لونگا .

صلاح الدین

تو میري حکمعدولي کروگے ؟ اچھا جاؤ ' دو لے لو ' بس ! — ھائیں ' اب بھي وھي ضد ! — ارے یہ تو چلا جا رہا ھے . یہ تو فیاضي میں مجھ سے بھی بڑھا ھوا ھے . جتنا میرے لئے دینا مشکل ھے ' اس سے زیادہ اس کے لئے انکار کرنا بھي مشکل ھوگا . مگر مجھے یہ کیا ھوا جا رہا ھے کہ اب ان آخري دنوں میں میري طبیعت بدلی جا رہی ھے ؟ کیا صلاح الدین کو آخري دم تک صلاح الدین ھي نہ رھنا چاھئے ؟ اگر ایسا نہ ھو ' تو اسے کبھي صلاح الدین بن کے رھنا ھي نہ چاھئے تھا .

دوسرا خادم

حضور والا !

صلاح الدین

کیا تم بھي مجھے کوئی خبر سنانے آئے ہو؟ تو —

دوسرا خادم

مصر کا سفیر آ گیا ہے، حضور !

صلاح الدین

ہاں، مجھے پہلے ہي سے معلوم ہے

دوسرا خادم

تب تو حضور، میں بہت دیر میں پہنچا !

صلاح الدین

یہ کیوں کہتے ہو کہ بہت دیر میں پہنچا ؟
کم از کم اپني نیک نیتي کے بدلے میں ایک دو
تھیلے تم بھي لے لو.

دوسرا خادم

حضور، ایک اور دو مل کے تین ہوئے

صلاح الدین

تم حساب میں بہت تیز معلوم ہوتے ہو —
اچھا ، جاؤ تین ہی لے لو .

دوسرا خادم

حضور ، ابھی میرے پیچھے ایک اور مخبر بھی
آ رہا ہے . اگر وہ یہاں تک پہنچ جائے .

صلاح الدین

اور نہ پہنچنے کی کیا وجہ ہے ؟

دوسرا خادم

حضور ، غالباً اُس کی گردن ٹوٹ گئی ہے . بات
یہ ہوئی کہ جب ہم تینوں کو یہ خبر ملی کہ
سفیر آیا ہے ، تو ہم تینوں ایک دم سے لپکے کہ
آپ کو آ کے خبر دیں — سب سے آگے والے گھوڑے نے
ٹھوکر لی اور گر گیا . اس سے میں سب سے آگے
ہو گیا . شہر پہنچنے تک تو میں سب سے آگے

رہا . مگر اُس کے بعد سے وہ بدمعاش ابراہیم جلدي جلدي سے گلیوں میں سے ہوتا ہوا یہاں پہنچ گیا ، اور میں رہ گیا .

صلاح الدین

مگر مجھے تو اُس غریب کا فکر ہے جو گر پڑا ہے ! جلدي جاؤ ، اُس کو لےکر آؤ .

دوسرا خادم

ہاں حضور ، میں بڑي خوشي سے جاؤنگا ، اور اگر وہ زندہ ہوا تو اِن تین تھیلوں میں سے آدھا روپیہ اُسے دے دونگا .

[چلا جاتا ہے]

صلاح الدین

دیکھو ، شریف آدمي ایسے ہوتے ہیں ! بھلا اور کسي کو بھي ایسے ایسے خادم نصیب ہوئے ہیں ؟ اب سوا اس کے اور میں کیا کہوں کہ میری ہی مثال نے ان لوگوں کو ایسا بنا دیا ہے ؟ پھر یہ

کیسا بیہودہ خیال ہے کہ میں اب انہیں کچھ اور ہی سبق پڑھاؤں .

تیسرا خادم

خوشخبری ہو حضور !

صلاح الدین

کیا تم ہی وہ شخص ہو جو گر پڑا تھا ؟

تیسرا خادم

نہیں حضور ، میں وہ نہیں ہوں . میں تو صرف یہ خبر حضور کو دینے آیا ہوں کہ امیر منصور ، جو مصر سے روپیہ لائے ہیں ، ابھی ابھی آ کے اُترے ہیں .

صلاح الدین

انہیں جلد یہاں لے آؤ . مگر یہ لو ، وہ تو خود ہی آ پہنچے !

دوسرا سین

امیر منصور اور صلاح الدین

صلاح الدین

بہادر امیر، خوش آمدید! آخر تم آ ھی پہنچے. منصور، منصور، میں اتنے دنوں سے تمہارا انتظار کرتے کرتے تھک گیا.

منصور

حضور کو اس مراسلہ سے نوآموز * کے ھنگامہ کا حال معلوم ھوگا. جب ابوالقاسم اُس کا خاتمہ کر چکے، تب کہیں قافلے کو وھاں سے روانہ ھونے کی ھمت پڑی. مگر جب سے ھم لوگ چلے ھیں، جہاں تک ھو سکا میں قافلے کو مارا مار لئے آ رھا ھوں.

صلاح الدین

مجھے تم پر پورا اعتماد ھے. اگرچہ تمہاری پچھلی تکلیف پر یہ مزید تکلیف تو ضرور ھوگی، مگر اب اتنا کام اور کرو کہ قافلے کی حفاظت کے

لئے چند تازہ دم سپاھي اور لے لو ' اور پھر کوچ کي تیاري کر دو ' کیونکہ تمھیں اِس روپئے کا بہت بڑا حصہ ابھي کوہ لبنان میں ابّا جان کے پاس پہنچانا ھوگا .

منصور

نہایت خوشي کے ساتھ ' حضور !

صلاح الدین

مگر یہ اچھي طرح خیال رکھنا کہ سپاھي تمھارے پاس کافي ھونے چاھئیں : کیونکہ لبنان اب محفوظ جگہ نہیں رھي ھے . یہ تو بلا شبہ تم نے سنا ھي ھوگا کہ تمپلر لوگوں نے پھر نقل و حرکت شروع کر دي ھے . اِس لئے ذرا احتیاط ھي سے کام لینا . یہ قافلہ ٹھہرا کہاں ھے ؟ اچھا تو یہي ھوتا کہ میں خود اُسے دیکھ لیتا اور اُس کا انتظام کر دیتا .

[ایک خادم سے]

دیکھو میاں ' تم جا کے ذرا شاھزادي ستہ سے کہ دو کہ میں ابھي آتا ھوں .

تیسرا سین

[ناتن کے مکان کے سامنے کھجوروں کا جھنڈ]

تمپلر

[اکیلا]

اب تو میں کبھی اُس کی دھلیز کے اندر قدم نہ رکھونگا . آخر کبھی نہ کبھی وہ خود ھی نکلیگا . ایک دن وہ بھی تھا کہ اِن لوگوں کو میری صورت دیکھنے کی تمنا تھی ' اور اب یہ حالت ھے کہ شاید وہ مجھے اپنے گھر کے پاس بھی نہ پھٹکنے دے . مجھے اس شخص پر بڑا ھی غصہ آتا ھے — مگر کیوں ؟ — آخر میں اس بیچارے یہودی سے اتنا کیوں ناراض ھوں ؟ اب تک تو اس نے میری بات کو ردّ نہیں کیا ھے ؛ اور اب تو خود صلاح الدین نے اُس سے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا ھے . — کیا واقعی میری عیسائیت میں اُس کی یہودیت سے زیادہ شدت ھے ؟ —

اپنے آپ کو بھلا کون اچھی طرح پہچان سکتا ہے ؟ — اور اگر ایسا نہیں ہے تو مجھے اس بات پر کیوں اتنا غصہ آتا ہے کہ اس شخص نے عیسائیوں کی ذرا سی چوری کی ہے ؟ مگر ' یہ میں نے کیا کہا ؟ " ذرا سی چوری ! " — ایسی دوشیزہ لڑکی کو چھین لینا کیا ذرا سی چوری ہے ؟ — لیکن سوال یہ ہے کہ اب اس لڑکی کا دعویدار کون ہو سکتا ہے ؟ یہ تو ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس غلام کا مال ہے جو اِس اَن گھڑ پتھر کو زندگی کے تاریک ساحل پر چھوڑ کے خود چلتا بنا . نہیں ' بلکہ یہ تو اُس کاریگر کا مال ہے جس نے بے صورت پتھر میں خدا کے نور کا جلوہ دیکھا اور اُسے تراش کے ایسا بے نظیر بت بنایا ! ہاں سچ ہے ' ریشع کا اصلی باپ یہی یہودی ہے : چاہے وہ کسی عیسائی ہی کی بچی کیوں نہ ہو — ابد تک یہی یہودی اُس کا باپ کہلائیگا ; کیونکہ اگر وہ محض ایک عیسائی لڑکی ہوتی ' اور اُس میں یہ سب خوبیاں نہ ہوتیں جو ایک ایسا یہودی ہی اُس میں پیدا کر سکتا

ہے ، تو میرا دل تو یھي گواھي دیتا ہے کہ اُس
کا مجھ پر ھرگز جادو نہ چلتا ! اس حالت میں
اس کي پیاري سے پیاري مسکراھت بھي ھونٹوں
کي ایک دلکش حرکت سے زیادہ نہ ھوتي ، اور
وہ چیز جس سے یہ مسکراھت پیدا ھوتي ہے
ھرگز ھرگز اس رونق کا سبب نہ ھوتي جو اُس کے
چہرے پر نظر آتي ہے . میں نے اکثر دیکھا ہے
کہ ریشع کے تبسّم سے زیادہ شیریں تبسّم محض
حماقت ، بیہودگي اور مسخرے پن سے نامعقول ،
خوشامدي امیدواروں پر صرف کر دیئے گئے ھیں .
لیکن کبھی مجھ پر بھي اُن مسکراھٹوں کا یہ اثر
ھوا ہے کہ میں اُن کا دیوانہ ھو گیا ھوں ؟ یا میں
نے اس بات کی تمنا کی ھو کہ وہ آفتاب کی
کرنوں کی طرح میري تاریک زندگي کو روشن کر
دیں ؟ ھرگز نہیں . مگر پھر بھی مجھے اس
شخص پر غصہ آتا ہے جس نے اُسے وہ کچھ بنا
دیا ہے جو وہ ہے ! آخر یہ کیا بات ہے ؟ کیا
میں واقعی اسی کا مستحق ھوں کہ صلاح الدین
نے مجھے ایسی سخت حقارت کے ساتھ رخصت

کر دیا ؟ مستحق هوں یا نہیں هوں ' مگر اُس کا ایسا سمجھنا هي کیا میرے لئے کم برائی هے . افوہ ' اُس جیسے شخص کی نظر میں میں کیسا ذلیل ' کیسا خوار معلوم هوا هونگا ! — اور یہ سب صرف ایک لڑکی کی وجہ سے ! نہیں گُرد ' نہیں ' ایسا نہ هونا چاهئے — ارے ظالم ' کچھ تو اپنے اوپر قابو رکھ . اور کیا یہ نہیں هو سکتا کہ دایہ نے یوں هی باتیں بنائي هوں ' جن کا کوئی ثبوت نہ هو . هائیں ' ناتن آ پہنچا ! — مگر یہ کس سے باتیں کر رها هے ؟ هو نہ هو یہ وهی همارے پرانے دوست راهب صاحب هیں ! هاں ' اُسے تو اب سب هي کچھ معلوم هے . معلوم هوتا هے بیچارہ یہودي بطریق کے هاتھوں میں پھنْس گیا هے . دیکھا ' ایک میري غلطی سے کیا کیا جھگڑے جھمیلے پھیلے هیں . اُف اُف ' کمبخت غصے کی آگ کي ایک چنگاري سے انسان کا دماغ کیسا بھڑک اٹھتا هے ! اب مجھے جلدي هي فیصلہ کر لینا چاهئے کہ کیا کروں . اچھا ' اتنے ذرا میں ایک طرف هي کو هو جاؤں : شاید راهب اُسے ابھي چھوڑ کے چل دے .

چوتھا سین

ناتن اور برادر

ناتن

اچھے برادر ، ایک دفعہ پھر میرا شکریہ لیجئے .

برادر

یہی تحفہ میری طرف سے بھی قبول کیجئے .

ناتن

مگر آپ میرا شکریہ کیوں ادا کرتے ہیں ؟ کیا محض اس لئے کہ میں آپ کو وہ چیز دینے پر ضد کر رہا تھا جو آپ کے کسی کام کی نہیں ؟ کاش آپ کی ضد میری ضد سے دب جاتی . آپ نے مجھے زبردستی اس سے روکا کہ آپ کو اس سے زیادہ دولتمند بنا دوں جتنا میں خود ہوں .

برادر

بہر حال ، کتاب تو میری ہے ہی نہیں ۔ وہ اُس لڑکی کی ملکیت ہے : نہیں بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اس غریب کو اپنے باپ کے ترکہ میں صرف یہی ایک یہی چیز تو ملی ہے — مگر ہاں ، سب سے بڑی چیز تو خود آپ ہیں ۔ میری تو یہی دعا ہے کہ آپ نے جو کچھ اُس کی خدمت کی ہے ، خدا کرے آپ کو کبھی اس پر پچتانا نہ پڑے ۔

ناتن

پچتانا پڑے ، خوب ! یہ تو آپ یقین رکھئے کہ میں پچتاؤنگا کبھی نہیں ۔

برادر

ہاں ، بشرطیکہ آپ کے یہ ٹمپلر اور بطریق لوگ —

ناتن

نہیں ، یہ لوگ خواہ مجھے کیسا ہی نقصان

پہنچائیں ' مگر میں اپنے کئے پر کبھی ذرا سا بھی نہ پچھتاؤنگا — مگر کیا واقعی آپ کو یقین ھے کہ کسی تمپلر ھی نے آپ کے بطریق کو اُکسایا ھے ؟

برادر

ھاں ' میرے خیال میں تو ضرور یہی ھوا ھے ابھی کچھہ زیادہ عرصہ نہیں ھوا کہ ایک تمپلر اُس سے کچھہ باتیں کر رھا تھا . اور میں جو کچھہ بھی سن سکا اُس سے میرے اِس خیال کی تائید ھوتی ھے .

ناتن

آج کل سارے یروشلم میں لے دے کے صرف ایک ھی تمپلر تو ھے ' اور میں اُسے جانتا ھوں : نہیں بلکہ وہ میرا خاص دوست ھے . بڑا ھی شریف اور نیک جوان ھے .

برادر

ھاں ٹھیک ھے — بالکل ٹھیک — مگر مصیبت

یہ ہے کہ آدمی اصل میں جیسا کچھ ہوتا ہے اور دنیا اُسے مجبور کرکے جیسا بنا دیتی ہے ، اُس میں اور اِس میں بڑا فرق ہوتا ہے !

ناتن

ہاں ، افسوس ! ہے تو یوں ہی ! خیر ، تو میرا دشمن چاہے کوئی ہو اور جو بھلا برا اُس کا جی چاہے وہ کرے . مگر برادر صاحب ، آپ کی اِس کتاب کے ذریعے سے میں سب کا مقابلہ کر سکتا ہوں . میں ابھی اسے لے کے سلطان کے پاس جاتا ہوں ، دیکھئے تو .

برادر

خدا آپ کو کامیاب کرے ! اچھا ، اب اجازت چاہتا ہوں.

ناتن

مگر ابھی تک آپ نے اُس بچی کو نہیں دیکھا . اچھا ، جلدی آئیگا ، اور میرے ہاں اکثر آیا کیجئے . خدا کرے آج کے دن بطریق کو کوئی بات نہ معلوم ہو ! مگر خیر ، اب آپ جو کچھ چاہیں اُس سے کہ سکتے ہیں .

برادر

جي نہيں ' ميري كچھ نه كهونگا . — خدا حافظ !

ناتن

اچھا ' برادر صاحب ' هم لوگوں كو بھول نه جائيگا .

[برادر چلا جاتا هے .]

خدايا ! جي چاهتا هے كه يہيں كھلے آسمان كے نيچے دوزانو هو كر تيرا شكر بجا لاؤں . تيرا هي فضل هے كه يه گتھي ; جس كي سخت گرهوں كو كھولتے كھولتے ميں عاجز آ گيا تھا ' اب خود بخود كھلي جا رهي هے ! خدايا ' مجھے اس خيال هي سے خوشي هوتي هے كه اب مجھے كسي بات كے چھپانے كي ضرورت نہيں رهي ' اور أب ميں اپنے بني نوع كے سامنے بھي أسي طرح بے دھڑك جا سكتا هوں جس طرح ميں تيرے سامنے آيا هوں . خدايا ' تيرا احسان هے كه تو همارے فعلوں سے همارا اندازه نہيں كرتا -- اور فعل بھي وه جو اكثر همارے نہيں هوتے !

پانچواں سین

[ناتن ، اور ٹمپلر جو ایک طرف سے آ نکلتا ھے .]

ٹمپلر

ناتن صاحب ! ٹھہرئے — مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے .

ناتن

ھائیں ، نائٹ صاحب ! آپ ھیں ؟ یہ کیونکر ھوا کہ آپ سلطان کے ھاں مجھے نہیں ملے ؟

ٹمپلر

ھاں ، نہ میں آپ کو وھاں پا سکا ، نہ آپ نے مجھے پایا — خیر ، اس کا فکر نہ کیجئے .

ناتن

نہیں ، مجھے تو کوئی فکر نہیں ھے ، مگر سلطان تو جھنجھلائیگا نہ ؟

تمپلر

جب میں پہنچا ہوں ، مجھے معلوم ہوا کہ آپ اُسی وقت وہاں سے واپس ہوے تھے .

ناتن

تو آپ سے اُن سے باتیں ہو گئیں ؟ یہ بہت اچھا ہوا .

تمپلر

ہاں ، مگر سلطان یہ چاہتے ہیں کہ میں اور آپ دونوں ایک ہی وقت میں وہاں موجود ہوں .

ناتن

یہ تو اور بھی اچھا ہے — آئیے ، میں ابھی اُن ہی کے ہاں جا رہا تھا .

تمپلر

ناتن صاحب ، میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ یہ صاحب جو ابھی آپ سے الگ ہوئے ہیں ، کون تھے ؟

ناتن

ہائیں، آپ کو معلوم نہیں ؟

تھپلر

ہو نہ ہو یہ وہی بھولے بھالے راہب ہیں، جن سے بطریق صاحب مخبری کا کام لیا کرتے ہیں .

ناتن

ہاں، ہوگا — رہتا تو یہ بطریق ہی کے ساتھ ہے .

تھپلر

جی ہاں، یہ ترکیب تو اچھی ہے کہ سادگی کے ذریعے بدمعاشی کا راستہ صاف کر لیا جائے !

ناتن

بے شک، حماقت کی سادگی سے یہ کام ضرور نکلتا ہے، مگر ایمانداری کی سادگی سے نہیں .

تھپلر

بطریق لوگ ایمانداری کی سادگی کے قائل نہیں ہوا کرتے .

ناتن

لیکن اس راهب کی طرف سے تو مجھے پورا اطمینان ھے — یہ شخص هرگز ایسا آدمی نہیں ھے جو شرارتوں میں بطریق کی مدد کرے .

تمپلر

کم از کم وہ ایسا کہا تو ضرور کرتا ھے . مگر کیا اس نے کبھی آپ سے میرے متعلق کچھ نہیں کہا ؟

ناتن

آپ کے متعلق ؟ نہیں ، خاص آپ کا کبھی کوئی ذکر نہیں کیا — یہ غریب آپ کا نام تک تو جانتا نہیں .

تمپلر

هاں ، شاید هی جانتا هو .

ناتن

هاں البتہ ایک تمپلر کے بارے میں اُس نے مجھ

سے اتنا ضرور کہا تھا کہ —

ٹمپلر

کیا کہا تھا ؟

ناتن

بہر حال اُس نے جو کچھ بھي کہا تھا اُس سے صاف معلوم ھوتا ھے کہ اُس کي مراد آپ سے نہیں تھی ۔

ٹمپلر

کیا معلوم ؟ اچھا ، بتائیے تو اُس نے کیا کہا تھا ؟

ناتن

اُس نے یہ کہا تھا کہ کسي ٹمپلر نے بطریق سے جاکے میري غیبت میں 'مجھ' پر کچھ الزام لگایا ھے ۔

ٹمپلر

آپ پر الزام لگایا ھے ، خوب ! میں اُن کي

غائبانہ اجازت سے اتنا کہنا چاھتا ھوں کہ یہ بالکل جھوتي بات ھے . میں ایسا آدمي نہیں ھوں کہ اپنے کئے سے مُکر جاؤں ' اور جو کچھہ میں نے کیا سو کیا . اور نہ میري یہ عادت ھے کہ میں خواہ مخواہ بھي یہ کہوں کہ میں جو کام کرتا ھوں تھیک ھي کیا کرتا ھوں · پھر اپني غلطي پر میں کیوں شرمندہ ھوں ؟ کیا میں نے یہ عہد نہیں کر لیا ھے کہ اپني غلطي کي تلافي کرنے کي پوري پوري کوشش کرونگا ' اور کیا مجھے یہ معلوم نہیں کہ انسان تلافي کرنے پر آئے تو بہت کچھہ کر سکتا ھے . اچھا ' ناتن صاحب ' سنئے : راھب صاحب نے جس تمپلر کا ذکر کیا تھا ' یقین جانئے وہ میں ھي ھوں ؛ اور میں نے ھي ' بقول اُن کے ' آپ پر یہ الزام لگایا تھا . تاھم آپ کو یہ تو معلوم ھي ھے کہ اُس وقت میں کیوں دیوانہ‌وار آپ کے خلاف ھو رھا تھا ' اور کیا سبب تھا کہ میري رگوں میں خون کھول رھا تھا . توبہ توبہ ! مجھہ سے کیا حماقت ھوئي ھے . بات یہ ھے کہ میں پچھلي دفعہ بڑے خلوص اور جوش سے آیا تھا کہ

آپ مجھے اپني خدمت میں قبول کر لیں —
مگر آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے کیسي سردمہري
سے کام لیا تھا : کیسا نیم گرم سا جواب دیا تھا ،
جو سردمہري سے بھي بدتر تھا . آپ نے کیسي
احتیاط کے ساتھ مجھ سے اپنا پیچھا چھڑایا تھا ،
اور کیسے کیسے بےتُکے سوال مجھ سے کئے تھے !
میں سچ کہتا ہوں اب بھي مجھے آپ کي وہ
باتیں یاد آ جاتي ہیں تو مارے غصہ کے
بےقابو ہو جاتا ہوں . خیر — اب ذرا غور کیجئے —
میرے اِس غیظ و غضب کے عالم میں دایہ چپکے
سے میرے پاس آتي ہے اور اپني راز کي باتیں
میرے کان میں پھونک جاتي ہے ؛ اور ان باتوں کو
سن کے مجھے اپني دانست میں گویا آپ کے عجیب
و فریب برتاؤ کي ساري لِم معلوم ہو جاتي ہے !

ناتن

یہ کیونکر ؟

تمپلر

ہاں ، دیکھئے : وہي تو بیان کر رہا ہوں —

تو، غرض کہ میں نے خواہ مخواہ بھي یہ یقین
کر لیا کہ آپ نے جس ہستي کو اس طرح
عیسائیوں سے لیا ہے اُسے آپ ہرگز کسي عیسائي
کے حوالے نہ کرینگے۔ اس لئے مجھے سب سے
مختصر اور اچھي صورت یہي معلوم ہوئي کہ
آپ کے گلے پر چھري رکھہ کر آپ کو اس پر
مجبور کیا جائے۔

ناتن

یہ صورت مختصر تو ضرور ہے؛ مگر یہ میري
سمجھہ میں نہ آیا کہ اس میں اچھائي کیا
ہے؟

ٹمپلر

میري پوري بات تو سن لیجئے! یہ تو میں
خود ہي مانتا ہوں کہ میں غلطي پر تھا۔ اس
میں آپ کي تو کوئي خطا نہ تھي: اصل میں
ہوا یہ کہ اس دیواني دایہ نے بےسمجھ بوجھ
جو کچھہ مُنْہ میں آیا بک دیا۔ ممکن ہے

اُسے آپ سے کچھ رنجش ہو ، اور وہ اِس ڈھب سے آپ کو کسی جال میں پھنسانے کی فکر میں ہو ۔ اور یہ میری بیوقوفی اور ناتجربہ کاری ہے کہ میں اپنے جوش میں کبھی ایک سرے پر پہنچ جاتا ہوں کبھی دوسرے سرے پر : کبھی حد سے زیادہ نرم ہو جاتا ہوں ، کبھی ضرورت سے زیادہ گرم ۔ ناتن صاحب ، میں آپ سے معافی چاہتا ہوں ۔

ناتن

اچھا ، میں نے معاف کیا ۔

تمپلر

یہ تو صحیح ہے میں نے بطریق سے اس بات کا ذکر کیا ؛ مگر میں نے آپ کا نام ہرگز نہیں لیا ۔ جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ہوں ، یہ بالکل جھوٹ ہے کہ میں نے آپ کا نام لیا ہے ۔ میں نے اس معاملے کو محض ایک عام سوال کی صورت میں اس کے سامنے پیش کیا تھا ، اور

وہ بھي صرف یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس
بارے میں اس کي راے کیا ھے . اصل تو یہ
ھے کہ مجھے اتنا بھي نہ کہنا چاھئے تھا '
کیونکہ مجھے خوب معلوم تھا کہ بطریق بڑا چالباز
بدمعاش ھے . چاھئے یہ تھا کہ میں خود ھي
اس پر اپنے دل میں سوچ سمجھ لیتا : اس کي
کوئي ضرورت نہ تھي کہ اُس بیچاري بچي کو
ایسے مہربان سے جدا ھو جانے کے خطرے میں ڈالتا .
خیر ' اب بھی کچھ نہیں گیا ھے . بطریق کي
شرارت نے ' جو اس کي فطرت میں ھے ' میري
آنکھیں کھول دي ھیں : اور اب میں سمجھ
گیا ھوں کہ مجھے کیا کرنا چاھئے . فرض
کیجئے کہ اُسے آپ کا نام بھي معلوم ھو گیا
ھے ' تب بھي وہ کیا کر لیگا ؟ اگر آپ کے سوا
اُس لڑکي کا کوئي اور دعویدار ھو سکتا ھے تب تو
وہ لڑکي پر قبضہ کر سکتا ھے : مگر اُسے لے جا
کر خانقاہ میں جب ھي داخل کر سکتا ھے کہ
وہ آپ کے گھر میں رھتي ھو — آپ لڑکي کو
میرے حوالے کر دیجئے : مجھے دے دیجئے —

پھر بطریق کو آنے دیجئے ' دیکھیں کیا کر لیتا ھے ! — اس کی کیا مجال ھے کہ میری بیوی کو مجھ سے چھین سکے ! آپ فوراً اُسے میرے حوالے کر دیجئے ؛ اب خواہ وہ آپ کی بچی ھو یا نہ ھو ' وہ یہودی ھو یا عیسائی ھو ' یا بالکل لامذھب ھو — کوئی مضایقہ نہیں . میں آپ سے ھرگز یہ سوال نہ کرونگا کہ اُس کا مذھب کیا ھے ؟ میرے لئے سب یکساں ھے !

فاتن

کیا آپ سمجھتے ھیں کہ سچ کو چھپانے سے مجھے کچھ فائدہ ھے ؟

تمپلر

خیر ' جو کچھ بھی ھو ' مجھے اس سے بحث نہیں .

ناتن

نہ تو میں نے آپ کے سامنے کبھی اِس سے اُنکار کیا ھے ' اور نہ کسی اور پوچھنے والے سے

چھپانا چاھتا ھوں کہ ریشع عیسائي ھے اور میرا اُس سے صرف یہ واسطہ ھے کہ میں نے اُسے اپني بیٹي بنا لیا ھے ۔ آپ شاید یہ سوال کرینگے کہ اگر ایسا ھے تو میں نے خود ریشع سے کبھي یہ بات کیوں نہیں کہي ؟ مگر ظاھر ھے کہ مجھے اگر اس کي معذرت کرني ھے تو خود اس لڑکي سے !

تمپلر

نہیں ' بلکہ اُس کے سامنے بھي اِس کي ضرورت نہیں — اُسے تو اب بھي آپ کو وھي سمجھنا چاھئے جو وہ ھمیشہ سمجھا کي ھے ۔ اِس راز کے اظہار سے اُسے صدمہ نہ پہنچایا جائے تو اچھا ھے ۔ — اِس وقت وہ آپ کے قبضہ میں ھے ' اور میں آپ سے پھر التجا کرتا ھوں کہ آپ اُسے میرے حوالے کر دیجئے ۔ یقین مانئے کہ اب اِس دوسري مرتبہ بھي ریشع کو اگر کوئي شخص آفت سے بچا سکتا ھے اور بچائیگا تو وہ میں ھي ھوں !

فاٹن

یہ صحیح ہے کہ ایک دفعہ آپ نے اسے بچایا تھا؛ مگر اب یہ ممکن نہیں. آپ بہت دیر میں پہنچے.

تمپلر

یہ کیا ؟ بہت دیر میں کیسے ؟

فاٹن

اِس کے لئے تو ہمیں بطریق کا شکرگزار ہونا چاہئے.

تمپلر

بطریق کا شکرگزار ہونا چاہئے ؟ کس بات کے لئے ؟ کیا بطریق کا یہی مقصد تھا کہ ہم لوگوں کو احسانمند کرکے شکریہ وصول کرے ؟ کیا خوب! آخر کیوں ہم اُس کے شکرگزار ہوں، کچھ معلوم تو ہو ؟

ناتن

اِس لئے کہ محض اُس کی وجہ سے ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ریشع کے رشتہ‌دار کون لوگ ہیں — اور یہ کہ اب ہم اُسے اطمینان کے ساتھ کس کے ہاتھ میں دے سکتے ہیں.

تہپلر

اچھا اِس بات کا شکریہ — ہاں بھلا اور کون سی بات ہو سکتی ہے جس کے لئے کوئی اس کا شکریہ ادا کرے.

ناتن

بہر حال، اب اگر آپ کو ریشع درکار ہے تو اب آپ اُس کے اُن ہی رشتہ‌داروں سے اُسے طلب کر سکتے ہیں، نہ کہ مُجھ سے.

تہپلر

ہائے ریشع! مجھے تو تجھ پر رحم آتا ہے: ابھی نہ معلوم اور کیسی کیسی گردشیں تیرے

لکھے میں لکھي هیں! آہ ، جو بات کسي اور یتیم بچچي کے لئے رحمت هوتي ، وهي تیرے لئے زحمت هے! — مگر ناتن صاحب ، یہ تو بتائیے کہ یہ اُس کے بڑے چھیتے نئے رشتہدار هیں کہاں ؟

ناتن

کہاں هیں ؟

تمپلر

هاں ، اور وہ هیں کون ؟

ناتن

"کون هیں ؟" کا جواب تو یہ هے کہ ریشع کے ایک حقیقي بھائي کا پتہ چلا هے ، اور اب آپ کو اُسي کے سامنے اپني درخواست پیش کرني چاهئے .

تمپلر

کیا کہا ، بھائي ؟ اچھا ، تو وہ هے کیا ؟ سپاهي هے ، کہ پادري ؟ خدا کے لئے جلدی بتائیے :

دیکھوں ، مجھے اُس سے کچھ اُمید بھي هو سکتي هے یا نہیں !

ناٹن

میرا تو خیال هے کہ وہ نہ سپاهي هے ، نہ پادري — یا یوں کہئے کہ وہ یہ دونوں هے — مجھے اب تک اُس کے حال کي پوری خبر نہیں .

تھپلر

آپ کو اُس کا اور بھي کچھ حال معلوم هے ؟

ناٹن

هاں ، میں نے سنا هے کہ وہ بڑا سچا اور ایماندار آدمي هے ، اور ریشع اُس کے ساتھ بہت اچھي طرح رهیگي .

تھپلر

اور عیسائي بھي هے ؟ ناٹن صاحب ، بعض رقت تو آپ مجھ سے خاصي پھیلیاں سي بجھوانے

لگتے ہیں . دیکھئے ناراض نہ ہوجئیگا : آپ اتنا تو ضرور مانینگے کہ ریشع کو عیسائیوں کے ساتھہ عیسائي هي بن کے رهنا چاهئے : اور اِس طرح رهتے رهتے وہ آخرکار ایک دن سچ مُچ عیسائي بن جائیگي . نتیجه یه هوگا که آپ نے جو اُس کي روح میں گیہوں کے پودے لگائے هیں ' اِدهر اُدهر کے گھاس پھونْس سے اُن کا بھی ناس هو جائیگا ! مگر میں دیکھتا هوں کہ آپ کو کچھہ پرواہ هي نہیں هے ' اور تعجب هے که آپ یه کہتے هیں که وہ اپنے بھائي کي نگراني میں رہ کے بہت خوش رهیگي !

ناتن

هاں ' میں تو یہي سمجھتا هوں ' اور مُجھے ایسي هي اُمید هے . اور اگر فرض کیجئے کہ اُس کے ساتھہ رہ کے اُسے کسي چیز کي کمي بھي هوگي ' تو میں اور آپ تو اُس کي خدمت اور خیرخواهي کے لئے موجود هي هیں !

تھپلر

اپنے بھائي کے ساتھہ رہ کے اُسے کمي هي کس چیز

کي هوگي ؟ اُس کا عزیز بهائي اپني پیاري بهن کے لئے کهانے پینے اوڑهنے پهننے کا ' هر طرح کا سامان مُهیا کریگا ' اچهي اچهي چیزیں لا کے دیگا : پهر اور کیا کمي رہ جائیگي ؟ -- سوا ایک بر کے -- اور اُس کا بهائي کُچهہ دنوں میں بر بهي ڈهونڈهہ نکالیگا ' بهلا اُس کي دنیا میں کیا کمي هے . اور پهر وہ جتنا پکا عیسائي هوگا اُتنا هی اچها . افسوس ! ایسی فرشتہخصلت هستی کی آپ نے ایسی محنت سے صرف اِس لئے پرورش کی کہ وہ دوسروں کے هاتهوں میں پڑ کے برباد جائے !

ناٹن

مگر آپ کو اِن باتوں کا اِتنا رنج کیوں هے ؟ آپ یہ یقین رکهئے کہ همارا یہ فرشتہ همیشہ هماري محبت کے قابل رهیگا .

تمپلر

آپ کو کوئی حق نہیں هے کہ آپ اِس بری طرح سے اُس محبت کا ذکر کریں جو مجهے اس سے هے !

میري محبت هرگز اس کو گوارا نهیں کرتي که ریشع مُجھ سے الگ هوکے کسي اور کے پاس پهنچ جائے — هرگز نهیں! خواه یه جدائي برائے نام هي کیوں نه هو. لیکن یه تو بتائیے که اب جو کچھ هونےوالا هے اُس کا ریشع کو کچھ سان گمان بهي هے؟

ناٹن

کچھ نه کچھ هے تو ضرور. لیکن میري سمجھ میں نهیں آتا که اُس نے کیسے اور کهاں سے سن لیا!

ٹمپلر

نهیں نهیں، بس اب بهت کچھ هو چکا — سب سے پهلے وه میرے هي منه سے اپنے مقدر کي خبر سنیگي؛ میں هي سناؤنگا. میں نے جو قَسم کھا رکھي تھي که جب تک میں اُسے اپنا نه که سکونگا هرگز اُس کي صورت نه دیکھونگا. آج وه قَسم توٹتي هے! میں ابھي جاتا هوں —

ناتن

کہاں ؟ کدھر کو ؟

تمپلر

ریشع کي طرف ! ممکن ھے اُس کي اِس پاک دوشیزہ روح میں جوانمردي کا اتنا جوھر موجود ھو کہ وہ اس ارادے کو دل میں ٹھان لے جو اس کے شایان شان ھے !

ناتن

اور وہ ارادہ کیا ھے صاحب ؟

تمپلر

وہ یہ کہ آپ دونوں سے اپنا پیچھا چھڑا لے — آپ سے ، اور اپنے بھائي سے —

ناتن

اور ؟

تمپلر

اور میرے ساتھ ھولے : چاھے پھر یہی ھو کہ

اُسے آخرکار کسي مسلمان سے نکاح کر لینا پڑے .

ناتن

تھہریئے تو ! وہ اب وہاں نہیں هے : صلاح الدین یا اُس کي بہن ستہ کے پاس هے .

تمپلر

وہ کب سے ؟ اور کیوں ؟

ناتن

اور اگر آپ وہاں اُس کے بھائي سے بھي ملنا چاهیں ، تو آئیے میرے ساتھ آئیے .

تمپلر

بھائي ؟ کس کا ؟ ستہ کا ، یا ریشع کا ؟ کس کا ؟

ناتن

ممکن هے دونوں کا بھائي مل جائے — مگر آپ آئیے تو ؛ آئیے تو سہي !

[ناتن اُسے لے چلتا هے .]

چھٹا سین

[ستّہ کا کمرہ . ستّہ اور ریشع باتیں کر رهي هیں .]

ستّہ

پیاري بیٹي ، تمہیں دیکھ کے مجھے بڑي خوشي هوئي ! — گھبراؤ نہیں . شرماؤ مت — بولو ، باتیں کرو — اچھي طرح آرام سے بیٹھو .

ریشع

شاهزادي —

ستّہ

نہیں ، شاهزادي مت کہو — مجھے ستّہ کہو . میں تمہاري سہیلي هوں ؛ بہن هوں ، بلکہ ماں هوں ؛ کیونکہ تم مجھ سے عمر میں بہت چھوٹي هو . اس عمر میں یہ سمجھ ، یہ نیکي ، یہ پرهیزگاري ! معلوم هوتا هے تم سب کچھ جانتي هو ، اور سب کتابیں بھي پڑھ رکھي هیں ، آیں ؟

ریشع

کس نے؟ میں نے! آپ مجھ بےوقوف سے ہنسي کرتي هیں؛ مجھے تو پڑھنا بھي اچھي طرح نہیں آتا.

ستہ

اري جھوتي!

ریشع

هاں، ابّا کا لکھا هوا تو ضرور پڑھ لیتي هوں، وہ بھي کچھ اتک اتک کر — میں سمجھی آپ کتاب کو کہ رهی هیں.

ستہ

هاں اور کیا، میں کتابوں هی کو تو کہ رهي هوں.

ریشع

جي نہیں، کتاب تو مُجھ سے بالکل نہیں پڑهي جاتی.

ستہ

کیا ؟ سچ مُچ ؟

ریشع

جی ہاں ، میں بالکل سچ کہتی ہوں — میرے ابّا کو کتابی علم پسند نہیں ہے ، جو آدمی کے دماغ میں خالی لفظ ہی لفظ تھونْس دیتا ہے بس .

ستہ

ہاں ، وہ یہ کہا کرتے ہیں ؟ ہاں ، کچھ بہت جھوٹ تو نہیں کہتے . اچھا ، تم جو اتنی ساری باتیں جانتی ہو ، یہ سب تم نے کہاں سے سیکھیں ؟

ریشع

ابّا ہی سے سنی ہیں . اور یہ تو میں آپ کو اب بھی بتا سکتی ہوں کہ یہ سب باتیں اُنھوں نے کہاں بتائیں اور کیوں بتائیں .

ستہ

بات یہ ہے نہ کہ اس طرح بتائی ہوئی باتیں ذہن میں بہت عرصہ تک رہتی ہیں۔ اِس سے یہ ہوتا ہے کہ آدمی جو کچھ سیکھتا ہے وہ اُس کے جی جان میں پیوست ہو جاتا ہے۔

ریشع

اور رہیں کتابیں: وہ تو شاید آپ نے بھی تھوڑی ہی پڑھی ہونگی، یا شاید کوئی بھی نہ پڑھی ہو۔

ستہ

تم نے یہ کیسے کہا؟ یہ سچ ہے کہ مُجھے لیاقت کا دعویٰ نہیں۔ مگر تم نے یہ کیونکر جانا، یہ بتاؤ؟ — ہاں، جھجھکو مت، بالکل نڈر ہو کے بتاؤ۔

ریشع

یہ میں نے اِس واسطے کہا کہ ایک تو آپ بناوٹ کی باتیں نہیں کرتیں، بالکل فطری باتیں ہوتی

ھیں آپ کی — بس بالکل جیسی آپ کی طبیعت ھے ویسي ھي آپ کي باتیں ھوتي ھیں ۔

ستہ

اچھا ، پھر ؟

ریشع

ابّاً کہا کرتے ھیں کہ کتابیں پڑھنے سے آدمي ایسا نہیں رہ جاتا ھے ۔

ستہ

تمہارے ابّاً تو عجیب آدمي معلوم ھوتے ھیں ۔

ریشع

ھاں ، ھیں تو ۔

ستہ

وہ ھمیشہ کیسي سچي بات کہتے ھیں !

ریشع

جي ھاں ، مگر جب مُجھے خیال آتا ھے کہ —

ستہ

کیا ہوا بیٹي ؟ کیا تمہیں کُچھہ تکلیف ھے ؟

ریشع

جب میں سوچتي ہوں کہ ایسے باپ —

ستہ

اللّٰہ ! تم تو رونے لگیں ، آیں ؟

ریشع

کہ مُجھہ سے — ہاں ، اب تو میں کہہ ھي ڈالوں ، نہیں تو میرا کلیجہ پھٹ جائیگا — مجھہ سے —

[سبکیاں لیتي ہوئي ستہ کے قدموں پر گر پڑتي ھے .]

ستہ

کیا ھے ، بیٹي ؟ آخر کچھہ کہو تو سہي !

ریشع

ایسے باپ مجھہ سے چھن جائینگے !

ستّھ

کیا! تمہارے اباّ تم سے چھن جائینگے؟ وہ کیسے؟ تم بالکل مت گھبراؤ؛ ایسا ھرگز نہیں ھو سکتا! اُٹھو بیٹی، اُٹھو.

ریشع

آپ میری بہن اور سہیلی ھیں، تو اِسے نباھئے بھی.

ستّھ

ھاں، بےشک نباھونگی! اچھا بیٹی، بس اب اُٹھ بیٹھو؛ نہیں تو کسی کو بلاؤں؟

ریشع

[ضبط کر کے، اُٹھتے ھوئے]

مجھے معاف کیجیگا، میں اپنی پریشانی میں بالکل بھول گئی کہ میں کس سے باتیں کر رھی ھوں — نہیں، ستّھ کے سامنے مایوسی کے آنسو کام نہیں کرتے. اُس پر اثر ڈالنا ھو تو آدمی جو

کچھ کہے ٹھنڈے دل سے اور سمجھ بوجھ کے کہے۔ اس کی عدالت میں تو اُسی کی جیت ہے جو عقل کی پیروی کرے!

ستہ

خیر، اب تم اپنا حال کہو۔

ریشع

میری بہن، میری سہیلی! خدا کے واسطے ان لوگوں کو روک دیجئے کہ مجھے ناتن سے نہ چھڑائیں، کسی اور کو میرا باپ بنا کے میرے سر نہ مڑھیں۔

ستہ

کیا! کسی اور کو باپ بنا کے تمہارے سر نہ مڑھیں! کون ایسا کر سکتا ہے بیٹی؟ اور کون ایسا کرنا چاہتا ہے؟

ریشع

اور کون کرتا؟ وہی میری نیک‌دل بدذات

دایہ ، اور کون ؟ وهي ایسا کرنا چاهتي هے اور وهي کر بهي سکتي هے . آپ اُسے نہیں جانتیں — وہ جتني نیک هے اتني هي بد بهي هے . خدا اس کے گناہ معاف کرے ، اور اس کے نیک کاموں کا اجر دے . وہ مجهہ پر بڑی مہربان تهي . مگر ، افوہ ! اس نے مجهہ پر ظلم بهي بہت کیا هے !

ستہ

تم پر ظلم کیا هے ؟ تب تو اُس میں کوئي نیکي نہیں هو سکتي .

ریشع

جي نہیں ، اس میں نیکي هے اور بہت کچهہ هے .

ستہ

وہ هے کون ؟

ریشع

وہ عیسائي هے . اُس نے مجهے بچپن سے پالا

ھے ' اور بڑي مصلحت سے ' بڑے پیار سے پالا ھے ۔ اس نے کبھي میرے دل میں یہ خیال بھي نہیں آنے دیتا کہ میں بے ماں کي ھوں . خدا اُسے اس کا اجر دے ! مگر اتني محبت کے ھوتے ھوے بھي اس نے مجھے ایسا ایسا ڈرایا ھے ' ایسا ایسا ستایا ھے کہ میں کیا کہوں .

ستہ

مگر کیسے ستاتي تھي ؟ کیوں ستاتي ھو ؟

ریشع

میں نے کہا تو ' کہ یہ بیچاري بڑھیا عیسائي ھے . وہ بیچاري اس پر مجبور ھے کہ جسے پیار کرے اُسے ستائے بھي . یہ اُن سادہ لوگوں میں سے ھے جو سمجھتے ھیں کہ خدا تک پہنچنے کا صرف وھي ایک راستہ ھے جو اُن کو معلوم ھے .

ستہ

اچھا ' میں اب سمجھي !

ریشع

ایسے لوگ اسے اپنا لازمی فرض سمجھتے ھیں کہ جو کسي اور راستے پر چل رھا ھو اُسے زبردستي اپنے راستے پر چلائیں ۔ اور وہ غریب کریں بھي کیا ؟ کیونکہ ' اگر یہ صحیح ھے کہ صرف ان ھي کے راستے پر چل کے آدمي ابدي خوشي پاسکتا ھے ' تو جب وہ دیکھ رھے ھیں کہ دوسرے لوگ ایسے راستے پر چلے جا رھے ھیں ' جو اُن کے خیال میں ھمیشہ ھمیشہ کي تباھي اور بربادي کي طرف لے جاتا ھے ' تو بتائیے وہ کیسے چپ چاپ دیکھا کریں ؟ اور ایسي صورت میں یہ بالکل ممکن ھے کہ آدمي ایک ھي وقت میں کسي شخص سے محبت بھي کرے اور نفرت بھي ۔ مگر اصل میں جس وجہ سے میں اس کي شکایت کرتي ھوں ' وہ یہ بات نہیں ھے ۔ اُس کي تنبیہ ' اُس کي خوشامد ' اُس کي دھمکیاں — میں یہ سب کچھ سہ لیتي ۔ آخر اس کي ان باتوں سے میرے دل میں اچھے اور مفید خیال ھي پیدا ھوتے ' اور کیا ھوتا ۔

اور سچ پوچھئے تو یہ خوش ہونے کي بات ہے کہ
کسي کو ہم سے اتني محبت ہو کہ اُسے اس
خیال ہي سے تکلیف ہوتي ہو کہ ہم ہمیشہ کے
لئے اس سے الگ ہوے جاتے ہیں !

ستہ

سچ کہتي ہو .

ریشع

مگر — مگر — اب تو اُس نے حد کر دي . اب
تو مجھ سے نہ صبر ہو سکتا ہے ' اور نہ یہ ہی
سمجھ میں آتا ہے کہ کیا کروں . سچي بات ہے '
اب مجھ سے نہیں رہا جاتا !

ستہ

آخر یہ قصور کیا تھا ؟

ریشع

قصور یہ ہے کہ آج ہی اُس نے مجھ سے ایک
بات کہی ہے ' جسے وہ سمجھتي ہے کہ بڑي بھید
کي بات ہے .

ستفہ

بھید کی بات ؟ آج هي بتائی ھے ؟

ریشع

جي هاں ' ابھي یہاں آتے هوئے راستے میں کہا ھے . ابھی جب هم ایک پرانے گرجا کے کھنڈر کے پاس پہنچے ' تو وہ ایک دم سے رک گئي اور خدا جانے اپنے جی هي جي کیا کیا سوچتي رهي . کبھي آبدیدہ هو کر آسمان کو دیکھتي تھي اور کبھي میري صورت کو . آخر سوچتے سوچتے کہتي کیا ھے کہ — آؤ هم یہاں سے اِس گرجا کے کھنڈر میں نکل چلیں : یہ بالکل سیدھا راستہ ھے ؛ اور یہ کہتے هي اُس راستے پر هو لي . میں بھي پیچھے پیچھے تھي . راستے میں گرجا کے جو ٹکڑے اِدھر اُدھر بکھرے پڑے تھے ' میں اُنھیں دیکھ کے کانپ گئي . اچھا ' تھوڑي دیر میں وہ پھر ایک جگہ رُکي . میں بھي وهیں ایک قربان گاہ کي اُکھڑي هوئي سیڑھیوں سے لگ کے اُس کے پاس هي کھڑي هو گئي . افوہ ! پھر

کیا ھوا کہ وہ ایک دم سے ھاتھ ملتي پھوٹ پھوٹ کے روتي ھوئي میرے پاؤں پر گر پڑي .

ستہ

بیٹي ! بیٹي ! !

ریشع

اور قسم ھے مقدس کنْواري کي — جس نے اگلے زمانہ میں وھیں اُسي قربان گاہ کے سامنے کتني کچھہ دعائیں سني ھونگي اور کتنے کچھہ معجزے دکھائے ھونگے — وھیں اُسي جگہ دایہ نے محبت پیار سے اور بڑي ھمدردی کے ساتھہ مجھے قسمیں دے کے یہ کہا کہ بس اب اپنے اوپر رحم کرو ' یا کم سے کم اتنا ضرور کرو کہ اب جو میں تمھیں یہ بتاؤں کہ کلیسا کے تم پر کیا کیا حق ھیں تو مجھے معاف کرنا .

ستہ

[علحدہ]

ھاے بد نصیب ! میرا پہلے ھي ماتھا ٹھنکا تھا .

ریشع

اچھا ، یہ کہ کے اُس نے مجھے بتایا کہ میں عیسائی ماں باپ کی بچی ہوں ، ناتن کی بیٹی نہیں ہوں . لو اور سنو ، کہتی ہے ناتن میرے ابّا نہیں ہیں ! — خدایا ، یہ کیسی مصیبت ہے کہ وہ میرے ابّا نہیں ہیں ! — آہ ، شاہزادی ستہ ! میں آپ کے پاؤں پڑتی ہوں ، مجھے بچائیے ! !

ستہ

نہیں ، ریشع بیٹی ، اُٹھو — یہ دیکھو میرے بھائی آرہے ہیں !

ساتواں سین

[صلاح الدین : اور باقی وہی جو چھٹے سین میں تھا .]

صلاح الدین

ستہ ، یہ کیا ہو رہا ہے ؟

ستّہ

یہ بچاري بہت پریشان معلوم ہوتي ہے !

صلاح الدین

یہ کون ہے ؟

ستّہ

آپ جانتے تو ہیں .

صلاح الدین

ایں ؟ ناتن کي لڑکي ہے یہ ؟ اِس کا کیا حال ہے ؟

ستّہ

اُٹھو بیٹا ، یہ دیکھو سلطان صلاح الدین کھڑے ہیں ؟

ریشع

[جو ابھی تک دوزانو ہے ' اور سر جھکائے ہوئے سلطان کے قدموں تک پہنچ گئي ہے .]

جي نہیں ' میں ہرگز نہیں اُٹھونگي — سلطان

کا چہرا اس وقت تک نہیں دیکھونگی ، اس
آنکھوں میں اور اس کی پیشانی پر عدل اور
احسان کا جو نور ہے اس کا نظارہ اس وقت تک
نہیں کرونگی ، جب تک —

ستہ

اُٹھو ، اُٹھو !

ریشع

پہلے وہ وعدہ کر لیں کہ —

صلاح الدین

اچھا ، اُٹھو میں نے وعدہ کیا ، اب چاہے وہ
کچھ بھی ہو .

ریشع

میں اور کچھ نہیں چاہتی : آپ مجھ سے
صرف اتنا وعدہ کیجئے کہ آپ میرے ابّا کو میرے
ساتھ رہنے دینگے اور مجھے اُن سے الگ نہیں
کرینگے . مجھے تو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں

کہ وہ کون خدا کا بندہ ہے جو اُن کی جگہ میرا باپ بننا چاہتا ہے — اور نہ میں جاننا چاہتی ہی ہوں — کیا باپ اور بچے میں صرف خون ہی کا تعلق ہوا کرتا ہے ؟

صلاح الدین

[لڑکی کو اُٹھاتے ہوئے]

ہاں ہاں، میں سب سمجھ گیا — یہ کون ظالم ہے جس نے یہ بات تمہارے دل میں بٹھا دی ہے ؟ مگر یہ تو بتاؤ کہ یہ بات سچ ہے ؟ پوری طرح ثابت ہو گئی ہے ؟

ریشع

ضرور سچ ہوگی : دایہ کہتی تھی کہ اُس نے خود مہری دائی سے سنا ہے

صلاح الدین

تمہاری دائی کون ؟

ریشع

وہ جس نے مرتے مرتے دایہ کے کان میں یہ بھید کہ دیا تھا .

صلاح الدین

مرتے مرتے ! — کہیں هذیان تو نہیں بک رهی تھي ؟ اور فرض کرو کہ یہ سب صحیح هے : تب بھی ' جیسا کہ تم کہ رهي هو ' صرف خون هی کے تعلق سے کوئی شخص باپ تھوڑا هي بن جاتا هے . جانوروں میں بھي تو ایسا نہیں هوتا — زیادہ سے زیادہ یہ هوتا هے کہ اِس تعلق سے باپ کہلانے کا حق حاصل هو جاتا هے — تم ڈرتی کیوں هو ؟ لو میں ایک ترکیب بتاتا هوں . اگر دو آدمي تمہارا باپ بننے کا دعویٰ کریں ' تو تم اُن دونوں کو چھوڑ کے کسي تیسرے کو اختیار کر لو — مجھ هي کو اپنا باپ بنا لو ' بس !

ستہ

هاں هاں ' ضرور ضرور .

صلاح الدین

دیکھ لینا ، میں کیسا اچھا باپ ثابت ہوتا ہوں . دیکھو ، ٹھہرو ، ایک بات اور میرے خیال میں آئی — آخر تمہیں باپوں کي ضرورت کیوں ہے ؟ وہ تو بہت جلدی مر جایا کرتے ہیں — اس سے تو یہي بہتر ہے کہ اب وقت کو ہاتھ سے نہ کھوؤ اور کسي ایسے شخص کو تلاش کرو جو اِس زندگي کي دوڑ میں تمہارا ساتھ دے سکے . کیا تم کسي ایسے شخص کو نہیں جانتیں ؟

ستہ

جانے بھي دیجئے : کیوں بچاري کو شرمندہ کرتے ہیں آپ ؟

صلاح الدین

واہ ، یہي تو ، منشا تھا کہ وہ لجائے . لجانے سے بد صورت لوگ خوبصورت بن جاتے ہیں : پھر بھلا جو خود حسین ہے اس کا حسن کیوں نہ دوبالا ہو جائیگا ، — بیٹي ، میں نے تمہارے باپ ناتن

سے کہ دیا ھے کہ وہ ھم سے یہاں آ کے ملیں، اور ان کے ساتھ میں نے ایک اور شخص کو بلایا ھے ---اور ستہ کي اجازت سے بلایا ھے --- اچھا بتاؤ، وہ کون ھو سکتا ھے ؟

ستہ

بھائي جان، آپ بھي غضب کرتے ھیں !

صلاح الدین

جو تمھیں شرمانا ھي ھے تو اُس وقت شرمانا جب وہ آ جاوے .

ریشع

شرمانا ! — کس کے سامنے ؟

صلاح الدین

کیوں بنتي ھے، لڑکي ! اچھا شرمانا نہ سہي گھبرا جانا . جو جي چاھے اور جو بن پڑے وھي کرنا .

[ایک خادمہ کمرے میں داخل ھوتي اور ستہ کے قریب آتي ھے .]

آیں ؟ کیا وہ لوگ آ گئے .

ستہ

ھاں بھائي جان ، وھي ھیں — اچھا اُنھیں اندر آنے دو .

آخري سین

[ناتن ، ٹمپلر ، اور سابق کے اشخاص .]

صلاح الدین

آؤ دوستو ، آؤ ! — اور ھاں ، ناتن ! سب سے پہلے میں تم سے یہ کہنا چاھتا ھوں کہ تم جتني جلدي چاھو کسي کو بھیج کے اپنا روپیہ منگوا لو .

ناتن

یہ کیوں ، سلطان ؟

صلاح الدین

اب میري باري ھے کہ میں تمھاری خدمت کروں .

ناتن

میں سلطان کا مطلب نہیں سمجھا .

صلاح الدین

بات یہ ہے کہ قافلہ آ گیا ہے ، اور اب میں پھر ایسا دولتمند ہو گیا ہوں کہ اِدھر عرصے سے نہیں تھا . تو اب تم مجھے بتادو کہ تمہیں کسی بڑے کاروبار کے لئے کتنا روپیہ درکار ہوگا ؟ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم تاجر لوگوں کو بھی نقد روپیہ جتنا ملے کم ہے .

ناتن

لیکن حضور سب سے پہلے ایسی ذرا سی بات کا کیوں ذکر فرماتے ہیں ؟ وہ دیکھئے میرے سامنے خدا کی ایک بندی کی آنکھ میں آنسو ڈبڈبا رہے ہیں ، اور اِن آنسوؤں کو خشک کرنا میرے لئے بہت ضروری اور سب سے مقدم کام ہے . ریشع بیٹی ، کیا تم روئی تھیں ؟ تمہیں کیا تکلیف ہے ؟ تم اب بھی میری بیٹی ہو !

ریشع

ابّا ! ابّا ! !

ناتن

بس بس، ہم دونوں ایک دوسرے کے دل کی بات سمجھ گئے — لے بس اب خوش ہو جاؤ، دل کو تھارس دو. اگر تمہارا دل اب بھی تمہارے قابو میں ہے اور تمہیں کوئی کھٹکا نہیں ہے، تو پھر کیوں پریشان ہوتی ہو؟ تمہارا باپ تم سے نہیں چھوٹتا، اور نہ چھوٹیگا !

ریشع

پھر مجھے کس بات کا کھٹکا ہے ؟

تھیلر

اور کسی بات کا نہیں ! — تب تو میں نے بڑا دھوکا کھایا ! جب انسان کو ایک چیز کے کھو جانے کا کھٹکا نہ ہو، تو گویا وہ اُسے نہ اپنی چیز سمجھتا ہے اور نہ حاصل کرنا چاہتا. اچھا،

یوں ھي سہي ، — ناتن صاحب ، اب اس معاملے
کي نوعیت بدل جاتي ھے — بادشاہ سلامت ،
میں حضور ھی کے حکم کي تعمیل میں یہاں
حاضر ہوا تھا . لیکن میں نے حضور کو دھوکا
دیا — حضور اب میرا خیال مطلق دل میں نہ
لائیں !

صلاح الدین

یہ کیوں ! میاں صاحبزادے ، پھر تم نے وھي
جلدبازي کي نہ ! یہ کیا آفت ھے کہ ھم سب
تمہارے ذرا ذرا سے خیال کو ، تمہاري ھر خواھش
کو ، پہلے ھي سے سمجھ لیا کریں !

تمپلر

حضور ، آپ خود سُن رھے ھیں ، دیکھ رھے ھیں !

صلاح الدین

ھاں ، ٹھیک کہتے ھو — مگر افسوس ھے کہ
تم نے اپنے معاملے کو پہلے سے یکسُو نہ کر لیا !

تمپلر

مگر اب تو یکسوئی ہو گئی .

صلاح الدین

سنو میاں ، جو شخص کوئی نیک کام کرے اور پھر اُس پر فخر کرے ، تو وہ اپنی نیکی کو بھی برباد کر دیتا ہے . جس لڑکی کی تم نے جان بچائی ہے ، وہ تمہارے اس احسان کی وجہ سے تمہارا مال نہیں ہو سکتی . ایسا ہی ہوا کرتا تو ایک ڈاکو بھی ، جو محض ایک فائدے کے لالچ سے اپنے آپ کو آگ میں جھونک دیتا ہے ، تمہارے برابر بہادر اور جاں باز کہا جا سکتا ــــ

[ریشع کی طرف بڑھ کر ، اور اس سے مخاطب ہوکر]

آؤ بھتی ، آؤ ! اب اس غریب پر اتنی سختی نہ کرو ؛ کیونکہ اگر یہ شخص ایسا نہ ہوتا جیسا وہ ہے ، اگر اس میں اتنی تیزی ، من چلا پن اور جلدبازی نہ ہوتی ، تو شاید یہ کبھی تمہاری

جان نہ بچا سکتا . تم اس کی نیکیوں کي وجہ سے
اس سے در گزر کرو . آؤ ، اِسے غیرت دلاؤ — تم وہ کام
کرو جو اس لڑکے کو کرنا چاھئے تھا . تم اس کے
سامنے اعتراف کر لو کہ تمھیں اس سے محبت ھے —
اس سے شادی کي درخواست کرو . یہ شخص ھرگز
تمھاري درخواست کو رد نہیں کر سکتا ؛ اور نہ
وہ کبھي یہ بھول سکتا ھے کہ تم اپنے اِس طرز عمل
سے اس پر اتنا بڑا احسان کروگي کہ اِس نے
بھي تم پر نہیں کیا . آخر اِس نے تمھارے ساتھ
کیا ھي کیا ھے ؟ یہي نہ کہ ذرا سي دیر کے لئے
دھوئیں میں گھس گیا ؟ یہ کون سا ایسا بڑا کام
ھے ! اگر اس نے تمھاري درخواست قبول نہ کي
تو میں سمجھونگا کہ اِس میں اسد کي کوئي بات
ھي نہیں ھے . اُس کي شکل اس نے ضرور پائي
ھے ، مگر اس کا سا دل نہیں پایا . آؤ بیٹي ، آؤ .

[ریشلا کو تمپلر کے پاس لے جانا چاھتا ھے]

ستھ

ھاں بیٹي ، جاؤ — تمھاري شکرگزاری کے جذبے

کے آگے یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے .

ناتن

میرے سلطان ، ذرا ٹھہرئیے ! شاہزادیی سنئے ، ذرا دم لیجئے !

صلاح الدین

کیوں ناتن ، اب تم بھی وہی کرنے لگے ؟

ناتن

مجھے بھی اِس معاملے میں بولنے کا حق ہے .

صلاح الدین

ہاں ناتن ، اِس سے کون انکار کرتا ہے کہ تم کو بولنے کا حق حاصل ہے ؟ تم جیسے پالنے والے باپ کو تو بولنے کا حق ہونا ہی چاہئے . نہیں ، بلکہ ہم سب سے زیادہ تو تمہارا ہی حق ہے — لیکن اتنا میں ضرور کہونگا کہ اب میں معاملے کی صورت سمجھ گیا ہوں .

ناتن

جي نہیں، میرے خیال میں آپ اب بھي پوري طرح نہیں سمجھے — میں اپنا ذکر نہیں کرتا ہوں، بلکہ کسي اور کا؛ ایک بالکل مختلف شخص کا، جس سے اس وقت ضرور مشورہ کر لینا چاہئے .

صلاح الدین

وہ کون ؟

ناتن

اس لڑکي کا بھائي .

صلاح الدین

ریشع کا ؟

ناتن

جي ہاں جناب !

ریشع

میرا بھائي ! کیا میرا کوئي بھائي بھي ہے ؟

تھپلر

[چونک کر]

ارے ! یہ بھائي ھے کہاں ؟ یہاں کہیں تو نہیں ھے ؟ ــــ ھاں ، یاد آیا : آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ اُس کے بھائي سے یہاں ملاقات ھوگئي !

ناتن

ذرا صبر کرو .

تپھلر

[خفگي کے ساتھ]

جب اِن حضرت نے اُس کا باپ پیدا کر دیا ھے . تو کیا یہ ایک بھائی نہیں پیدا کر سکتے ؟

صلاح الدین

بس اب انتہا ھو گئي ! ایسي نا معقول بات میرے اسد کے ھونٹوں تک کبھي نہ آتی . ـــ شاباش ! اور بھي جو کچھ کہنا ھو کہ ڈالو .

ناتن

حضور ' میں نے اِن کو معاف کیا : اب حضور بھي معاف فرمائیں . اگر اِن کي سي عمر میں هم کو بھي اِن هي کي سي آزمائشوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ' تو نہ معلوم همارے خیالات بھي کیسے هوتے !

[تمپلر سے ' مہرباني کے لہجہ میں]

جناب نائٹ صاحب ! میں اِس بارے میں آپ کو کوئي الزام نہیں دیتا ' کیونکہ بے اعتباري سے شبہہ پیدا هونا قدرتي بات هے — افسوس یہ هے کہ آپ نے پہلے هي مجھے اپنا اصلي نام نہیں بتا دیا تھا .

تمپلر

یہ کیا !

ناتن

بات یہ هے کہ آپ کا نام اشتاؤفن نہیں ہے

تمپلر

تو پھر کیا نام ہے ؟

ناتن

جناب ، آپ کا نام کُرد فون اشتاؤفن نہیں ہے ۔

تمپلر

تو پھر میرا کیا نام ہے ؟

ناتن

آپ کا نام ہے فون فِلنک ، لیو فون فِلنک ۔

تمپلر

یہ کیونکر ؟

ناتن

ہائیں ! آپ کو حیرت ہوتی ہے ؟

تمپلر

حیرت کی تو بات ہی ہے — کون کہتا ہے میرا یہ نام ہے ؟

ناتن

میں کہتا ہوں ، اور کون کہتا ۔ اچھا ، ابھی اور سنئے —— کیا میں آپ کو جھوٹا سمجھتا ہوں ؟ —— ممکن ہے کہ آپ کے یہ دونوں نام ہوں ۔

ٹمپلر

میں تو خود ہی یہ سوچ رہا تھا ۔ خدا نے اِس شخص کے مُنْہ سے کہلوایا ہے ۔

ناتن

ہاں صاحب ، آپ کی والدہ اشٹاؤفن خاندان سے تھیں ۔ اُن کے بھائی ، یعنی آپ کے ماموں ، نے آپ کی پرورش کی تھی ۔ آپ کے والدین چونکہ جرمنی کی سخت آب و ہوا برداشت نہیں کر سکتے تھے ، اس لئے اُنھوں نے آپ کو تو وہیں آپ کے ماموں کے پاس جرمنی میں چھوڑا ، اور خود فلسطین کو واپس آ گئے تھے ۔ آپ کے ماموں کا نام کُرد فون اشٹاؤفن تھا ۔ اور ممکن ہے کہ اُنھوں نے آپ کے بچپن ہی میں آپ کو متبنّیٰ کر لیا

هو . اچها ، اب آپ مجهے یه بتائیے کہ آپ اُن کے ساتھ یہاں کب پہنچے تھے ؟ اور کیا وہ ابھی زندہ ہیں ؟

تمپلر

اب میں کیا بتاؤں . ناتن صاحب ، آپ کا کہنا ٹھیک ہے ! میرے ماموں کا انتقال ہو چکا ہے . — اور میں یہاں ابھی اِس آخری جرگے کے ساتھ آیا ہوں ، جو ہماری جماعت کی کمک کے لئے روانہ کیا گیا تھا . — مگر یہ فرمائیے کہ اِن سب باتوں کو ریشع کے اِس نئے بھائی سے کیا علاقہ ہے ؟

ناتن

ہاں ، تو آپ کے والد —

تمپلر

آیں ! — کیا آپ اُن سے واقف تھے ؟

ناتن

جی ہاں ، وہ میرے دوست تھے !

تمپلر

آپ کے دوست تھے ! — واقعي ؟

ناتن

وہ اپنے آپ کو فون فلنک کہا کرتے تھے — وُلف فون فِلنک — تاہم وہ قوم کے جرمن نہ تھے .

تمپلر

تو آپ کو یہ بھي معلوم ہے ؟

ناتن

صرف اُن کي بیوی جرمن تھیں ، اور وہ اُن کے ساتھہ تھوڑے ھي عرصہ کے لئے جرمني گئے تھے .

تمپلر

اچھا اب بس کیجئے . — اب آپ جلدي سے یہ بتائیے کہ ہماری ریشع کا بھائي کون ہے ؟

ناتن

آپ ھي اُس کے بھائي ہیں !

تمپلر

آیں ! — میں اُس کا بھائی ہوں !

ریشع

ارے ! یہ میرے بھائي هیں !

ستہ

تو یہ دونوں بھائي بہن هیں ؟

صلاح الدین

بھائي بہن !

ریشع

[تمپلر کي طرف بڑھتے ہوئے] ۔

بھائي جان !

تمپلر

[پیچھے ہٹتے ہوئے]

میں تمہارا بھائي ہوں ؟

ریشع

[رک کر ، اور ناتن کی طرف بڑھ کر]

نہیں ابّا نہیں ، ایسا نہیں ہو سکتا ۔ — اِن کا دل اِس کی گواہی نہیں دیتا ! خدایا ، پھر ہم سب دھوکےباز نہیں تو اور کیا ہیں !

صلاح الدین

[ٹمپلر سے]

دھوکےباز ! کیوں ؟ تم ناتن کو دھوکےباز سمجھتے ہو ؟ ایسا سمجھ بھی سکتے ہو ؟ تم خود دھوکےباز ہو ! کیونکہ تمہاری ہر چیز میں بناوٹ ہے ؛ چہرہ ، آواز ، چال : ان میں سے کچھ بھی تو تمہارا نہیں ہے ۔ اور اب تم اس جیسی لڑکی کو بھی اپنا نہیں بناتے ! دور ہو جاؤ یہاں سے !

ٹمپلر

[عاجزی سے سلطان کی طرف بڑھتے ہوے]

میری حیرت سے آپ کو کسی طرح کی غلط فہمی نہ ہونی چاہئے ۔ آپ مجھے ایک ایسے

نازک لمحے میں دیکھ رہے ہیں جس میں پپا نے اپنے اسد کو بھی کبھی نہیں دیکھا تھا — خدا کے لئے اُس کے اور میرے بارے میں غلط رائے قائم نہ کیجئے ۔

[ناتن سے]

ناتن صاحب ، آپ نے مجھے لوٹ لیا : مگر مالدار بھی کر دیا ۔ لوٹا بھی خوب ، اور دیا بھی جی کھول کے — مگر آپ نے مجھے جو کچھ دیا ہے وہ اُس سے کہیں زیادہ ہے جو آپ نے مجھ سے لیا ہے ۔

[ریشع سے بغلگیر ہوتے ہوئے]

میری بہن ، میری اچھی بہن !

ناتن

اب اِن کو بلانڈا فون فلنک کہئے !

تمپلر

بلانڈا ؟ بلانڈا ؟ تو کیا اب ریشع نہ کہئیگا ؟ آپ اِس سے قطع تعلق کئے لیتے ہیں ؟ اور بھر

اُسے اسی پرانے فرنگی نام سے یاد کرتے ہیں!
اور یہ سب میرے سبب سے! — ناتن صاحب!
ناتن صاحب!! آپ میرے قصور کی سزا اسے
کیوں دیتے ہیں؟

ناتن

یہ کیا کہہ رہے ہو؟ — میرے بچے! میرے
بچے! — جیسے ریشع میری بیٹی ہے، ویسے ہی
اُس کا بھائی بھی تو میرا بیٹا ہوا — جو وہ
چاہے، تو.

[ناتن، ریشع اور ٹمپلر سے، گلے ملتا ہے. اتنے میں
صلاح‌الدین نہایت حیرت کے عالم میں اپنی بہن
کی طرف جاتا ہے.]

صلاح الدین

کیوں بہن، یہ کیا تماشا ہے؟

ستہ

میرا دل بے قابو ہوا جاتا ہے —

صلاح الدین

اور میں -- میں تو ابھی اس سے بھي زیادہ حیرت انگیز انکشاف کے خیال سے ھي کانپا جاتا ھوں ! تم سے بھي کہتے ھوے ڈر معلوم ھوتا ھے . ذرا دل کو مضبوط کر لو ، تو سناؤں .

ستہ

وہ کیا ؟

صلاح الدین

ناتن ، ذرا تم سے ایک بات کہنی ھے ، بس ایک بات .

[صلاح الدین اور ناتن آپس میں بہت دھیمي آواز میں باتیں کرتے ھیں . اتنے میں ستہ ھمدردي اور مہرباني کے انداز سے ٹمپلر اور ریشع کي طرف بڑھتي ھے .]

تم ابھي کہ رھے تھے کہ ٹمپلر کا باپ پیدایشي جرمن نہیں تھا . تو تمہیں کچھہ معلوم ھے وہ کون تھا ، اور کہاں سے آیا تھا ؟

ناتن

خود انھوں نے تو مجھے کبھي نہیں بتایا .
ان کے منہ سے میں نے اس کا کوئی ذکر نہیں
سنا .

صلاح الدین

کیا وہ فرنگي نہیں تھا ؟

ناتن

یہ تو وہ صاف صاف کہا کرتے تھے کہ میں فرنگی
نہیں ھوں . اور اُن کي زبان فارسي تھی .

صلاح الدین

کیا کہا ، فارسي ؟ ھاں ، بس یھي تو میں
سننا چاھتا تھا . — تھیک ، تھیک ! وھي تھا ،
ضرور وھي تھا !

ناتن

آپ کي مُراد کس سے ھے ؟

صلاح الدین

میری مُراد اپنے بھائی سے ھے. وہ بلا شبہ وھی تھا! وہ میرا اسد ھی تھا!!

ناتن

اب چونکہ آپ نے خود ھی اس کا پتہ لگا لیا ھے، تو یہ لیجئے اِس کتاب کی تحریر سے اِس خیال کی تصدیق بھی کر لیجئے.

[سلطان کو راھب کی کتاب دے دیتا ھے.]

صلاح الدین

[کتاب کو شوق سے کھولتے ھوئے]

ھاں! یہ دیکھو، یہ اُسی کا تو خط ھے. میں نے پہچان لیا.

ناتن

اب تک ان دونوں کو اس حقیقت کی خبر نہیں ھے — ابھی آپ کے اختیار میں ھے کہ آپ انھیں بتائیں یا نہ بتائیں.

صلاح الدین

[کتاب کو دیکھتے دیکھتے]

کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اپنے بھائي کے بچوں کا دعویدار نہ ہونگا — اپني بھتیجي کو لینے کا دعوی نہ کرونگا ، اور بھتیجے کو بھي ؟ کیا خوب ! اپنوں کو نہ لوں ! کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان دونوں کو تمہارے حوالے کر دونگا ؟

[سب سے مخاطب ہوکر ، بلند آواز سے]

ستہ ! یہ دونوں میرے ھي بچے ھیں — ھاں ، ھیں ، ضرور ھیں ! یہ دونوں میرے ھیں — تمہارے بھائي کے بچے ھیں !

[دوڑ کے دونوں کو گلے لگا لیتا ھے ۔]

ستہ

[سلطان کے بعد ، جلدي سے آگے بڑھ کے]

شکر ھے خدا کا : میں تو دل میں ڈر رھي تھي کہ نہ معلوم اور کیا بات نکلیگي !

صلاح الدین

[تھپلر سے]

او ضدی لڑکے ' اب تو تجھے مجھ سے محبت کرنی پڑیگی — ضرور کرنی پڑیگی !

[ریشع سے]

تم میری بیٹی نہیں بنتی تھیں ! لو ' اب تو بننا پڑا !

ستہ

اور میری بھی ! میری بھی ! !

[پھر تھپلر سے]

بیٹا ! میرے اسد ! میرے اسد کے بچے !

تھپلر

تو کیا واقعی میں آپ ہی کے خاندان سے ہوں ؟ اگر یہ صحیح ہے تو وہ لوریاں جو میں بچپن میں سنا کرتا تھا صرف خواب و خیال

کي باتیں نہ تھیں !

[صلاح الدین کے قدموں پر گر پڑتا ھے]

صلاح الدین

[اسد کو اُٹھاتے ھوئے]

ذرا اس شریر لڑکے کي باتیں سنو ! اس کے کان میں بھنک پڑ چکي تھي ' مگر اس نے مجھ سے ایک لفظ بھي نہیں کہا ! — بال بال بچ گیا ' نہیں تو میں اس کا قاتل ھوتا — خدا کي پناہ ' میں اِس کا قاتل ھوتا ! !

[سب ایک دوسرے کو گلے لگاتے ھیں . پردہ گرتا ھے .]

تمام شد

منروا پریس - الہ آباد -

نوٹ

صفحہ ۲۸

"یورپ کے ایک وحشي کے چہرے میں" ......
ناتن کے اِس قول کي تشریح کچھ مشکل نہیں ھے۔ وہ یورپین کو وحشي اس وجہ سے بتاتا ھے کہ اُس زمانہ میں مشرقي تہذیب کے مقابلے میں یورپ واقعي وحشت اور بربریت ھي کے درجے میں تھا۔

صفحہ ۳۸

حافي کے لغوی معنی ھیں "وہ شخص جو ننگے پاؤں ھو ' یا اس طرح پھرتا ھو۔" ایک درویش شخص کے لئے یہ نام کسي طرح ناموزوں نہیں معلوم ھوتا۔

صفحہ ۶۴

"تبنین : یاقوت حموي کا بیان ھے کہ "تبنین

نوٹ

بنو عامر کے پہاڑوں میں ایک مقام ہے . اس کے قلعہ سے شہر بانیاس نظر آتا ہے . یہ شہر دمشق اور صُور کے درمیان واقع ہے . "مشہور عرب سیاح ابن جُبیر ' جو سنہ ۱۱۸۵ عیسوی میں وہاں پہنچا ہے ' لکھتا ہے کہ "تبنین اہل فرنگ کے زبردست قلعوں میں سے ہے . یہاں قافلوں سے چنگی وصول کی جاتی ہے . اس پر ایک عورت حکمران ہے ' جس کا نام خنزیرہ ہے . اُسے ملکہ بھی کہتے ہیں ' اور وہ بادشاہ خنزیر کی ماں ہے ' جو عکہ کا حاکم ہے . ہم لوگ قلعہ کے نیچے خیمہ زن ہوئے ...... " عمادالدین اصفہانی (جس نے سلطان صلاح الدین کے حالات لکھے ہیں) بیان کرتا ہے کہ سلطان صلاح الدین نے سنہ ۵۸۲ ہجری (= سنہ ۱۱۸۶ عیسوی) میں ماہ جمادی الاولیٰ (= اگست) میں ایک ہفتہ کے محاصرہ کے بعد اس شہر کو فتح کیا تھا .

صور : انگریزی میں تایر (Tyre) اور عبرانی میں تسور ہے . یعقوبی کے بیان کے مطابق "یہ

صوبہ اُرُدن میں ساحلي اضلاع کا سب سے بڑا شہر ھے . اسي میں سلاح خانہ بھي ھے . سلطان کے جہاز یہیں سے اھل فرنگ کي سرکوبي کے لئے روانہ ھوا کرتے ھیں . یہ ایک خوبصورت شہر ھے ' اور محصون ھے . اس کي آبادي میں متفرق قومیں شامل ھیں . " مقدسی نے (سنہ ۹۸۵ ھ میں) لکھا ھے کہ " صور ساحل بحر پر ایک محصون شہر ھے ' بلکہ یوں کہنا چاھئے کہ سمندر کے اندر ھے : کیونکہ اس میں داخل ھونے کے لئے صرف ایک دروازہ ھے اور پل پر سے ھو کے اندر آنا پڑتا ھے . سمندر نے اِسے چاروں طرف سے گھیر رکھا ھے . یہ ایک خوبصورت شہر ھے اور اس کي آب و ھوا خوشگوار ھے . حکیم ناصر خسرو (سنہ ۱۰۴۷ میں) اپنے روز نامچہ میں لکھتا ھے کہ " سید (سدوم) سے چل کر پندرہ میل کے فاصلے پر ھم صور پہنچے ' جو ساحل بحر پر واقع ھے . شہر کو چٹان پر اس طرح بنایا گیا ھے کہ شہر کي فصیل صرف ایک سو گز تک خشکي پر واقع ھے ' باقي کل فصیل پاني کے اندر غرق ھے .

شام کے بحري شہروں میں صور اپني دولت اور صولت کے لئے مشہور ہے ۔" سنه ۱۱۲۴ ع میں یورپ کے صلیبی جنگیوں نے اس کا محاصرہ کرکے فتح کیا ۔ یه شہر اہل فرنگ کے قبضه میں رہا ، تا آنکہ سنه ۱۲۹۱ ع میں اُسے پھر مسلمانوں نے فتح کر لیا ۔ ادریسي (سنه ۱۱۵۴ میں) اُس کے متعلق لکھتا ہے کہ "یہاں بلور اور سفال کے گلدان بنتے ہیں ۔ یہاں کا کپڑا نہایت باریک اور لاثاني ہوتا ہے ۔" ابن جبیر ، جو سنه ۱۱۰۵ میں صور پہنچا ہے ، لکھتا ہے کہ "صور ایک قلعه نما شہر ہے اور فرنگیوں کے قبضے میں ہے ۔ اس کا قلعه عجائب روزگار میں سے ہے ، اور ناقابل فتح ہے ۔" ابوالفداء سنه ۱۳۲۱ میں صور کو کھنڈر کي حالت میں پاتا ہے ۔

صفحه ۷۰

یہاں فلپ (Philip) سے فرانس کا بادشاہ فلپ دوم مراد ہے ، جس نے سنه ۱۱۶۵ سے سنه ۱۲۲۳ عیسوي تک حکومت کي ۔ وہ تیسري صلیبي جنگ میں

وچرڈ اول بادشاہ انگلستان کے ساتھہ شریک تھا ؛
لکین دوسرے ھي سال واپس چلا گیا تھا . یہ
بتا دینا ضروري معلوم ھوتا ھے کہ جس واقعہ کا اس
جگہ ذکر ھے ، فلپ اُس سے پیشتر ھي اپنے وطن کو
واپس ھو چکا تھا .

صفحہ ۷۴

طولمي (Ptolemais) . انجیل کے عہد نامۂ
جدید میں طولمي اور عہد نامۂ قدیم میں عکو (Accho)
اُس شہر کا نام ھے جسے عکہ (انگریزي ایکر Acre)
کہتے ھیں . عربي محاورے میں جلتی بلتي گرم ریت
کو عکہ کہتے ھیں ؛ اور اس مقام کی آب وھوا کے
لحاظ سے اُس کے لئے یہ نام بالکل موزون ھے . عکہ
یروشلم سے شمال اور شمال مغرب کے گوشہ میں
اسي (۸۰) میل کے فاصلے پر واقع ھے ، اور آج کل
ایک ریلوے لائن کے ذریعہ دمشق سے ملا ھوا ھے .
عربوں نے اسے سنہ ۶۳۸ مسیحي میں فتح کیا .
سنہ ۱۱۰۴ کي صلیبي جنگ میں عیسائیوں نے
اپنا تسلط جما لیا تھا ، مگر سنہ ۱۱۸۷ میں

سلطان صلاح الدین نے اُسے پھر فتح کیا ۔ لیکن چار سال کے بعد سنہ ۱۱۹۱ میں انگلستان کے بادشاہ رچرڈ اول کے ہاتھوں ایک دفعہ پھر عیسائیوں کے قبضے میں پہنچ گیا ، اور پوری ایک صدی کے بعد سنہ ۱۲۹۲ میں دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ میں آیا ۔ اس کے بعد سنہ ۱۵۱۷ میں ترکوں نے اُس پر قبضہ جمایا ۔ سنہ ۱۷۹۹ میں نپولین بوناپارٹ نے اُس کا محاصرہ کیا ، مگر ترکوں کے مقابلے میں شکست کھائی ۔ اُس وقت سے اب تک عکہ برابر مسلمانوں ہی کے قبضے میں ہے ۔ اُس کی آبادی آج کل بارہ ہزار کی بتائی جاتی ہے ۔

صفحہ ۸۴

اِس میں جرمنی کے فریڈرک (Frederick) اول (بار بروسہ) کی موت کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے ۔ سنہ ۱۱۹۰ عیسوی (ماہ جون) کا واقعہ ہے کہ وہ ایشیاے کوچک کی ایک چھوٹی سی ندی میں ڈوب کر مر گیا ۔ سنہ ۱۱۸۹ میں وہ

نوٹ

صلیبي جنگوں مین شریک ہونے کی غرض سے
وہاں پہنچا تھا -- گویا موت ہی لائی تھی .

صفحہ ۸۹

جرمنی کے ایک علاقے کا نام شوابن لانڈ (-Schwaben
land) ہے . وہاں کے باشندے کو شوابی (جرمن
Schwabe) کہتے ہیں .

صفحہ ۹۵

جرمن زبان میں فرزین کو " ملکہ " کہتے ہیں .
اسي لئے ستھ نے اُسے " بیگم " کہا ہے ، اور حسن
خلق کي بِناء پر اُسے پیٹتا نہیں بلکہ ویسے ہی
رہنے دیا . علاوہ اس کے اس فقرے میں اس حقیقت
کي طرف بھي اشارہ ہے کہ سلطان صلاح الدین نے کئی
مشرقي اور مغربی بادشاہوں کي بیگمات پر احسان
کئے تھے اور ہمیشہ اُن سے اچھے سلوک سے پیش آیا
تھا .

صفحہ ۹۷

امام صاحب سے مراد ہے ایسا شخص جو اپنے آپ

کو اتنا پرهیزگار سمجهتا هو کہ تصویردار چیزوں کو حرام جانتا اور اس لئے اُن سے پرهیز کرتا هو؛ مولوی، زاهد خشک، مُلا ۔

صفحہ ۹۸

یہ کوئي تاریخي واقعہ نهیں هے، بلکہ مصنف کے دماغ کی اُتري هوئی بات هے ۔

صفحہ ۹۹

یہ ایک تاریخي واقعہ هے کہ انگلستان کے بادشاہ رچرڈ "شیر دل" نے تیسري صلیبي جنگ کے دوران میں یہ تجویز پیش کي تهي کہ اُس کي بهن کا سلطان صلاح‌الدین کے بهائي ملک‌العادل سے نکاح کر دیا جائے اور ملک موصوف کو یروشلم کا بادشاہ بنا دیا جائے ۔ رچرڈ کي اُس بهن کا نام جون تها، اور وہ سسلي کے بادشاہ ولیم کي بیوہ تهي ۔ یہ ولیم بهي تیسري صلیبي جنگ هی میں مارا گیا تها ۔ افسوس یہ هے کہ رچرڈ شیردل کي یہ حسرت پوري نہ هونے پائي ۔

نوٹ

صفحہ ۱۰۳

تاریخ کي رُو سے یه واقعه بھي صحیح نہیں ھے ؛ کیونکہ جن واقعات کا یہاں ذکر ھے ، اُن سے پہلے ھي سلطان کے والد کا انتقال ھو چکا تھا .

صفحہ ۱۴۸

یہاں مصنف تمپلر کے مُنّه سے اِس قسم کي تمام تحریکوں کے خلاف آواز اُٹھا رھا ھے . یه خیال رکھنا چاھئے کہ لیسنگ صلیبي جنگوں سے خصوصیت کے ساتھہ ناخوش تھا ، اور اپني کتاب ' Dramaturgie ' میں ان جنگوں کے متعلق یه کہه چکا تھا کہ غالباً عیسائیوں نے ایسي انسانیت سے خارج اور وحشیانه حرکتیں کبھي نہیں کیں جیسي که صلیبي جنگیں ھیں .

صفحہ ۲۵۴

معجزوں کي زمین دو وجه سے کہا جا سکتا ھے . ایک تو یه کہ اُس سر زمین میں بہت سے پیغمبر گزرے ھیں ' جو (عیسائیوں اور یہودیوں کے

عقیدے کے متعلق) ہمیشہ معجزے دکھایا کرتے تھے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ دایہ ابھی دو چار منٹ میں ایسی باتیں بنانے والی ہے جنھیں وہ معجزوں سے کم نہیں سمجھتی۔

صفحہ ۳۲۶

یریحو : (انگریزی میں Jericho) فلسطین کا ایک قدیم اور مشہور شہر ' جو یروشلم سے شمال مشرق کی طرف پندرہ میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ توریت اور انجیل میں اس کا ذکر کئی مرتبہ آیا ہے۔

اس کے قریب ہی کُرُنتُل نام ایک پہاڑی ہے ' جس پر عیسائی درویشوں اور راہبوں کے بہت سے مکانات اور خانقاہیں تھیں۔ صلیبی جنگوں کے زمانہ تک بھی اس میں خانقاہیں موجود تھیں۔ یہودیوں کی جنگوں تک یہ شہر ایک اہم مقام رہا ' مگر اُس کے بعد سے ویران ہو گیا۔ یہی کُرُنتُل وہ مقام ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ وہاں چالیس روز تک شیطان کے

مکر اور شیطنت سے پریشان پھرا کئے . غالباً اسي وجه سے اس کا نام "طمع کي پہاڑي" هو گیا تها ، اور اسي وجه سے بعد میں لوگ اس کي زیارت کے لئے جایا کرتے تھے . اور بہت ممکن هے که اسي سبب سے وهاں اتني خانقاهیں اور راهب‌خانے بن گئے هوں .

صفحه ۳۲۷

تبُور : حضرت عیسي کے وطن ناصرہ سے چھ میل کے فاصلے پر مشرق کي طرف ایک پہاڑي هے . آج کل اِسے جبل الطور کہتے هیں . انجیل میں اس کا ذکر نہیں هے ۔ البته توراۃ میں کئي جگه نام آتا هے .

صفحه ۳۳۰

غـُزہ : فلسطین کا ایک چھوٹا سا شہر هے . اس کي بڑي اهمیت یه هے که یه همیشه سے جنگوں میں نہایت ضروري مقام رها هے اور اس کی جائے وقوع سے هر طرف بڑي خوبي سے وار هو سکتا

هے . سنه ۳۳۲ قبل مسیح میں اسے سکندر اعظم نے فتح کیا تھا . اسی طرح صلیبي جنگوں میں اس کو استعمال کیا گیا تھا ' اور اس کے آس پاس معرکه کي لڑائیاں هوئي تهیں . پهر سنه ۱۷۹۹ میں نپولین نے اسے فتح کیا . اب بھي پندرہ بیس هزار کي آبادي اس میں موجود هے . سنه ۱۹۱۷ عیسوي میں اسي مقام پر انگریزوں اور ترکوں میں جنگ هوئي ' جس میں ترکوں کو هزیمت هوئي .

درون : جات کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں تھا . (دیکھو جات) .

صفحه ۳۳۱

عسقلان : غزّه سے چودہ میل کے فاصلے پر شمال مغرب کي طرف واقع هے . چونکه غزہ کي طرح سمندر کے ساحل پر واقع هے اس لئے اهم مقامات میں سے هے . صلیبي جنگوں کے زمانه میں یه بهت ضروري مقام تها . سنه ۱۱۸۷ میں صلاح‌الدین نے

اسے عیسائیوں سے لیا؛ مگر سنہ ۱۲۷۰ میں سلطان بَیبرَس نے اسے مسمار کرا دیا تھا۔ اِس جنگ عظیم کے دوران میں سنہ ۱۹۱۷ میں اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ آج کل وہ ایک ذلیل اور خستہ حالت میں ہے: وہ پرانی عظمت اور شان ختم ہو چکی ہے۔

صفحہ ۳۳۵

جات، مشہور ظالم جالوت کا جنم بھوم تھا۔ اس کی اصلی جائے وقوع کا ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں لگتا۔ حضرت داؤد نے ایک مرتبہ یہیں پناہ لی تھی۔ صلیبی جنگوں میں یہ عیسائیوں کے قبضہ میں تھا، لیکن سلطان صلاح الدین نے (سنہ ۱۱۹۱ میں) اسے فتح کر لیا تھا — گو دوسرے برس پھر اُن کے ھاتھ سے نکل گیا۔

صفحہ ۳۵۹

نو آمون: مصر کا ایک شہر، جو نہایت قدیم زمانے میں مصر صعید کا پایہ تخت تھا۔ قدیم

ترین مصری کتبوں وغیرہ میں اس کا نام "ت آپ" لکھا ہوا ملتا ہے ۔ غالباً اسی سے یونانی لوگ اُسے تھیبز اور تھیبے کہتے تھے : چنانچہ انگریزی زبان میں بھی یہ شہر آج تک تھیبز ہی کے نام سے موسوم ہے ۔ نو آمون نام کا تعلق قدیم مصر کے دیوتا آمون سے ہے ، جس کی پوجا اسی شہر میں ہوتی تھی ۔ نو آمون کے معنی "امون کا شہر" یا "امون کا گھر" کے ہوتے ہیں : گویا یہ شہر قدیم مصریوں کا بیت الصنم یا خانہ خدا تھا ۔ عہد عتیق کی کتاب نحوم کے تیسرے باب میں لکھا ہے کہ نو امون "ندیوں کے کنارے بسا تھا اور پانی اُس کے چاروں طرف تھا ؛ اس کی شہر پناہ سمندر تھی اور اس کی دیوار دریا پر ہوئی ۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زبردست شہر دریاے نیل کے وسط میں اس طرح آباد تھا کہ اس کی آبادی نیل کے مشرقی اور مغربی دونوں کناروں پر پھیلی ہوئی تھی ۔ چنانچہ آج بھی اس کے کھنڈر نیل کے دونوں طرف پائے جاتے ہیں ۔ اس شہر کی تباہی اور بربادی کے بارے میں

نوٹ

عہد عتیق کی کتاب حزقی‌ایل (باب ۳۰ ، آیت ۱۶) میں ان الفاظ میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ " میں (خدا) نو اموں کو کاٹ ڈالونگا ! "
اس کے کھنڈروں کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی زبردست زلزلے کے صدمے سے تباہ ہوا ہے ۔ اُس کے جو قدیم آثار اور کتبے وغیرہ نکلے ہیں ان سے قدیم بادشاہوں کے وقت سے لے کر بطلیموس کے زمانے تک کی مصری تاریخ کا پتہ چلتا ہے ۔ اس کے مغربی حصے کے بعد جو میدان ہے اس میں اب بھی اس زمانے کے بادشاہوں کے مقبروں اور عبادتگاہوں کے کھنڈر موجود ہیں ، جن میں سے کئی بادشاہوں اور اُن کی بیگموں کی مومیائیاں دستیاب ہوئی ہیں ۔

بہترین طریقہ سے مطلب کو بیان کیا گیا ہے ۔ ملیدگی بھی اچھا ہے
غرض ہر حیثیت قابل تعریف ہے

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔